www.urduchannel.in

دیوانِ قلندر بخش جرأت

اردو چینل
www.urduchannel.in

مرتب
حسرت موہانی

www.urduchannel.in

انتخاب سخن

جلد پنجم سلسلۂ جرأت

یعنی

دیوان جرأت

معہ دیوان حسرت استاد جرأت و دیوان غضنفر۔ رضا۔ رقت۔ رضوی
محنت۔ نصرت۔ معروف۔ محبت۔ جلال۔ مائل۔ شائق شاگردان
جرأت و دیوان نساخ و رضا علی وحشت

سید فضل الحسن حسرت موہانی بی۔ اے اڈیٹر اردوئے معلی

کانپور نے مرتب کیا

اور منشی احمد علی نے اپنے

احمد المطابع واقع کانپور میں چھاپا

طبع اوّل   سنہ ۱۹۲۸ء   قیمت مجلد ۱۰ر

www.urduchannel.in

شیخ قلندر بخش جرأت (تا ۱۲۲۵ھ)

نام و خاندان اصلی نام یحییٰ امان، شیخ قلندر بخش مشہور تھے۔ "انکے نسب کا سلسلہ راسے امان محمد شاہی سے ملتا ہے امان کا لفظ اکبری زمانہ سے انکے خاندان کے ناموں کا خلعت چلا آتا ہے۔" جعفر علی حسرت کے شاگرد تھے۔

علم و فن کا حال "فن شاعری کے علاوہ وہ نجوم میں ماہر تھے اور موسیقی کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ ستار خوب بجاتے تھے علوم تحصیلی میں ناتمام تھے بلکہ زبان عربی سے ناواقف تھی لیکن طبع موزوں طوطی و بلبل کی طرح ساتھ لائے تھے۔"

اخلاق و عادات "مسمی جرأت مرد ظریف خوش طبع عاشق مزاج تھے" لطیفہ مزاجی اور خوش طبعی کی بدولت ان کا یہ حال تھا کہ گھر میں رہنے نہ پاتے تھے آج ایک امیر کے یہاں ہیں دوسرے دن دوسرے امیر نے سوار کیا اور ساتھ لے گئے۔ اسی ضمن میں ایک بیگم صاحبہ نے ازراہ قدردانی انھیں مہمان کیا اور رفتہ رفتہ یہاں تک بے تکلفی بڑھی کہ پردہ [illegible] جرأت کے کلام میں حسن و عشق کے جن معاملات کا طلسم باندھا گیا ہے اسکو اسی قسم کی پر لطف صحبتوں کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ انکی بد نظری کے باب میں بھی یہی مشہور ہے کہ نظارہ حسن کی غرض سے آنکھوں کی معذوری کا بہانہ کیا تھا ورنہ اصل ایسے نہ تھے۔ واللہ اعلم

بعض حالات زندگی "اول نواب محبت خاں خلف حافظ رحمت خاں نواب بریلی کی سرکار میں نوکر رہے۔ ... [illegible] اور مرزا سلیمان شکوہ کی سرکار میں ملازم ہوئے اور پھر آخر عمر تک لکھنؤ ہی میں رہے ... میر انشاء اللہ خاں اور انکی خوب گرم رہتی تھیں۔ نواب ظہور اللہ خاں نوا ابدالپوری سے کسی معاملہ میں بگاڑ ہو گیا تھا باہم خوب ہجو بازی ہوئی۔"

جرأت کی شاعری جرأت کا کلام سادگی زبان کیساتھ حسن و عشق کے معاملات [illegible] عشق جسکو ہوس پرستی کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا تاہم اس سے انکے کمال فن میں کوئی نقص نہیں پیدا ہو سکتا کیونکہ خوبی و صداقت کا لازم و ملزوم ہونا مسلم ہے۔ جن جذبات کی تصویر جرأت نے کھینچی ہے انکے حیوانی اور نفسانی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے لیکن چونکہ تصویر بالکل صحیح کھینچی گئی ہے اسلئے اہل نظر اسکے حسن کی ستائش پر مجبور ہو جاتے ہیں مثلاً ؎

پڑتی ہے بزم میں جس شخص پہ نگاہ تری — وہ منہ کو پھیر کے کہتا ہے اُف پناہ خدا

در تک اب چھوڑ دیا گھر سے نکل آنا — یا وہ راتوں کو سدا بھیس بدل کر آنا

پھیرے جو ستارے سے دکھا گھیر کسی نے — سو باتیں سنائیں مجھے منہ پھیر کسی نے

جب یہ سنتے ہیں کہ ہمسائے میں آپ آئے ہوئے — کیا در و بام پہ ہم پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے

کچھ رکاوٹ کا سبب اور نہیں پر جرأت — یہ وہ چاہے ہے اسکو بھی لگائے رکھئے

دیکھوں تو یوں دم لگے منہ کو چھپانے — کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں بسانے

www.urduchannel.in

سلک ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دیوان حضرت استاد جرأت

کیوں مرے خون سے شمشیر کو آلودہ کیا
آپنے رنج اٹھایا مجھے آسودہ کیا

جی دیا، صبر کیا خاک ہوا پر نہ ہلا۔
جو کہا آپ نے میں آپکا فرمودہ کیا

زیست میں بادہ کشی حسن پرستی ہو مزا
اس سوا ہمنے کیا کام سو بیہودہ کیا

وہ معیار ہے یاں قلب کا سودا نہ ہے
فائدہ کیا ہے اگر مس کو زر اندودہ کیا

اٹھ گئے داد جو تھے تھے سخن کی حسرت
کہکے اشعار قلم کو بھی میں فرسودہ کیا۔

کیوں مچایا ہے دل بیتاب نے غل کیا ہوا
صبر کیا آفت پڑی تجھپر تحمل کیا ہوا

یوں خزاں آئی چمن برباد ہے بلبل کیا ہوا
لالہ و سوسن کہاں ہیں سنبل و گل کیا ہوا

کون آیا سنگدل میخوار تھا بزم میں آج
شیشے کیوں ٹوٹے پڑے ہیں ساغر و قلقل کیا ہوا

دل تو میرا ہو گیا آشفتہ اسکی زلف کا
تیرے کیوں مو ہیں پریشاں تجھکو سنبل کیا ہوا

دل پر نہیں اختیار اپنا
افسوس گیا قرار اپنا

لایا نہ کوئی چراغ و گل یاں۔
بیکس ہی رہا مزار اپنا

جوں لالہ بہار کر رہا ہے
یہ سینۂ داغدار اپنا

کی دل نے بھی آہ بیوفائی
کوئی نہیں غمگسار اپنا

کیا مے تھی وہ تجھ میں چشم ساقی ق
ٹوٹا نہ کبھی خمار اپنا

ممکن ہی نہیں کہ جیتے جی ہو
اس کوچے میں پھر گذار اپنا

یاں بعد فنا اڑا کے لیجا
اک روز صبا غبار اپنا

تو آنیکو یاں کہے دن گنے سے
ہم کرتے ہیں دن شمار اپنا

تیرا تو ہے اعتبار کیجے
جب ہووے کچھ اعتبار اپنا

حسرت کو دکھا دے زندگی میں
منہ آنکے اکبار اپنا۔

کیوں نہیں تھمتے ہیں آنسو چشم تر کو کیا ہوا
ہو گیا دریا ہی خون میرے جگر کو کیا ہوا

صبحدم نالے سحر کے خستے تھے خالی گئے
اے دعاہائے نیم شب تیرے اثر کو کیا ہوا

www.urduchannel.in

ایک سے اک بن تنا نہیں سو اُس سے خوبتر — کوئی خوش آتا نہیں میری نظر کو کیا ہوا
شاید اس کوچے میں جاکر وہ بھی آیا جو اُس — بولے ہے بہکا ہوا ایسا میر کو کیا ہوا
اسقدر آوارگی کسنے سکھائی ہے تجھے — روز گھر سے اُٹھہ کے جاتا ہے کدھر کو کیا ہوا
خانہ آباد اسطرف تو دیکھہ کیا انصاف ہے — غیر کا گھر تجھکو بھایا میرے گھر کو کیا ہوا
داد دیتا نہیں کوئی کسی کے جور کی — ہائے حسرت خوبرو دینے نگر کو کیا ہوا

مجھے ٹک سانس بھی یہ درد غم لینے نہیں دیتا — عجب کچھ درد ہے دل میں کہ دم لینے نہیں دیتا
اجل سو بار آئی رنج ہیرا دور کرنے کو — دے احسان مجھے تیرا کرم لینے نہیں دیتا
چلا وہ شوخ جیں شدت کریں میں رخصت ہو — مری آنکھوں سے ٹک اشکوں کو تھم لینے نہیں دیتا
تمنا خاک کو میری قدم بوسی کی ہے لیکن — چلے ہے بچکے وہ ظالم قدم لینے نہیں دیتا
نہ رکھہ تو ہاتھہ حسرت دلپہ اس ظالم کو لینے دے — چھپاتا ہی دل حق ہے ہو ستم لینے نہیں دیتا

پھر ادھر قتل کو آنکھوں سے اشارہ نہ کیا — ہم نے قسمت ہی رکھا کام ہمارا نہ کیا
بوسۂ لب دل بیمار کی قسمت نہ ہوا — درد کا میرے مسیحا نے بھی چارا نہ کیا
دیکھہ لیتا کوئی دم میں ہی تجھے بھر کی نگاہ — سامنے ہونیکا پر دل ہی نے یارا نہ کیا
کر گیا ایک نگہ پھر کے نہ دیکھا ادہر — ساقیا جام کا پھر دور دوبارا نہ کیا
تشنہ لب عشق میں دنیا سے گیا ای حسرت — آب خنجر کے تئیں جینے گوارا نہ کیا

اے دل اگر تڑپتا تیرا یہی رہے گا — کاہے کو تو جئے گا کاہیکو جی رہیگا
جاتی رہی بصارت آنکھوں سے روتے روتے — رونا بھی مجھسے یارب اک پل کبھی رہیگا
رہنے دے نے کو ساقی ہم تو چلے یہاں سے — قسمت میں جس کی ہوگا سو جام می رہیگا
حسرت اگر جنوں ہے تو چاک کر گریباں — ناصح کو گر ہے سینا تو پھر یہی سی رہیگا

کوئی اپنا نہ آشنا دیکھا — جسکو دیکھا سو بیوفا دیکھا
ایک نے بھی نہ کی وفا ہمسے — ہمنے کتنوں سے دل لگا دیکھا
یار سے دکھہ میں یار ہے غم میں — ہمنے دنیا میں آ کے کیا ،، دیکھا
سہو اُٹھا ہی نہیں وہ دل سے اُسے — ہمنے سو سو طرح بھلا ،، دیکھا

www.urduchannel.in

کل گئے ہم جو پاس حسرت کے ق
کیا کہیں سخت ماجرا دیکھا
راہ میں سنتے تھے کہ ہے بیمار
گھر جو پہونچے اُسے موا دیکھا

تو نے جو منہ سے کہا ہے سنا اور سنا
پر مرا اخشیوائے یار کہا اور سنا
منع جب کرتے تھے ہم تب تو نہ مانا اے دل
اب پشیمان ہے کیوں غم اسے جا اور سنا
کل کسی نے جو کہا مرتا ہے عاشق تیرا
سنکے غیروں کی طرف کہنے لگا اور سنا
کہہ تو حسرت کہ تیری جان ہے کیا حالت سے
پر مگر ملتی ہمیں تیرا در دنیا اور سنا

خدا حافظ ہے کیوں محفل میں اُسکا نام آیا تھا
تڑپنے سے ابھی دلکو مرے آرام آیا تھا
سزاوار اسیری تو ہوے ای بخت ہم بارے
ابھی صیاد لیکر اسطرف کو دام آیا تھا
بہاریں ہمکو سو لیکن یاد ہے اتنا کہ گلشن میں
گریباں چاک کرنیکا ہی اک ہنگام آیا تھا
نہیں معلوم کیا تھا جو سحر تک شمع رو یا کی
کچھ اپنا حال پروانہ سنانے شام آیا تھا
اجل منت تری کیا ہو وہ ابر دجب ہو دیکھے تھے
اسی دم سے ہمیں تو مرگ کا پیغام آیا تھا
وفا سمجھا تھا میں جرأت کو لیتے ہی نہ وہ ٹھیرا
جو دیکھا تو غرض کو اپنی وہ خود کام آیا تھا
ہوا لبریز جام زندگی جس وقت ای حسرت
دریغ اس وقت میں ساقی نے پلا جام آیا تھا

کل مجھے اس شوخ سے جو درد کا اظہار تھا
کیا کہوں گریہ کناں ہر اک بس دیوار تھا
کیوں کیا منع اسکو میرے قتل سے ای دوستو
اس سیاہی زادے کا میرے پہ پہلا وار تھا
جسنے لطف اسکا کہا میں دیکھیا لاکے آہ
پہلے میرا بھی اسی صورت سے ظالم یار تھا
غیر کے لب پر دہرو ہوتے ہی وہ تیور نہیں
ٹک ادہر تو پیارے ہمسے کیا ترا اقرار تھا
اب کہہ تو بھی تو حسرت کی شفا کیواسطے
دیکھ آیا ہوں میں کل اسکو بہت بیمار تھا

مطلب نہیں ہے شکوا ان ہمدموں کا
حسرت مجھے ہے رونا اس دل کی سسر تو نکا
ہر اشک ہو وہ قاصد ہے جسکے پاس فتر
تیری شکایتوں کا میری حکایتوں کا
اک روز وقت پا کر کو جس میں اسکے جا کر
(ق) کرنے لگا بیاں میں اپنی مصیبتوں کا
دل کو کیا مخاطب اور اس سے میں نے پوچھا
کاے یار تو ہے پامال ان سرو قامتوں کا
اک بات تجھسے پوچھوں گر راست تو بتا دے
سینے میں تھا وہ رہنا تجھکو فراغتوں کا

www.urduchannel.in

ظالم تھا تو مجھکو کیا تجھکو عاشقی میں
حاصل ہوا ہے ثمرہ ان ساری محنتوں کا

ہاں یہ میں جانتا ہوں جسکا ہے تو ستمکش،
شاق تھے ابتدا دن وہ تیری ہی اذیتوں کا

کہتا تھا میں یہ دل سے اسکو سنا سنا کر
حسرت بیان سن اب اسکی شرارتوں کا

سن سن کے نخرے سے وہ یوں مسکرا کے بولا
کیا اسکو جھینکنا ہے طالع کی شامتوں کا

آہ میں نالاں نہیں وردِ نہانی کے سبب
درد جو دیکھے سو میں اس زندگانی کے سبب

شمع نے اس بزم میں کل کی زباں اپنی دراز
میں جلا اور تجھہ نبولا بےزبانی کے سبب

سوگوار ونکی نظر سے گر ہی جاے ورنہ تو
آبرو ہے چشم مجھکو خونفشانی کے سبب

نامہ بر دل سے نہیں بہتر کوئی پر تجھہ سے کنے
اسکو بھی بھیجا نہ میں نے بدگمانی کے سبب

کیا مجال اسکی کہاں تو اور کہاں میرا غبار
لگ چلا دامن سے تیری مہربانی کے سبب

اپنے لب تو وا نکر اے خندۂ زخم جگر،
چرخ دیگا لاکھہ غم اس شادمانی کے سبب

حشر میں حسرت کے سینے میں کئی ہونگے داغ
واں اسے پہچانیو تم اس نشانی کے سبب

بھلی ہے غیر کے الطاف سے جفاے حبیب
وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضاے حبیب

نہ سمجھوں اپنا کسیکو رقیب رشک سے میں
وہ میرا دوست ہے جو ہووے آشناے حبیب

وہ خواہ قتل کرے خواہ میری جان بخشے
کہ مرگ و زیست پہ مختار ہے رضاے حبیب

نہ تیغ یار سے گردن پھراؤں میں ہرگز
کہ عین لطف سمجھتا ہوں میں جفاے حبیب

تڑپنے شمع کے صدقے ہوں بلبلیں گل پر
کوئی کسی کے فدا ہو میں ہوں فداے حبیب

بہشت کی مجھے ترغیب تو نہ دے واعظ
کسیکی مجھکو تمنا نہیں سواے حبیب

ہمیشہ مجھسے وہ کہتا تھا مر کہیں حسرت
ہزار شکر پذیرا ہوئی دعاے حبیب

پھرے جاکے اس گلی میں نہ تھی صبا کی قدرت
سو وہاں رقیب مسکن کرے اب خدا کی قدرت

مجھکو روتے ہی گذری ساری رات
ہجر کی بھی بلا ہے بھاری رات

دل تو لگتا ہے شغل میں لیکن
درد دیتا ہے زخم کاری رات

ہی دشمن کو بھی نصیب نہ ہو
جیسی تجھہ بن کٹی ہماری رات

زلف میں کیونکہ دل کو ہو آرام
کرے بیمار بیقراری رات

www.urduchannel.in

گھر میں میرے چراغ سے روشن ، یار کی چشم تھی حسنماری رات
وصل کی شب نہ پوچھ حسرت سے ق کتنی رکھتی تھی پائداری رات ،
وہیں تو آیا بس ''و نہیں و'' لکھا کہ ہوئی صبح ایکباری ، رات

وصل ہے عیش کی آمد ہے ادھر آجکی رات غم کا اس دل سے ہے آہنگ سفر آجکی رات
در بدر درد ہوا دل سے نکلکر میرے عیش اس گھر پہ ہے حلقہ زن در آجکی رات
لب ہے لبریز مرا قہقہہ شادی سے کیوں نہ ہنستے ہوں دیدۂ تر آجکی رات
کوچ کرتا ہے الم درد کی اب رخصت ہے دیکھیں کس جا یہ یہ لیجائے بسر آجکی رات
نبحر یار میری لینے خبر آیا ہے ؛ دین و دنیا کی نہیں مجھکو خبر آجکی رات
کل تو کیا جانئے صحبت یہ رہے یا نہ رہے ساقیا جام جو بھرنا ہے تو بھر آجکی رات
صبحکو پھر وہی حسرت ہے وہ لشکر غم کوئی تاراجی سے بچتا ہے یہ گھر آجکی رات

انکھوں نہیں دم رہتا سو بھی چلا ہو قا پہونچ آنا اگر ہے تجھکو تو جلدی سے آ پہونچ
گر ہو بنا ہے قتل ہی کرنیکو آ پہنساں اور باوفا جو ہو تو برائے خدا پہونچ
گر شرم اپنے قول کی ہے تجھکو آپ آ اور جو نہیں تو خلق سے کرکے حیا پہونچ
جان بخشی میری کرنی ہو تو اکرم سے ہاں اور دلربائی ہو تو بناز و ادا پہونچ
گر ہے کچھ غرض ہو تو مطلب کو اپنے آ اور کچھ نہ کام ہووے تو بے مدعا پہونچ
گر بے خطا ہوں میں تو مجھے آکے وصل دے اور ہو گناہ میرا تو دینے سزا پہونچ
القصہ اب نہیں ہے ذرا تاب انتظار حسرت جانے پاس تو حسرت کو آ پہونچ ،

دیکھی نہ ایسی جنگ نہ میں نے بہار صلح سو بار دن میں لڑتی ہو اور سو ہی بار صلح
کچھ حرف دوستی ہو تو ہو جنگ صلح بھی تجھسے امید جنگ نہیں در کنار صلح
دست جنونکو جنگ گریبان سے گو نہیں پر تجھسے رکھے جو بہ فصل بہار صلح
بائے رقیب صلح کے اب درمیان سے کس طور سے رہیگی میاں پائدار صلح
کہتا ہے تو ملونگا نہ اس سے پر آجکل حسرت کریگا آپ سے بے اختیار صلح
جوں گل کی چاک جیب ہے دیکھے چمن بہار رکھتا ہے دشت میں مرا دیوانہ پن بہار

www.urduchannel.in

ٹک سینہ اپنا کھول کہ ہووے یہ اپنا حسن
دکھلا دے چاندنی کو تو اے سیمتن بہار

گو گل بھی غرق خوں ہے پہ ایسا نہ دیوے لطف
جیسا ترے شہیدوں کا دیوے کفن بہار

مجنوں تری ہی پانوں کے ٹوٹے ہیں آبلے
ہر نوک خار سرخ ہے دیتا ہے بن بہار

حسرت بہار شام غریباں ہے دیکھ تو
ہر چند تجھکو دیوے ہے صبح وطن بہار

سوز ازل سے حسن کی جلوہ گری ہے تا ہنوز
ہم بھی تبھی سے محو ہیں بیخبری ہے تا ہنوز

کتنے ہی دن گذر گئے ٹکڑے ہو گیا جگر
رنگ سرشک بے ستم کیوں جگری ہے تا ہنوز

صید ضعیف جانکر دل کو نہ چھوڑ دیجیو
مرغ شکستہ بال میں تیز پری ہے تا ہنوز

سیکڑوں میں نگاہ نے تیری عجب فسوں کیا
شیشوں میں مے کے ہر طرف رقص پری ہے تا ہنوز

حسرت اسے چمن بیچ دیکھا تھا ایکدن کبھی
بلبل و فاختہ کو آہ نوحہ گری ہے تا ہنوز

بوئے یوسف مگر آئی نہیں کنعاں میں ہنوز
کہ صبا ڈھونڈے ہے اس بو کو گلستاں میں ہنوز

ماندگی کرنے لگا دست جنوں چاک سے اور
باقی ہیں تار کئی میرے گریباں میں ہنوز

جسکی قسمت میں رہائی تھی چمن جا دیکھا
فصل گل بھی چلی ہم تو ہے زنداں میں ہنوز

سیکڑوں بار کیا تو نے خراب اس دلکو
پہ محبت ہے تری اس دل ویراں میں ہنوز

سووے آرام سے کس طور کوئی زیر زمیں
فتنہ عشق تو بیدار ہے دوراں میں ہنوز

ابر مت لاف زنی کر مری ہمچشمی کی
ایک دو قطرے تو ہیں دیدۂ گریاں میں ہنوز

قتل کا تو نے جو حسرت کے کیا ہے ساماں
کچھ بہا ہی مگر اسکے سر و ساماں میں ہنوز

باندھ رشتے سے مجھے پھینکدے صیاد قفس
میری فریاد سے کرنے لگا فریاد قفس

اپنی خاطر نہیں منظور رہائی مجھکو پر
ہم ہوں آزاد تو ہو رنج سے آزاد قفس

تسکے تھا انس بہم بعد رہائی صیاد
ہم قفس یاد کریں ہمکو کرے یاد قفس

روئے گل دور ہی سے دیکھ لیں ہم اے صیاد
ٹک تو لیجا کے تو لٹکا سر شمشاد قفس

یا تلک ترپے ہے مرے جسم میں جاں ای حسرت
آپ آزاد ہوا دردیوے یہ برباد قفس

طوفان کر رہی ہے چمن میں بہار جوش
آتے ہیں میرے دل میں بھی ساقی ہزار جوش

خون جگر کسی کا پیا ہے بجائے مے
جو چشم کر رہی ہے تری پر خمار جوش

www.urduchannel.in

مانند گل کروں میں گریباں کو چاک چاک / آتا ہے میرے جی میں بھی بار بار جوش
ہر چند آہ و نالہ کو کرتا ہوں ضبط میں / پر دیکھ مجھکو آگئے ہے بے اختیار جوش
حسرت مجھے ہو ڈر کہیں آنسو ابل نہ جائیں / رکھتا ہوں جی کا جی ہی میں میں باربار جوش

دیکھتے ہی شمع کو جاتا ہے پروانے کا ہوش / آہ پر رہتا ہے کیونکر اسکو جلنے کا ہوش
مست میں تو ہو گیا تیری نگہ سے ساقیا / اب نہیں مجھ میں پلے اور پیمانے کا ہوش
ہو گئی بلبل قفس کو دیکھتے ہی بے حواس / کچھ نہیں اسکو رہا ہے آب اور دانے کا ہوش
تیرے کوچے میں جا کر رہا تاتلک ہوں مست / جو نہیں رہتا ہے مجھے پھر گھر تلک جانے کا ہوش
جو نہیں کر عشق چھیڑا اس نے بیہوش میں / آگئی حسرت کچھ رہا مجھکو نہ افسانے کا ہوش

قابل عمارت نہیں اس خانہ ویرانی کی بساط / دیکھ لے دست جنون میرے گریبان کی بساط
کوڑیوں کے مول بیچا مصر میں تونے فلک / ہائے اس یوسف کو جو تھا سارے کنعان کی بساط
دین و ایمان کر کے غارت انکو بھی وہ لے چلا / تھی ہی مجھ غمزدے مسکین پریشان کی بساط
ساقیا کیا مست ہووے کوئی اسکے دور میں / ہے فقط اک جام وارون چرخ گردون کی بساط
دونو عالم کا ہے عرصہ تنگ وحشت پر مری / میں قدم صحرا میں کیوں کیا بیابان کی بساط
تونے اے غم انکو بھی کھو یار لا کر یہ غضب / تھے کئی ٹکڑے جگر کے چشم گریان کی بساط
ہے ایک بوسہ دیتے انکا حوصلہ ہوتا ہے تنگ / خوب حسرت دیکھ لی ہمنے بھی خوبان کی بساط (ع

اتنی محو نہیں ہے دل و جان کی احتیاط / منظور جتنی ہے تیرے پیکان کی احتیاط
گر ہے یہی بہار کی شورش تو ناصحا / مجھسے نہ ہو سکیگی گریبان کی احتیاط
کچھ اس سے میرے پاؤں نکلے ہیں آبلوں کا کام / اے برق کیجیو خار بیاباں کی احتیاط
آتی ہے کوئی دم میں خزاں توڑنے دے گل / کیا باغبان کرے ہے گلستاں کی احتیاط
وہ جسکو معصیت سے بچائے وہی بچے / حسرت نہ کام آئی کچھ انسان کی احتیاط

تری لکنت کا کیا ہے خوشنما لفظ / قیامت ایک ادا سے ہوا دا لفظ
زبان تیری زلس ہے لطف کی جا / یہاں اٹکے ہے اکثر جا بجا لفظ
نہیں ہوتا جدا وہ چھوڑ کر معنے / ہوا ہے اسپہ شاید مبتلا لفظ

www.urduchannel.in

ہوا ہے مست لغزش اس سبب سے
میان لب کا ترے کیفی ہے کیا لفظ
بہت مشتاق ہے سننے کا حسرت
کوئی تو منہہ سے کہہ بہر خدا یہ لفظ

اے فلک باقی نہین میرے جگر مین جائے داغ
اور کیون دیتا ہی مجھکو داغ بر بالائے داغ
تجھسا مہرو داغِ ہجران دیکے یون جاتا رہا
حیف غم افسوس حسرت ہائے حرمان وائے داغ
سخت بیدردی ہو بیدرد سے کہنا درد دل
منت مرہم نہ لیجئے کھینچئے ایذائے داغ
جان جاتی ہے مری درد و الم سے کیا کرین
آہ اے بیتابی دل وائے شورشہای داغ
کیا غرض ہے جو کسی گل کیلئے گل کہائیے
دل ہی حسرت داغ ظاہر مین ہمین ہی اے داغ

کیا ستم ہی ساقیا ہمکو جو تو جانے حریف
منہہ تکین ہم اور پئیں بہر بہر کے پیمانے حریف
دردی مے کی عنایت کر مجھے پیر مغان
کرگئے خالی اگر سارے ہی خمخانے حریف
غیر کا کیا شکوہ کیجے مارتا ہے وہ تکرار شک
مجھکو لیجاتا ہے وان یہ سبب لڑوانے حریف
ایک نظر دیکھا تھا کیا تجھکو کہ آیا مجھپہ ظلم
کیا کہون مین ہو گئے سب اپنے بیگانے حریف
سچ تو یہ ہے طرز حسرت کو سخن کی خوب ہے
مین کہے جاونگا گو اسمین برا مانے حریف

ہمکو نہ مرگ نے نہ قضا نے کیا ہلاک
اسکے ستم اور اسکی وفا نے کیا ہلاک

کوئی دشمن سے بھی کرتا ہے اس سلوک سلوک
دوستی کرکے میان تمنے کیا خوب سلوک

تیری فرقت مین ہی شام و سحر مجھکو عجب مشکل
جو شب کاٹی تو دن مشکل جو دن کاٹا تو شب مشکل
کرم سے کہول جو عقدے پڑے ہین کام مین مرے
ترے آگے ہین سب آسان ہین نزدیک سب مشکل
نہو جب دیکھنے کی تاب ہجر و وصل آسان ہے
غرض جو آگے مشکل تھی وہی مجھکو اب مشکل
پڑا کہنا تنک بیقراری اے دل بیتاب بس ہی کر
ہوا جینا مجھے دنیا مین اب تیرے سبب مشکل
ابھی تو حسرت اسیر عشق یہ پوشیدہ ہے تیرا
وہ جب پہچان جائیگا تجھے ہو ویگی تب مشکل

ظلم کر اور نہ کہہ عاشق بدنام سے کام
اپنے تو کام مین وہ کیا ہی مرے کام کا م
آہ کیا جانے گل و باغ کو وہ مرغ اسیر
جسکو بیٹھے سے نکلتے ہی پڑا دام سے کام
گردش چشم نے ساقی کی چھکایا ہے ہمین
کچھ نہین ہمکو رہا گردش ایام سے کام
شیخ کو اسکی بہشتین ہون مبارک ہمکو
شیشہ و ساقی و گل یار و مے جام سے کام

www.urduchannel.in

صبح روشن ہے گلشن میں مبارک گل کو | حسرت اپنی ہے غربت کی ہو اس شام کا سوم

آخر ترے غم میں مر گئے ہم | بھرتا تھا جو دکھ سو بھر گئے ہم
عقبےٰ کی بھی کچھ خبر نہیں ہے | دنیا سے تو بے خبر گئے ہم
کر ٹک تو اثر کہ اپنے جی سے | اے نالۂ بے اثر گئے ہم
شبنم کی مثال اس چمن میں | شب آئے تھے ہم سحر گئے ہم
کل روتے ہوئے جو اتفاقاً | ق | حسرت کے مزار پر گئے ہم
پڑھتا تھا یہ شعر وہ تہِ خاک | بس سنتے ہی جسکے مر گئے ہم
واماندوں پہ دیکھئے کہ کیا ہو | اپنا تو نباہ کر گئے ہم

یہ آبِ آتشیں تاثیر ہے یا مل ہو شیشے میں | بیا ساقی عجائب شئے ہے رنگ گل ہے شیشے میں
ہے گلرنگ پر آتے ہیں سو سو رشک بلبل کو | نہیں یہ خون ہے خون دل بلبل ہے شیشے میں
صدائے قلقل مینا سے یہ جانا میں نے حسرت | پری ہے قفس میں شاید جو اتنا غل ہے شیشے میں

نہ ہووے درد کیونکر آہ صبح و شام پہلو میں | کہ دل لیتا نہیں اک آن بھی آرام پہلو میں
عزیزو رکھتے رکھتے ہاتھ دل پر دکھ اٹھا پہلو | کہاں تک زور سے اسکو رکھوں میں تھام پہلو میں
کہوں کیا گردش چشم اسکی یوں ہم بزم آفت ہے | کہ جوں فتنہ رکھے ہے گردش ایام پہلو میں
مجھے یوں انس ہے دل سے کہ جوں مایوس ہو آخر | کسی ناکام کے جا بیٹھے ہے ناکام پہلو میں
نہ ہو رسوا کہیں تو لئے میاں حسرت کی صحبت سے | روا مت رکھ کہ بیٹھے عاشق بدنام پہلو میں

بہلا دیں یار تے دل سے ہماری اور بھی دیں | عجب تاثیر رکھتی ہیں الٰہی دل کی فریادیں

فرہاد و قیس کی نہ کہو جانفشانیاں | ایسی سنا کیا ہوں میں کتنی کہانیاں
کل رات پائے خم میں جو سرخوش پڑے تھے آہ | کھینچیں ہیں آج اسکی یہ کچھ سرگرانیاں
یہ جو کس کس طرح سے ہم نے کیا اپنا جی نثار | لیکن نہ گئیں نہ دل سے ترے بدگمانیاں

بھیگا ہے چشم سے خوناب یا لخت جگر دیکھیں | دکھاویگا ہمیں کیا کیا ستم تیرا سفر دیکھیں
جو بیتابی دل عشاق کی باطل سمجھتے تھے | مرے سینے پہ آ کر اندنوں وہ ہاتھ دھر دیکھیں
نگیں تھیں آہ اک مدت سے جسکی سا یہ آنکھیں | سو غائب ہو گیا آنکھوں سے لے اب کدھر دیکھیں

www.urduchannel.in

سدا آہٹ لگی رہتی تہی ہمکو جسکی آنیکی ۔ سو کس اُمید پر اب ہاے ہر دم اُسکو دیکھین ہم
فلک سے تو نہین امید جو اسکو دکہا دیوے ۔ مگر حسرت خدا چاہے تو سو سو بار دیکھین ہم

رہوے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین ۔ حرم کے رہنے والو تمہے عشق اللہ کرتے ہین
نہ دیکھ اے شیخ تو انکی طرف چشم حقارت سے ۔ گدایان خرابات اک نگہ مین شاہ کرتے ہین
قفس مین ہم نہین کچھ بولتے صیاد کے ڈر سے ۔ چمن کی مرغ نالے اپنے خاطر خواہ کرتے ہین
نکلجائیگی کسی دن کاش جی بھی ساتھ نالے کے ۔ ہزارون رات دن مین نالہ جانکاہ کرتے ہین
سخن آورد کا حسرت نہ ہو بحر درد کو ہرگز ۔ کہ اسیر آہ نکلی ہو وہ اسیر واہ کرتے ہین

نظر آتی تیری عشوہ نمائی ہمکو ۔ بھینٹ دیویگا اگر درد جدائی ہمکو

دشت مین کرچلنے کی تدبیر ہونا ہو سو ہو ۔ توڑ دیوانے تو اب زنجیر ہونا ہو سو ہو

موت آجائے کہین اس دل شیدائی کو ۔ روز سمجھائے کہانتک کوئی سودائی کو
ناتوانی سے تڑپنے کی بھی طاقت نہ رہی ۔ کسطرح کاٹئے یا رب شب تنہائی کو
ایسی کیا تجھپہ بلا ٹوٹی کہ تو نے اے دل ۔ یک بیک چھوڑ دیا صبر و شکیبائی کو
مجھسے دیوانے کو کیا پند سے سوئے دانا صح ۔ کام فرمائیے ٹک آپ بھی دانائی کو
ہم بھی حسرت غزلین خوب سی کہتے لیکن ۔ دل نہین چاہتا اب معرکہ آرائی کو

اگر دیکھے تیری وحشت زدونکی جیب و دامانکو ۔ تو مجنون گور سے اٹھکر کرے ٹکڑے گریبانکو
دل و چشم و جگر کو کر دیا برباد اک پل مین ۔ نہ آیا رحم ہے ظالم شریک خانہ ویرانکو
زمانہ کیا کریگا اپنے طالع سے دو گردش ہے ۔ اگر چاہے سکہا دے گردش گردون گردانکو
عزیزو ایکدن مجھکو جو سر سے غم نے آگھیرا ۔ کہا مینے کہ چلئے سیر کیجے ٹک گلستانکو
یکایک سیر گیا دل کہنے لاگا اسجگہ چلئے ۔ کہ جس جاگہ نظر آئے سراسر یاس انسانکو
ہم اور تو دونون اسجا بیٹھین اور دل کھولکر رو دین ۔ کرین تر اشک سے دامن بھرین خونسے گریبانکو
یہ باتین سنکے مین نے اسسے کہا گر یونہی مرضی ہے ۔ تو چل اے ہمدم دکہلاؤن تجہے گور غریبانکو
وہان دیکھا تو کوئی کشتہ بیداد گردون ہے ۔ کوئی بیکس تڑپتا مر گیا دیدار خوبانکو
انہین مین ایک حسرت نام زیر خاک سوتا ہے ۔ یہی کہتا تہا لے کھینچکر اک آہ سوزانکو

www.urduchannel.in

نہ کرتا کاش ظالم قتل مجھ بیمار ہجراں کو، کہ محشر میں نچھوڑیگا مرا خون تیرے داماں کو

اسقدر سرگشتہ پھرتا ہے جو شب تار دمیں ماہ ہے مگر اے رشک مہ تیری گرفتار دمیں ماہ

ہر آن ہے مژگان پر لخت جگر تازہ، یہ نخل محبت میں دیکھا ثمر تازہ

ہر دم دل سوزاں کا احوال ہے کچھ کا کچھ جو قاصد اشک آیا لایا خبر تازہ

گر دام سے ہم چھوٹے کیا فائدہ گلشن تک تب ہوویں کئے جب نکلیں پھر بال و پر تازہ

ہو نیچ طبیبوں سے اب اور بھی افزوں تر صندل کا تجس ہو اک درد سر تازہ

خوں زخم سے اس دل کے جاری ہو سدا حسرت پیدا ہو ہی دل پر بھی اک چشم تر تازہ

زنہار نہیں پیارے یہ وضع پسندیدہ ہر آن ہو آزردہ ہر وقت ہو رنجیدہ

آ نکلے اگر ادیدر، کیا کیجیے بتا اسیر اک جان ہے سو والہ اک دل ہے سو شوریدہ

طاقت نہیں فرقت کی پھر مجھ سے جدا مت ہو آگے ہی بہت اٹھ اے ظالم ہوں سخت ستمدیدہ

اک عمر ہمیں گزری وصلت کا نہ دن دیکھا جاگیں کبھی یارب یہ طالع خوابیدہ

کرتے ہو جو یہ آپس تم نے بھی دیا ہے دل، معلوم کیا ہمنے مت کیجیے پوشیدہ

دل لیکے نہ کرنا پھر ظالم کبھی دلداری، ہو دینگے بہت عاشق اس طرح سے گرویدہ

جوں دزد کیا حسرت ویران مرے گھر کو یارب نہ کسی کے ہوں دشمن یہ دل و دیدہ

محتسب میری جو بر میں یہ عیاں ہے شیشہ، دیکھ لے آئینہ دل ہے کہاں یہ شیشہ،

کونسا بادہ یارب برکنار آب ہے عکس جسکا موج پر ملتا ہی سیماب ہے

جگر سوزاں ہے دل بیتاب ہے اور چشم گریاں ہے الٰہی دن ہو میری مرگ کا یا شام ہجراں ہے

جو ایسا ہی دل دیوانہ میرے درپئے جان ہے تو پھر اک روز میرا ہاتھ اور اسکا گریباں ہے

شروع عشق ہے اے ہمنشیں اور جوش سودا ہے نگر زنجیر مجھکو میں ہوں اور دامان صحرا ہے

نہیں چین اک آن کیا ہو کیجے مفت جاتی ہے جان کیا کیجے

مجھے کیا کہئے درد دل لیکن نہیں رہتی زبان کیا کیجے

آتی ہیں بات بات پر ہر دم رنجشیں درمیان کیا کیجے

آشیاں ہی اجڑ گیا اپنا رہ کے اے باغباں کیا کیجے

www.urduchannel.in

مفت مرتا ہے غم سے حسرت نام — ایک بیکس جوان کیا کہئے

موا بھی میں تو تری چشم کی کبھو نہ گئی — یہ شکر ہے کہ گیا جی یہ آبرو نہ گئی

بہار ہو چکی اور شور بلبلو نکا گیا — مرے دماغ سے اس گل کی ہائے بو نہ گئی

غبار ہو کے صبا سے ملے کہ وان پہنچے — غرضکہ خاک ہوئے تو بھی آرزو نہ گئی

نہ جانوں کیا تجھے الفت تھی گل سے او بلبل — کہ اپنے جی سے گئی پر چمن سے تو نہ گئی

ہوا ہی مست تو کسکی نگہ سوائے حسرت — کہ مرتے مرتے تلک تیری آرزو نہ گئی

یہی بھلا ہے کہ تجھکو مرا خیال نہ گذرے — کہ ہو نہ دے ہے تری خاطر کہیں ملال نہ گذرے

شب فراق کی مانند عرصہ اسکو بھی دیکھو — فلک شتاب کہیں یہ شب وصال نہ گذرے

گواہ جرم کا میرے مجھی کو کیجیو قاتل — کہ بازپرس کے دن تجھپہ انفعال نہ گذرے

جو دوستی سے ترے درد و غم گذرتی میں مجھپر — سوائے میان ترے دشمن پہ بھی وہ حال نہ گذرے

عجب ہے جلوہ بے مثل یار کا مرے حسرت — کہ اسکی خاطر شاعر میں بھی مثال نہ گذرے

ٹلنے دے ہے مجھے سر اسکے آستانے سے — خبر کرون ہون میں اپنی اسی بہانے سے

ہمارے درپئے آزار مت ہوا اے ظالم — جئیں گے کاہکو دن رات کے ستانے سے

مثال نقش قدم پانو سے اٹھ نہیں سکتے — تری گلی میں نہ جانا بھلا تھا جانے سے

تسلی ہے دل بیمار کو ترے باعث — خدا کے واسطے مت اٹھ مرے سرہانے سے

کسیکا حال کوئی پوچھتا نہیں ہرگز — وفا کا رسم اٹھا حسرت اس زمانے سے

نہ وہ ہی آتا ہے اسطرف کو نہ اپنا اودھر گذر ہے ہو — بھلا سے پھر کون ڈھب کہ صحبت ہماری انکی برابر ہووے

چمن میں ہر گل ہمارے آگے بغیر اسکے تو خار ہوگا — اگر وہ نکلے اسطرف کو عجب ہی پھر تو بہار ہووے

ہمیں بھی فرمائیے کہ آویں تمہاری محفل میں گاہ گاہے — اگر تمہیں کچھ غریب جانیکے آئیں ننگ و عار ہووے

صبا گذر سے ترا تو پھر سو بیان کیجو یہ حال میرا — گر اس تغافل شعار کی بھی گلی میں تیرا گذار ہووے

کھینچتا ہون نالہ جانکاہ و لئے ہاتھ سے — آہ و لگے ہاتھ سے صد آہ دل کے ہاتھ سے

وصل کی کل رات تھی او یار بھی تھا ہم نشین — پر نہ نکلا کام خاطر خواہ دل کے ہاتھ سے

جسطرف جاؤں ادھر سے طعن ہی تشنیع ہے — کسطرف جاؤں میں اسکے اللہ دل کے ہاتھ سے

بزم میں بیٹھا تھا تیرا نام سے بیٹھا کوئی … واں سے اٹھ آیا میں کل ناگاہ دل کے ہاتھ سے
چشم کا رونا پڑا ہے کیا کہوں حسرت مدام … گہ جگر کے ہاتھ سے اور گاہ دل کے ہاتھ سے

مجھکو تجھسے خدا جدا نہ کرے … تجھسے میں ہوں جدا خدا نہ کرے
اڑ گئی پر سے طاقت پرواز … کہیں صیاد اب رہا نہ کرے
نہیں تاب اب ستم اٹھانے کی … چاہیئے تو بھی اب جفا نہ کرے
تم جو کہتے ہو کہدو حسرت سے … ق … آہ و فریاد یاں کیا نہ کرے
آپ کا اسمیں کیا بگڑتا ہے … درد دل کی کوئی دوا نکرے

سرشک خون مری چشم سے ملے نکلے … مگر یہ پھوٹ کے سینے کے آبلے نکلے
تمام دن تھے جدا آہ شمع و پروانہ … ملے جو شب کو تو آپس کے سب گلے نکلے
سراغ پوچھوں میں کیا اشک و آہ کا دل سے … کہ اس دیار سے ہو کتنے قافلے نکلے
کریں ہیں یوں یہ دوانے پرستش زنجیر … کہ اسمیں زلف کے کتنے ہی سلسلے نکلے
نہال سست ہیں ہم اے صبا نہ تند گذر … جگہ سے اپنی اگر ٹک بھی ہم ہلے نکلے
ملا نہ غنچہ دل جیسے ہیں سو شیر مردہ … ہزار گلشن دوراں میں گل کھلے نکلے
جگر کے زخموں کو جانا تھا پھر چلے حسرت … خراش ناخن غم سے وہ سب چھلے نکلے

روٹھے ہوئے جاتے ہو اب ہمسے جو تم لڑکے … ہم بھی نہ ملینگے پھر سنتے ہو میاں لڑکے

واعظ نے قیامت کی اک بات بنائی ہے … کہتے ہیں جسے محشر سو روز جدائی ہے

مرہم سے نہ چنگا ہو دل افگار جدائی … بے وصل کے جیتا نہیں بیمار جدائی
معلوم ہے مجھکو کہ میں تجھ بن نہ جیونگا … کیونکر نہ کروں تجھسے میں انکار جدائی
ہے گلشن دوراں میں گل عشق عجب گل … کھینچے نہ اگر دامن جاں خار جدائی
فرقت کا الم جان ہی لے چھوڑیگا اکدن … دشمن بھی نہ ہو آہ گرفتار جدائی
حسرت تری باتوں سے نکلتا ہے مرا جی … خاموش ہو مت کہہ بہت اشعار جدائی

ترے بن کسطرح یارب مری اوقات گذریگی … ابھی سے دلکو بیتابی ہے کیونکر رات گذریگی
تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کم خالی … چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

www.urduchannel.in

نہ تنہا مشت خس کے پھونکنے سو باغباں گذرے ہمارے آشیانے سے برق بھی دامن کشاں گذرے
گذر اسکا ادھر ہو یا ادھر اپنا گذارا ہو جو اپنی گردشوں سے ایکدم بھی آسمان گذرے
جو کچھ شرط وفا تھی سو بجا لائے بہم دونوں نہ گذرے تم ادھر اور اپنے جی سے ہم یہاں گذرے
وہاں کے رہنے والوں سے ذرا یہ بات کہہ آوے ق گلی میں اسکی اپنا بھی جو کوئی مہرباں گذرے
کہ حسرت نام ہمسایہ سے جو زخمی ہو گیا تھا کل سو اب نزدیک ہے وہ جی سے اپنے خستہ جاں گذرے
اگر قاتل کو اسکے بھیدے کوئی تو بہتر ہے کہ وہ دیکھے اسے اور اس جہاں سے شادماں گذرے
نہیں تو خون گردن پر رہیگا روز محشر تک نہ ہم دعوے سے یاں گذریں نہ خون اسکا وہاں گذرے

کہہ بیٹھے ہر اک منہ سے بھلا اور بھی کچھ ہے دشنام ہی دے جانے سے یا اور بھی کچھ ہے

ہمارے کام پہ ہر چند آسماں پھرے تجھے قسم ہے جو تو اسطرف کو آن پھرے

انتخاب دیوان دوم مرزا جعفر علی حسرت

رونا نہیں جو یار و اپنا دیار چھوٹا مرنا ہے یہ کہ ہمسے اب کوئے یار چھوٹا
قول و قرار اسکا جھوٹا ہوا تو غم کیا غم ہے کہ اپنے دل سے صبر و قرار چھوٹا
گر رنج راہ کھینچا، تو کچھ الم نہیں ہے ہے یہ الم کہ ہم سے وہ رہگذار چھوٹا
رونے سوا نہیں ہے فرقت میں کام اپنا یہ کام ہے کہ تجھ بن سب کار و بار چھوٹا
ہر چند تمکو پیارے حسرت کی آرزو ہے حسرت کے دل سے پوچھو کیا تمکسا چھوٹا

ضبط کرتے ہم قلق کو دل میں گھبرائے بہت منع تنہائی کیا پر انہیں دکھ پائے بہت
گرچہ رسوائی تھی جانا اس گلی میں پر لا چھوڑ کر جانا وہاں کا ہمیں پچھتائے بہت
ملنے میں ایذا تھی اسکے لیک اس بن بھی ہائے آہ اب رنج و الم فرقت نے دکھلائے بہت
دل کو لے آئے تھے اس کوچے سے ہو کر ہم خفا پر دل و جان ہمیں اب ملکر بلا لائے بہت
جسطرح دل کی گرفتاری سے اکتائے تھے ہم ویسی ہی بے شغل اب ہمسے اکتائے بہت
جیتے جی ہمتو نہ جاتے اسکو کوچہ سے کبھی کیا کریں اسنے ہی غصے ہمیں فرمائے سب
کون اب کہہ دے اسے عاشق نے اپنے رحم کیا جان حسرت نے تری دوری میں غم پائے بہت

www.urduchannel.in

جاتی رہی غم سے دل ناشاد کی طاقت سو ظلم کرے وہ کسے فریاد کی طاقت

سو گئے تم ہمین نہ آئی نیند کسطرح سوئیے پر آئی نیند
چشم تصویر ہے یہ ہمسری آنکھ جسنے خاطر سے بھی بھلائی نیند
چشم اگر پان ہے مفت مین یارو سیل مین اشک کے بہائی نیند
حسرت افسانہ کیا یہ تھا جس نے تو رہتی ہستی، مری اڑائی نیند

جلد آخر ہو گئی فصل بہار اب کی برس رہ گئے بلبل کے دلمین خار خار ابکی برس
بدلیان آئین بہت اور مینہہ برسے خوب ش ساقیا ٹوٹا نہ پر اپنا خمار ابکی برس

پتھر سے ہووے شیشۂ دل پاش پاش کاش نالہ تو نکلے دلسے کوئی دلخراش کاش
سیکھا ہے کس سے لطف کہ ملتے ہو جی سے تو دکھتا ستم ہی اپنی ستمگر معاش کاش
اے برق آشیان پہ مرے تو گذار کر جاوے اب اس چمن سے مری بود و باش کاش
اس جستجو مین آہ مین پھر پھر کے مر گیا کرتا نہ آہ اہل وفا کی تلاش کاش
حسرت فدا اے خون جگر کی مین جو کرون چھوٹے تلاش و دغدغۂ آب و آش کاش

مینے کس شخص سے لگائی آنکھ جسنے ملتے ہی بس چرائی آنکھ
ساقیا موسم بہار مین آ ہمسے کیون جام نے چھپائی آنکھ
دے تو بیٹھا وہ ناز سے گالی شرم سے پر نہین اٹھائی آنکھ
دل لیا اس نے جب سے اے حسرت تب سے مین اسکی وہ نہ پائی آنکھ

کچھ دلمین جنون کا تیرے ارمان نہ رہجاوے کی جیب تو سو ٹکرے دامان نہ رہجاوے

ساقی نامہ

ہے لائق حمد و شکر وہ ذات آباد کی جسنے یہ خرابات
کب جرعۂ خمار سے ہے خالی رکھ نظر تشفق کی لالی
کیفی اسکے ہمک رہے ہین اللہ اللہ بک رہے ہاہین
غل کرتے ہین مے کے اشتیاق یعنی کہ پہونچ شتاب ساقی
ہے شیشہ عجب خلل ہوا ہے دل آبلہ بغل ہوا ہے

www.urduchannel.in

ساقی تجھے جام کی قسم ہے — میخانے کے نام کی قسم ہے
آرام دل و روان مستان — جلدی سے پہونچ بجان مستان
اپنی تجھے سرکشی کی سوگند — مت رکھیو خرد کا مجکو پابند
نرگس ہے چمن مین مست و مخمور — انکھین کیفی رہین چشم بددور
ظالم ٹک دیکھ حال گلزار — ہر ایک یہان ہے مست و سرشار
ہر دم ہے خزان چمن کے درپے — لاتا ہے تو لا دے ساغر مے
کچھ جام سے مجکو مے پلا دے — کچھ گردش چشم سے چھکا دے
تجھکو اپنی ادا کی سوگند! — تجھکو دل بیوفا کی سوگند
برسات کی بدلیان یہ کالی — اور تو رکھے اپنا جام خالی
جون جون کہ جھکورے لے ہے پانی — یاد آوے شراب ارغوانی
گل پہولے ہیں چار سو چمن مین — ساقی نہین آہ تو چمن مین
ظالم یہ ہوائے برشکالی — بے جام و شراب جائے خالی
کل کو نہ رہیگا حسن تیرا — یہ ولولہ اور یہ جوش میرا
رہجائیگی اتنی یادگار ہی ... — ہیہے ساقی نے کی نہ یاری
ساقی غافل رہا تو ہم سے، — پیمانہ بھرا شراب غم سے
گل بے رخ یار خوش نباشد — بے بادہ بہار خوش نباشد
حسرت کی وصیت اتنی رکھ یاد — گر جا ہے وہ گور مین رہے شاد
گا ہے تربت پہ اس کی جا کر، — خاک اسکی تو مے سے کیجو تر،
وان بھی وہ تجھے دعا کریگا، — ساقی ساقی جیا کریگا،

تمام شد

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان جرأت

نالہ موزوں سے مصرع آہ کا چسپاں ہوا
زور یہ پُر درد اپنا مطلع دیوان ہوا

صاف ظاہر ہو گئی بیتابی دل شکل برق
وہ بھبوکا اپنی نظروں سے جو تک پنہاں ہوا

آئے جو مرقد پہ میرے سو مکدر ہو گئے
خاک ہو کر بھی غبار خاطر یاراں ہوا

اسکے جانیسے یہ دل مین آئی ہے رہ رہ کے ہائے
سب جہان بستا ہے ایک اپنا ہی گھر ویران ہوا

گرچہ ہر قالب مین جرأت صورتیں ملتی ہیں
پر بنا جو درد کا پتلا وہی انسان ہوا

رتبۂ گل بازیچہ دلا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے اٹھاتا

تنہائی پہ اپنے ہون نپٹ ششدر و حیران
آنیکا جو ہے نام تو رونا ہمین آتا

ہے دلسے نہو اسکا ظہور آہ
مین اسلیے روتا تھا کہ وہ مجھکو ستاتا

ناطاقتی دل اگر ایسا نہ گراتی
تو صدمہ غم کو تو مین خاطر مین نہ لاتا

ہر چند کرون نالہ شبگیر مین جرأت
پر چونکے ہے کب نیند سے وہ نیند کا ماتا

کون دیکھیگا بھلا اسمین ہے رسوائی کیا
خواب مین آنیکی بھی تمنے قسم کھائی کیا

شیخ جی ہمتو ہین نادان پہ اسپر آپنے ڈو
ہم بھی پوچھینگے ہو نگی آپ کی دانائی کیا

واہ مین اور نہ سنے کو کہون کا تو باہ
مین تو حیران ہون یہ بات آپنے فرمائی کیا

حرف مطلب کو مرے سنکے بصد ناز کہا
ہم سمجھتے نہین بکتا ہے تو سودائی کیا

دیکھنے کا جو کرون اسکے مین دعویٰ جرأت
مجھ مین جرأت یہ کہان وہ مجھے بینائی کیا

کچھ بھی گمان تیرا اے بدگمان بدلا
تیرے مریض غم نے سو جا مکان بدلا

قسمت نے ہمکو آخر لا دام مین پھنسایا
صیاد کے خطرسے گو آشیان بدلا

اکدم وصال دیکر فرقت کے غم سے مارا
آخر ستایہ تمنے خوب اسکا جان بدلا

www.urduchannel.in

چھپ چھپ کے جب گئے وان سماں ہی گیا وہ
گویا کہ جب سو پہنچے نام و نشان بدلا

اپنا ہی دل نہیں وہ اس بن تو گر نہ جرأت
نہ کچھ زمین بدلی نہ آسمان بدلا

آہ کیونکر نہ جدا تمسے وہ پیارا ہوتا
وہ نہیں ہم ہین کہ جس سے وہ ہمارا ہوتا

جسنے پاؤں سی ہونے نہ دیا وصل کی رات
اور کچھ کیونکہ بھلا اسکو گوارا ہوتا

محفل یار مین ایک ایک کا کیون تکتا منہ
بات کہنے کا اگر مجھکو بھی یارا ہوتا

شکر تم گھر سے نکل آئے نہیں تو پیارے
بیقراری سے ابھی مین نے پکارا ہوتا

شکر تم آ گئے گھر اسکے نہیں جرأت نے
سر اٹھا کر ابھی یون ہی سے مارا ہوتا

ابر غم ای چشم گریان جب برس کر کھل گیا
راز سربستہ ہمارا آہ سب پر کھل گیا

ناتوانی سے نیا یا جب مجھے صیاد نے
بول اٹھا یہ ہی قفس کا کسطرح کھل گیا

سب سے پہلے عشق کی دریا مین چلتے ہی ہوا
وائے قسمت اپنی ہی کشتی کا لنگر کھل گیا

پھر وہ مین صیاد نے خستہ کو محکم کر دیا
بیقراری مین مرا گھر ایک ہی پھر کھل گیا

اشک سرخ آتے ہیں شاید دل کا پھوٹا آبلہ
بارے یہ عقدہ تو سلے اسئے دیدۂ تر کھل گیا

بند سا کچھ ہو رہا تھا دل جو مدت سے سو آج
لگتے ہی سینہ پر اسکی ایک ٹھوکر کھل گیا

عقدۂ دل اپنا ایسا اس نے اللہ کو عقدہ
جبکی اک انگلی سے جرأت باب خیبر کھل گیا

غم روز وصل کے کہتا ہون کچھ اس سے اگر اپنا
تو ہنسکے وہ بولے میان فکر کر اپنا

گر بیٹھے ہیں محفل خوبان مین ہم اس بن
سر زانو سی اٹھتا نہیں دو دو پہر اپنا

لاتا ہی تو ہمدم اسے لا جلد کہ ہمکو
احوال نظر آئے ہے نوع دگر اپنا

روبرو اسکے کسی غمخوار کو چپکے
کچھ حال سناتا ہون مین با چشم تر اپنا

تو کیا کہون کہتا ہی عجب شکل سے مجکو
کچھ ہونٹون ہی ہونٹون مین وہ منہ پھیر کر اپنا

کیا کیا اسے دیکھ آتی ہے حسرت ہمین جرأت
مایوس پھر آتا ہی جو پیغامبر اپنا

تن اب بستر سے یون مجھ ناتوان کا اٹھ نہیں سکتا
کہ بن اٹھوائے جون پھیرا استخوان کا اٹھ نہیں سکتا

ترنج و تیغ نکیسو اس سرے یوسف کو جون دیکھا
قدم آنیکو ساری کاروان کا اٹھ نہیں سکتا

بہت ایذا اٹھائے لے اجل بس بیکلہ ہوا
کہ صدمہ اب تو اس درد نہان کا اٹھ نہیں سکتا

www.urduchannel.in

رکھا تھا بار عشق اکدن جو اُنے پشت پر اپنے ۔۔۔ سو ابتک یہ زمین سے و آسمان کا اٹھہ نہین سکتا
خدا شاہد ہے اسکا دو جہان سے دل اٹھا سکتے ۔۔۔ خیال اس دو تیسے پر کوئی تابان کا اٹھہ نہین سکتا
جلوں ہون مگر افسردہ سامان ہین ناتوانی سے ۔۔۔ کہ کچھ ویسے وہ ہوان شور وفغان کا اٹھہ نہین سکتا
چلا جو اٹھہ کہ وہ تو کب یہ جرأت ہے کرین کوتن ۔۔۔ او جیسے ہاتھہ بھی جو بے زبان کا اٹھہ نہین سکتا ۱۱

ہوا ہے اتو یہ نقشا ترے بیمار ہجران کا ۔۔۔ کہ جیسے کھولکر منہ اسکا دیکھا بس مین ڈہکا
جنون نے دیکھو رتبہ میرے حال پریشان کا ۔۔۔ قدم بوسی کو آیا چاک تا دامن گریبان کا
خدا جانے کریگا چاک کس کسکے گریبان کو ۔۔۔ اوا سے اسکا چلنے مین اٹھا لینا یہ داما نکا
گیا وہ فتنہ دوران جو خوبونکے محلہ مین ۔۔۔ کس کنے نہ اسکو روزن دیوار سے جہانکا
قفس مین ہم صفیرو کچھ تو مجھسے بات کر جاؤ ۔۔۔ بھلا مین بھی کبھی تو رہنے والا تھا گلستان کا
تڑپ کر بستر اندوہ پر ہم مرگئے آخر ۔۔۔ کسی پر غم ہوا ظاہر نہ اپنے درد پنہان کا
تماشا ہے کہ جس روز دفن اسکے اقربا خوش تھے ۔۔۔ تو ناحق پھر گیا تھا جیسے دل اس آفت جانکا
ہوا وہ خوش تو اب لوگو نے اسکی شادی کی ۔۔۔ نہ وان جاوے کوئی یا نکا نہ یان آوے کوئی نخا
کیا اس عشق کی وحشت نے کیا دیوانہ جرأت کو ۔۔۔ عجب احوال دیکھا ہے کل اس خانہ ویرانکا

مت یہ گھبرا کر اگر کہو اب یہانسے بندہ چلیگا ۔۔۔ کوئی مرجائیگا صاحب آپکا کیا جائیگا
اب خبر آنیکی سنکر اسکے یہ دھڑکا لگا ۔۔۔ دیکھئے حق مین ہمارے کیا آ کے فرما جائیگا
گرم صحبت جب تلک ہے ہو گا ہائے وہ ۔۔۔ پھر مو کو نکر یہ ٹھنڈی سانس بھرنا جائے گا
مجھسے وقت جنگ کہتا ہے یہی وہ جنگجو تا ۔۔۔ جب کہین تو مرتے گا تب یہ جھگڑا جائیگا
ولنسے آیا ہے جواب خط کوئی سنیو ذرا ۔۔۔ مین نہین ہون آپ مین مجھسے نہ سمجھا جائیگا
یون اٹھے وہ بزم مین تعظیم کو غیر ونکے ہائے ۔۔۔ ہمنشین تو بیٹھہ یان مجھسے نہ بیٹھا جائیگا
پیچھے مین لوگ کہو اتنی عبث احوال دل ۔۔۔ روبرو اس شوخ کے کب مجھسے بولا جائیگا
اب حقیقت کیا کہون ترے مریض عشق کی ۔۔۔ ماجرا اسکا مفصل کب سنا جائیگا ۱۱
دیکھکر جسکو طبیبون نے کہا منہ پھیر کر ۔۔۔ حال اس بیمار کا مجھسے نہ دیکھا جائیگا
لوگ کہتے ہین جو وہ بیزار ہے تو بھی بول ۔۔۔ تیرے کینچ رہنے سے کچھ اک وضع جرا جائیگا

www.urduchannel.in

لیک سچ تو یہ ہے وہ روٹھے تو روٹھے مجھسے پر
دل مرا بس مین نہین مجھسے نہ روٹھا جائیگا

مت بلاؤ بزم مین جرأت کو یہ آتش بان
کہیکے کچھ آتش دونونکی سلگی بھڑکا جائیگا

در تک اب جیو دیا گھر سے نکل کر آنا
یا وہ راتون کو سدا بھیس بدلکر آنا،

قصد جب جانیکا کرتا ہون مین اُس شوخ کے پاس
تیغ ابرو یہ کہے ہے کہ سنبھل کر آنا۔

ہمدمو میری سفارش کو تو جاتے ہو ولے
کہین واں جاکے کچھ اور خلل کر آنا

اسکا بوجہ نہین ہر یہ چمن سے باہر
گل مرے سامنے ہاتھو نسے مسل کر آنا

ہمدمو یہ کوئی رونا ہے کہ طوفان ہے آہ
دیکھیو چشم سے دریا کا ادبل کر آنا

وانسے اول دل بیتاب تو کب آتا ہے
اور جو آتا ہے تو سو جا یہ مچل کر آنا

جرأت اسکی کہون کیا تجھسے طرحداری مین
جانا جب اٹھکے تب اک دوپے پلٹکر آنا،

سچ تو یہ ہے بیجگر ربط اندنون پیدا کیا
پیچ ہے ہر دم یہی ہمکو کہ ہمنے کیا کیا

میری اداس شوخ کی صاحب سلامت تک تھی
صبر و طاقت نے کہا لو ہمنے تو مجرا کیا"

وہ گیا اٹھ کر جدہر کو مین ادہر حیران سا
اسکے جانے پر بھی کتنی دیر تک دیکھا کیا

جب تلک کرتے رہے مذکور اسکا بیچ لوگ،
جی مین کچھ سوچا کیا یعنی دل دھڑکا کیا

عشق بازی نہین کہا جرأت کو سنے دیکھکر
یہ عزیز اپنے ہمیشہ جان پر کھیلا کیا

دل پر لگا الٹ کی وہین تیر آہ کا،
جون یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا،،

تشبیہ کس مزے سے مین لذت کا اسکی دون
کچھ دل ہی جانتا ہے مزا دلکی چاہ کا،،

سوتا ہون غافلونکی طرح جاگتے مین مین
از بسکہ محو ہون کسی غفلت پناہ کا

لگتی نہین پلک سے پلک آہ کیا کرین
قسمت مین وصل ہو اُس رشک ماہ کا

دم مارتے نہین اور اٹھاتے ہیں ظلم
اپنا جو ایک مزاج پڑا ہے نباہ کا

یہ بخت سو گئے کہ ترستے ہین اسکو ہی
وہ دیکھتا جو خواب مین تنہا گاہ گاہ کا

جرأت جواب میر تو ایسا ہو کچھ کہ اب
چارو طرف سے شور سنے واہ واہ کا

پوچھو نہ کچھ سبب مرے حال تباہ کا
الفت کا یہ ثمر ہے نتیجہ ہے چاہ کا

کہتے ہین جسکو اہل جہان تختۂ قضا
جاروب کش ہے سو وہ ترے قتل گاہ کا

www.urduchannel.in

مین اور بدی کرونگا تمہاری کسی سے خیر — اچھا مزاج سمجھے تم اس خیر خواہ کا
تیرے مریض غم کی زبان پر نہین کچھ اور — اک تار بندھ گیا ہے مگر آہ آہ کا
تھی دولت وصال سے ہم اُسکی بادشاہ — جبتک کہ وصل تھا ہمین غم کج کلاہ کا
سو اب خراب پھرتے ہین یون اسکی ہجر مین — جیسے گدا کا روپ بنے بادشاہ کا
آوارہ در بدر ہون مین جرأت بقول میر — خانہ خراب ہو جیو اس دلکی چاہ کا

کل جو رونے پر مرے ٹک دھیان اسکا پڑ گیا — ہنس کے یون کہنے لگا کچھ آنکھ مین کیا پڑ گیا
جنگجوئی کیا کہون اسکی کہ کل بس سونچ آہ — صبح تک ہو نہ پائی تھی کہ جھگڑا پڑ گیا
سوزش دل کچھ نہ پوچھو تم کہ ٹک سینہ پہ ہاتھ — ہاتھ رکھتے ہی ہتھیلی مین پھپھولا پڑ گیا
بیٹھے بیٹھے آپ سے کر بیٹھا ہون کچھ گناہ — پانو پڑنے کا جو اسکے مجکو چسکا پڑ گیا،
رُک گیا ایسا ہی وہ جو پھر نہ آیا کل جو ٹک — ہاتھ اسکے پانو پر پہونچے سو میرا پڑ گیا،
مین تو یان اسباب اپنا پڑا ملتا ہون ہاتھ — اور سارے شہر مین کچھ اور چرچا پڑ گیا
گرچہ ہون مین بدنام کو جرأت پر اب اسکی شرف — آنکھ اٹھا سکتا نہین دلمین خطرا پڑ گیا

جو دم لب پہ گھبرا کے آنے لگا تو شاید مرا دل ٹھکانے لگا مین وکر جو کہنے لگا درد دل وہ منہ پھیر کر مسکرانے لگا
یہ کون آکے بیٹھا کہ محفل سے وہ اشارون سے مجکو اٹھانے لگا کیا اسنے جو سیر دریا کا عزم مین آنکھون سے دریا بہانے لگا
یہ جانا عبث اسسے کہ مرتا ہے یہ تو ہر بات مین روٹھ جانے لگا ستانا بہت اور الٹا سمجھے محبت جو مین آنکے مانے لگا
دیا اسکے جو در پہ جرأت نے جی تو الحمد للہ ٹھکانے لگا،

اچھلا ہے سو وان ہر بار اٹھنا بیٹھنا — یان ہوا ہے ضعف سے دشوار اٹھنا بیٹھنا
اور تو کیا مشغلہ ہے ہجر مین تیرے مگر — دلکی بیتابی سے سو سو بار اٹھنا بیٹھنا ،
کیا کہین ہم مارتا ہے اور جلاتا ہے ہمین ، — دمبدم محفل مین تیرا یار اٹھنا بیٹھنا
کچھ الم کچھ درد ہے کچھ غم ہے کچھ ہو ہے — بھول جاتا ہے تیرا بیمار اٹھنا بیٹھنا،
اُسکی ٹک آواز سن لیوین ہم اٹھتے بیٹھتے — گر میسر ہو پس دیوار اٹھنا بیٹھنا
ہے قیامت فتنہ ہے تیرا نام خدا — لڑکھڑا اکڑا کے بت بیخوار اٹھنا بیٹھنا
بیقراری سے ترے مین اشکِ جرأت کی شکل — لوٹنا بستر پہ اور ناچار اٹھنا بیٹھنا

www.urduchannel.in

تیرے بن اب جو بیکل ہے قرار لے فتنہ گر آنا
تو بیتابی سے پہر ہمکو ادہر جانا ادہر آنا

خدا جانے کدہر جاتے ہیں ہم ہو کر زخود رفتہ
یہ کہنا جب کسیکا یاد آتا ہے ادہر آنا

جواب خط کی جا ب دلمین یہ رہ رہ کر یہ آتا ہے
کہ شاید اس گلی مین جا کے بہولا نامہ بر آنا

مرے گہر مین جو وہ آیا تو پہر گہبرا کے یون بولا
یہ جاتا تہا کہان مین اور ہوا میرا کدہر آنا

خدا کیواسطے کچھہ فکر کر جلد اپنی اے جرأت
یہ کچھہ اچھا نہین ہے غش پہ غش دو پہر آنا

درد فرقت کا الم ہر دم ہمین گہیرے رہا
تم گہرے وان عیش مین یان غم ہمین گہیرے رہا

تہا تصور رات کسکی کان کے بالیکا آہ
صبح تک ایک حلقہ ماتم ہمین گہیرے رہا

غیر گہیرے بیٹہے ہونگے جرأت اپنے یار کو
کنج تنہائی مین بہی یہ غم ہمین گہیرے رہا

خاک مین اب ننگ و نام اپنا برسوائی ملا
یعنی ہم خانہ نشین دریا بہر جائی ملا

جانکر رکہا تہا جسکو عندلیب نغمہ سنج
سو وہ زاغ کوئی سخت غوغائی ملا

جی اوڑا جاتا ہے کچھہ آج اسکی آمد پر مرا
بوے گل کے ساتہ کسکی بو صبا لائی ملا

قطع بیتابی کا جامہ گو ہوا ہم پہر دسنے
ہمنے جاتا خلعت صبر و شکیبائی ملا

بیٹہنے کی اسکے در پر ہم مین جرأت تہی کہاں
زور یہ تیرے سبب اے ناتوانائی ملا

اس بن جو اتفاقاً الغرض ہمکو سونا
تو چونکتے ہی اپنے اشکونسے منہ کو دہونا

وسعت پہ ہی نازان مہرو یہ گو رہے ہا
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا

عالم بیان کرے ہی جو وسعت دو عالم
اسکے وسیع لینے ہی دولکا ایک کونا

اسکو اثر نہین کچھہ اے چشم تر نہ رو بس
منظور ہے تجھے کیا میرا فقط ڈبونا

ابر و ہوائے گلشن دیکھہ آے کیون نہ رونا
کیا قہر ہے اسکا اسوقت مین نہ ہونا

جرأت سے وقت آخر پوچہا جو یہ کسینے
ہوشیار ہو کے سن ہے یون مفت جان کہونا

تو وہ مریض الفت رو کر بقول سودا
کہنے لگا کہ نادان کیا پوچہتا ہے ہونا

شب وصل دیکھے جو خوابمین تو سحر کو سینہ فگار تہا
یہی بس خیال تہا دمبدم کہ ابہی تو یاں مرا یار تہا

دم قتل کوئی یہ بول اٹہا تو خجل ہو کیا وہ چہپا گئے
اسے ذبح تمنے عبث کیا یہ تمہارا شکر گذار تہا

جسے یاد اپنی لگائیے اسے صاف دلسے بہلائیے
ٹک ادہر تو آنکھہ ملائیے یہی جسے قول قرار تہا

www.urduchannel.in

مجھے ایک عاشق خستہ کی کہیں قبر کل جو نظر پڑی
نہ کسی سے کوئی لگائیو جی یہ لکہا یہ لوح پہ تہا

غزل اور قافیہ کو بدل میں سناؤں یاریو نکو مجل
ہوا مختصر نہ بہ یک غزل کہ ہے بڑا افسانہ طول تہا

اگرچہ دل کے بہلانیکو میں کیسا نہیں جلتا
ولے جو دہیان ہے دلکو سو وہ اصلاح نہیں جاتا

تماشا ہے کہ پاس اپنے وہ بٹھلاتا نہیں ہم کو
اور اس کے ملک عدم بیٹھیں تو پھر بیٹھا نہیں جاتا

کہے گر کوئی مرتا ہے ترا بیمار جا اس تک
تو کیا شوخی سے کہتا ہے وہ بے پڑا نہیں جاتا

قفس کو ہم صفیرو کر دکھاتے رشک گلشن ہم
ولے ناطاقتی سے کیا کریں تڑپا نہیں جاتا

ترے بن دیکھے جرات کی یہ حالت ہوگئی ہم ہے
کہ اب رے تو اسکو پھر نظر دیکھا نہیں جاتا

سر تن ہے میرے تو نے ستمگار اوتارا
آخر کو محبت میں مجھے یار اوتارا

کیا جانے حقیقت میں ہے تو کون پہ حق نے
انسان کے قالب میں تجھے یار اوتارا

ہم گھر گئے اسکے تو رہا بام پہ وہ شوخ
نیچے اسے گردون نے نہ زنہار اوتارا

رک کر مری فریاد سے ہمسایہ یہ بولے
کس شخص نے یان لاکے یہ بیمار اوتارا

اس شوخ نے کل باتوں ہی باتوں میں فلک پہ
سو بار چڑھایا مجھے سو بار اوتارا

ڈوبا ہی تہا میں بحر محبت میں پہ جرات
اس دیدۂ گریان نے مجھے پار اوتارا

جو دل وحشت زدہ پھرتا تھا آوارا پڑا
کہتے ہیں جرم محبت پہ وہ کل مارا پڑا

ایکدن اس برق وش کی دیکھی جو چشمک نہی
آجتک گردون پہ کانپے ہے ہر اک تارا پڑا

تہا جو طفل دل قضا را آگئی اسکی قضا
اس کا خالی ہائے جہولے ہی گہوارا پڑا

کوئی بہی کہتا نہیں تہا کہ اے پیمان شکن
جان تو دی ہے سو تیرے بن ایک بیچارا پڑا

جنگ حسن و عشق میں کیا کہیں جرات حیف ہے
تہا جو دل نام اک جوان سو وقت میں ہارا پڑا

حسن ایجاں نہیں بہنے کا پہر یہ احسان نہیں ہوگا
یہ وہ مت سے سوا تہا نہ زنہار مجھ میں اوسان نہیں ہوگا

دلکی درخواست جو کی تو تیوریان اب یہ ماکان نہیں ہے کا
آنکہ اپنی امانت لیجا پر تجھے وہ میان نہیں ہوگا

تقدیر کی جیب تو دے جوش جنون اب سو امان نہیں رہنے کا
تو چلا وہ یہ جی اس تن میں کسی سوان نہیں ہوگا

گل کوئی کہہ دے سو تو ای بلبل یہ گلستان نہیں رہنے کا
ہجر کے غم سے نہ گہبرا جرات اترا جیران نہیں رہنے کا

میرا اور اسکے جو جو تہو ربط کرا کیا کہیں تہا تھا
پر دل اسکا پہر گیا ایسا کہ گویا کچھ نہ تہا

www.urduchannel.in

سب اسیران ستم کی ہو گئی کیا مخلصی ،، آج قاتل کی گلین شور و غوغا کچھہ نہ تھا
تیرا اور اسکے محبت ہی کا ہو سارا بگاڑ چاہنا جب کچھہ تھا ظاہر تو جھگڑا کچھہ تھا
رات جو تھی جمع مہرو اور تھی بزم طرب پوچھئے ارباب عشرت سے تو کیا کیا کچھہ تھا
پر نہ ہونے سے کسیکے جرأت ایسی بیحواس سرنگون بیٹھے تھے ہم گویا کہ جا کچھہ نہ تھا۔

آرام نہ ہو دلکو تو اے یار کرین کیا ، پھر پھر کے یہین آتے ہین نا چار کرین کیا
صیاد نکر منع کہ گلشن کی ہوس مین تڑپین نہ تو یہ مرغ گرفتار کرین کیا ،،
احوال سکے بن ہمین بنتی ہے کیطرح اور کہتے تو ہوتا ہے وہ بیزار کرین کیا ،،

کھدجائے دل پہ نقش اگر اس نگار کا تعویذ کر رکھون اسے اپنے مزار کا
لگتی نہین پلک سے پلک وصل مین بھی آہ آنکھونکو پڑگئی ہے مزا انتظار کا ،،
جرأت اب اسکے آنیسے بالکل ہوئی ہے یاس احوال کیا کہوں دل امیدوار کا

گر لگی آتش میرے دل اور جگر کو کیا ہوا اشک پھر کیون تھم رہے ہین چشم تر کو کیا ہوا
ملک دل میرا سدا سنسان ہی رہتا ہے آہ سب نگر بستے ہین یارب اس نگر کو کیا ہوا
اپنے کوچے مین مجھے دیکھا تو یون کہنے لگا تو جو یان رہتا ہے جرأت تیرے گھر کو کیا ہوا

کیون اٹھہ چلا جانے دل آزار کیا ہوا بیٹھے بٹھائے تجھکو یہ آزار کیا ہوا
لیتے ہی دل کی ہم سے ملاقات ترک کی پھلا وہ ربط اے بت عیار کیا ہوا
جرأت کری ہی کسی [illegible] تو نالۂ و فغان کیون ضبط چھٹ گیا تجھے اے یار کیا ہوا

عشق کب یار مجھسے چھوٹ گیا صبر یا چار مجھے چھوٹ گیا حالا اس کی گلی مین کیون اے دل آہ اکبار مجھے چھوٹ گیا
یہی کہتا ہون جب سے اے جرأت کوچہ یار مجھسے چھوٹ گیا ، کس سا مالکین آہ لائے نصیب گلُ گلزار مجھے چھوٹ گیا

دیکھہ اس گلکو جو شعلہ سا جگر سے چمکا کیا مرا داغ کہین پھر نئے سر سے چمکا
شاید آیا دل سوزان بھی یہ ہمراہ سرشک شمع سان کچھہ تو مرے دیدۂ تر سے چمکا
ہوتے دیکھے ہین ادہر سیکڑون پامال اچھا تو نار کو نکلا وہ جدہر سے چمکا
گھر مین آیا وہ مری عزت مہ اے جرأت آج کچھہ بخت کا تارا تو اثر سے ، چمکا

بن ترے کیا کہین کیا روگ ہمین یار لگا ڈر لگے نام لے جس کا وہ آزار لگا

www.urduchannel.in

کہئے کیونکر نہ اسے بادشہ کشورِ حسن
کہ جہاں جا کے وہ بیٹھا وہیں دربار لگا

آنکھ لگتی نہیں جرأت تری اب ساری رات
آنکھ لگتی ہی یہ کیا تجھے آزار لگا

صبح ہوتی ہی جو وہ غائب ہوا مہتاب سا
وصل کی یہ رات تھی یا ہمنے دیکھا خواب سا

دل ہی یارو یا خدا جانے کہ کیا آفت ہے یہ
تلملاتا ہے پڑا پہلو میں جو سیماب سا

لگ گئی کیسے ہوا جو ہو گیا پژمردہ آہ
ورنہ اپنا غنچۂ دل تھا ابھی شاداب سا

آہ کیا کیا کچھ نہیں ہے عالم امکان میں
چین کہتے ہیں جسے ایک وہ تو ہے نایاب سا

پڑ گئی کس چہرۂ گلرنگ پر تیری نظر
جرأت آنکھوں میں پڑا جھلکے ہے اک خوناب سا

رُخ جو پردے سے مرے رشکِ قمر کا نکلا
نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا

اٹھ گیا بزم سے دامن کو وہیں جھاڑ کے وہ
ذکر باتوں میں جو مجھ خاک بسر کا نکلا

صحبت یار تھی اور عیش کا تھا دلمیں مقام
ہوش بس اڑ گئے چرچا جو سفر کا نکلا

نزع میں بھی تری صورت کو نہ دیکھا افسوس
مرتے مرتے بھی نہ ارمان نظر کا نکلا

جسکو تو ڈھونڈے ہے وہ اے ہمنشیں جاتا رہا
جا تو مجھ پاس سے دل کہیں جاتا رہا

دلکو جوں توں اسکے کوچہ سے اٹھا لاتے ہیں ہم
پر نظر اپنی بچا کر پھر وہیں جاتا رہا

درد دل کہتا ہوں اسسے تو وہ سمجھے ہے دروغ
راست گوئی کا تو دنیا سے یقیں جاتا رہا

کیا کہوں میں اپنی حالت دل جو تھا ہمدرد ایک
دیکھ کر وہ بھی مجھے اندوہگیں جاتا رہا

ڈھونڈنے آیا تھا جرأت دلکو اسکی جبیں میں
پر جو دیکھا آپ ہی اس دم کہیں جاتا رہا

برہم کبھی قاصد سے وہ محبوب نہ ہوتا
گر نام ہمارا سر مکتوب نہ ہوتا

اسلام سے برگشتہ نہ ہوتے بخدا ہم
گر عشق بتاں طبع کو مرغوب نہ ہوتا

خوبان جہاں کی ہے ترے حسن سے خوبی
تو خوب نہ ہوتا تو کوئی خوب نہ ہوتا

ہیں لازم و ملزوم بہم حسن و محبت
ہم ہوتے نہ طالب جو وہ مطلوب نہ ہوتا

دل آج کے دن پاس جو ہوتا مرے جرأت
تو سامنے اس شوخ کے محجوب نہ ہوتا

اب تو دلمیں تیرے اے بت عیار ہے کیا
بولتا کیوں نہیں دل لیکے تو بیزار ہے کیا

www.urduchannel.in

دیکھ غمگیں مجھے پوچھے ہے وہ آپ ہی ہنسکر
تو نے دل جسکو دیا ہے وہ ستمگار ہے کیا

شب کو زاری مری سن کہتے ہیں یوں تنہا ہے
کوئی پوچھو تو کہ اس شخص کو آزار ہے کیا

دل جگر کی مرے پوچھے ہے خبر کیا اے یار
نوک مژگاں پہ ذرا دیکھ نمودار ہے کیا

دلکو تھا نبض ہوئے جسکا سا بر کہہ دیجے
جرأت اب بات بھی کرنا تجھے دشوار ہے کیا

رات کیا کیا مجھے ملال اے ہمنشیں تھا خواب کا تو کہیں خیال نہ تھا آج کیا جانے کیا ہوا ہمکو کل تلک ایسا جی نڈھال نہ تھا
جب تلک ہم نجانتے تھے تجھے تب تلک ایسا یہ احوال نہ تھا اب تو دلکا اٹھانا ہے دشوار پہلے کہتے تو کچھ محال نہ تھا
اتنا رویا لہو تو کب جرأت ابھی دامن ترا تو لال نہ تھا

پیام جلد صبا وصل یار کا پہونچا
کہ دم لبوں پہ اب اس بیقرار کا پہونچا

رکھا جو سر پہ قدم یار تو نے از رہ لطف
دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہونچا

تری سی نرم کلائی ہے کس کی اے گلرو
میں گلرخوں میں بھی دیکھا ہزار کا پہونچا

شب جوانی میں غفلت کی موسے مست جو تھے
تو صبح پیری میں صدمہ خمار کا پہونچا

جہاں ہے یار خبر کس سے پوچھئے اے واے
نہ قافلہ کوئی یاں اس دیار کا پہونچا

رہے قفس ہی میں ہم اور چمن میں پھر پھر کر
ہزار مرتبہ موسم بہار کا پہونچا

ہزار حیف کہ جرأت کو مرتے مرتے بھی
پیام وصل نہ اس گلعذار کا پہونچا

جنگ میں کونسے دن آہ وہ روپوش نہ تھا
شب کو بے صلح میں بھی ہمسے ہم آغوش نہ تھا

واژگوں جام رہے شیشے رہے مہر بلب
بزم جاناں میں جو کل وہ بت مے نوش نہ تھا

یار افسوس تب آیا تھا مرے بالیں پر
کہ مجھے شدت گریہ سے ذرا ہوش نہ تھا

مرے کاشانے میں کیوں شور مچایا ہے عشق
ولیں سودی تباں کا تو کبھی جوش نہ تھا

آج اس کوچے میں کیا جا کے تو سن آیا ہے
جرأت ایسا تو کبھی آگے تو خاموش نہ تھا

دل تجھسے جو بیدردی میں یار لگایا
اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا

یوں روٹھ تو بیٹھا تھا پہ جب رہ نسکا دل
سر پاؤں نے پھر اسکے میں ناچار لگایا

دنیا کے محبت سے بس اکدم میں ہوا پار
اچھا مرے قاتل نے مجھے وار لگایا

اللہ رے شہرہ تری محفل کا کہ جسنے
گھر بیٹھے ہی دروازے پہ دربار لگایا

www.urduchannel.in

خط کسکا یہ آیا تھا کہ جرأت جسے تو نے ❊ اک دم میں اٹھا آنکھوں سے سو بار لگایا

کھینچ کر آہ جو میں ہاتھ جگر پر رکھا ❊ دامن اسنے بھی اٹھا دیدۂ تر پر رکھا
بانکپن سب یہ ترا کی جو میں ابرو پہ نگاہ ❊ اسنے بس ہاتھ وہیں تیغ و سپر پر رکھا
دیکھیو کیسی بنے آہ یہی ڈر کا تھا ❊ رات جو ہمنے قدم یار کے در پر رکھا
آج کی رات کٹے دیکھیے کس شکل سے آہ ❊ اس نے پھر وعدہ دیدار سحر پر رکھا
ہاتھ جرأت کے جو ٹک رہ گیا دلدار لگا ❊ کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا
مرتے ہیں جسکے خاطر دلخواہ وہ نہ آیا ❊ وقت اپنا آن پہونچا پر آہ وہ نہ آیا
ہم چاندنی میں رو رو کہتے یہی تھے مرے ❊ جس شب کہ تو خوش آیا کیوں ماہ وہ نہ آیا
مقصد برای سبکے پر حیف ہے کہ یارو ❊ جسکی ہمارے دلکو تھی چاہ وہ نہ آیا
آنکی اس سے کچھ تیسیر تو جان لب پہ ہون ❊ پھر کھینکے میں جیونگا ہر گاہ وہ نہ آیا
حسرت ہے کہتے ہیں ہم گذرے ہیں قافلہ جو ❊ اس کاروانکے بھی ہمراہ وہ نہ آیا
سب اسنے وقت رحلت پر رہ گئی یہ حسرت ❊ جسکی کہ تک رہی تھی ہم راہ وہ نہ آیا
یکبار بیٹھے بیٹھے جو چونک اٹھے جرأت ❊ یوں اپنے گھر میں گاہے ناگاہ وہ نہ آیا

ہر آہ سے جو شعلہ نمایاں ہے آگ کا ❊ تیرا بغل میں کیا دل سوزاں ہے آگ کا
جوں شمع اپنے دل پہ یہ طغیاں ہے آگ کا ❊ نوک زباں سے وو جو نمایاں ہے آگ کا
کھینچ آہ سرد تا طپش دل کی قدر ہو ❊ خواہاں ہر اک بفصل زمستاں ہے آگ کا
چنگاریونکے اوڑنیکو سمجھو نہ بے سبب ❊ سوزش سے سر بسر حال پریشاں ہے آگ کا
سوز فراق ہر دل صد چاک میں کہ آہ ❊ قندیل میں یہ شعلہ فروزاں ہے آگ کا
سرسبز کشت دل ہو یہ کیا خاک ہمدو ❊ یاں جوش اشک گرم سے باراں ہے آگ کا
جرأت غزل وہ گرم سی کہہ تو کہ سب کہیں ❊ ہر حرف اسکا اخگر سوزاں ہے آگ کا

گو تو نہ دیدۂ گریاں سے اک کا ❊ ٹپکے ہے جو سرشک سو طوفاں ہے آگ کا
جاری ہے سیل اشک تو افروختہ ہے تو دل ❊ یہ طرفہ ہے کہ اب نگہباں ہے آگ کا
سوزش عشق سے سینے سے دیکھو یہ طپش ❊ گویا طلسم اک رخ جاناں سے آگ کا

www.urduchannel.in

طاؤس آتشیں کی طرح تجھ پہ شعلہ خو — شعلہ ہزار رنگ سے قربان ہے آگ کا
اگر نسیم صبح بھی ہو جاے یہاں سموم — صحرا ہوئے دل مرادہ بیابان ہے آگ کا
کیا جانے ہے یہ کسکی رخ آتشیں کا خوف — شعلہ جو اسطرح سے گریزاں ہے آگ کا
جرأت بنی اسکے ایسے جلاتی ہے چاندنی — گویا کہ چرخ پر مہ تابان ہے آگ کا

ہے قریب مرگ احوال اب ترے رنجور کا — عزم باندھے ہے مسافر اب قیامت دور کا
جو زباں وان محبت دل وحید عصر تھا — اب زبان خلق پر ہے ذکر اس منصور کا
جسکو گھر والوں نے صاحب کے نکالا گھر سے ہائے — ہے خدا کے اختیار آنا اب اس مجبور کا
جی سے جو گذرا بکنج بیکسی ہجر دم وصل — جا زمیں سو بھی ملا لاشہ نہ اس مہجور کا
اضطراب اللہ رے تیرے ترجمی منظر کا ہائے — ہو گیا کافور یہاں مرہم کا فور کا
صبح اسکا بام تھا یا قصر جنت کیا کہیں — کس جھمکڑے سے نظر آتا تھا مکھڑا حور کا
وعدہ فردا یہ جرأت کیونکہ جانے دوں اسکو — یہ بھی نزدیک اپنے عرصہ ہے قیامت دور کا

جسکے طالب ہیں وہ مطلوب کہیں بیٹھ رہا — منتظر ہمکو بٹھا خوب کہیں بیٹھ رہا
دیکھیں کیا آنکھ اٹھا کر کہ ہمیں تو ناحق — آنکھ دکھلا کے وہ محبوب کہیں بیٹھ رہا
بسکہ لکھی تھی میں حالت دل گم گشتہ کی — کھو کے قاصد مرا مکتوب کہیں بیٹھ رہا
شام سے جیسے نہاں مہر ہو سو وصل کی رات — منہ چھپا کر وہ خوش اسلوب کہیں بیٹھ رہا
اول عشق میں صورت یہ بنی جرأت کی — ہو کے آخر کو وہ مجذوب کہیں بیٹھ رہا

کیا اس گھر میں چرچا جسے تیری آہ و زاری کا — آہی صبر اسکی جان پر اس بیقراری کا
خیال بدگمانی ہمکو لیجاتا ہے کس کس جا — نظر آتا ہے جب اس در پہ ہنگامہ سواری کا
نکلے کیا بات وہ پردہ میں اور ہم میں سے جرأت — حجاب عشق سو مانع ہے پردہ شرمساری کا

دم کا ہے کیا بھروسا کب تک رکا کریگا — اے دل ترا تڑپنا کیا جانے کیا کریگا
تجھسا جو کوئی تجھکو ملجائیگا تو باتیں — میری طرح سے تو بھی چپکا سنا کریگا
گر حسن کی تو اتنے دیگا زکوٰۃ ہمکو — تو یہ فقیر حق میں تیرے دعا کرے گا
اور پیار سے جو آکر لگجائیگا گلے تو — تو یوں کہے گا پیارے مولا بھلا کریگا

کو نکرہیے گا عالم ڈیوٹے مجھے جو جرأت	آنکھوں سے تیرے یون ہی دریا بہا کریگا

دام میں صیاد نے جب ہمکو پر بستہ کیا	یان تلک تڑپے کہ بال و پر کو گلدستہ کیا
گاہ گاہے تہا جدہر سو اسکے کوچے کا گذار	بند اودہر کا اب کسی بیدرد نے رستہ کیا
اک نگہ پر دلکو وہ دیتے نہیں ہیں اے فلک	تو نے اس جنس گرانکا بہاؤ کیا سستا کیا
سیکڑوں ٹکڑے دل جگر سینہ میں ٹکڑے ہو گئے	ظلم اسکی تیغ ابرو نے جو پیوستہ کیا
اس غزل کا تیری جرأت کیا کہیں ہم بندوبست	تو نے ہر اک شعر میں مضمون نو بستہ کیا

نہ گرمی کہو کوئی اس سے خدایا | تو اُلٹے جی تجہنے مرا جلایا | نہ بیٹہن ہو کوئی اب اسکی خاطر | مرا جی چاہتا جو نہ خاطر میں لایا
نہ بیٹہو یا داس کری کوئی اسکو | مرا یاد کرنا بھی جسنے بھلایا | لگے لاکہ اس سے کسی نے ہیں برباد | ہماری لگی کو نہ جسنے بجہایا
رہیں ہو کوئی اب کسکی خاطر | مرا چاہتا جو نہ خاطر میں لایا | بہرے جستو میں اب کوئی اسکے | مجھے جسنے گلیوں میں برسوں پہرایا
نہ خوش ہو اب اس پاس بیٹہے سے کوئی | جہیں جسنے ازرہ کرکے اٹہایا | کہ پہلے کی اظہار جو دل نے الفت | نہ آیا تو سو بار کہکے بلایا
رکہی وہ تکلف ملاقات جسنے | نہ بیٹہت مجھے پاس پہرن بیٹہایا | سو وہ اب جہاں تک نکلتا نہیں گیا میں | جو دیکہے تو وہ تک ستایا
بتائیں وہ باتیں جنہیں سحر کہئے | دکہایا وہ عالم کہ وحشی بنایا | کسیکا نہ اک حرف خاطر میں کرتا | اسی گرچہ لوگوں نے کیا کیا پڑہایا
لگاوٹ سے کچھ کرکے پہر کیا غضب ہے | مرا لگ گیا دل تو پہر دل لگایا | یہ تغییر بحر اے جرأت غزل کہہ | کہ یہ طرفہ مضمون تو نے سنایا

کی جو ہم حسرت زدوں نے سیر گلشن الصبا	لیچلے بہر کر گل حرماں سے دامن الصبا
کیا تماشا ہے کہ ہوتا ہے ہوا سے گل چراغ	اور چراغ گل کو تو کرتی ہے روشن الصبا
یہ وصیت ہے از دنیا نہ تو بہر خدا	جل بجہیں گر سوز دل سے ہم بگلشن الصبا
دیکھ کیا آیا ہے کاسادہ بن ٹھن الصبا	ہر روش پٹکا پڑے ہے جسکا جوں الصبا
کرکے خاکستر کو ٹھنڈا وان اوڑا لیجا ہو	جس میں پرتو سا ہے اسکا دامن الصبا
کر کر جرأت گوش گل میں کہہ پیام عندلیب	لاگ ہے ہیں یان اڑ و ستم الصبا

شب خواب میں جو اسکے دہن سے دہن لگا	کھلتے ہی آنکھ کاٹنے سارا بدن لگا
جو چاہے اپنے بندے کی حق میں تو کردے	بے درد سے الٰہی کسیکا نہ من لگا
مدت میں اپنے طور پہ ٹہری جو وان نشست	گردش نئی دکھانے یہ چرخ کہن لگا
آخر ہوا نہ صورت پروانہ جل کے خاک	اس شمع رو سے اور دلا تو لگن لگا

www.urduchannel.in

جرأت نہ آپ مین رہا اسوقت مین ذرا — جب لب سے لب اور اسکے بدن سے بدن لگا

کیا لڑکپن کا ہے عالم اس بت نادان کا — بھولی بھولی صورت اور فقرہ وہ بالاکان کا
کیا مزے کا یہ تصور ہے کہ دم مین لاکھ بار — چپکے سے لے لینا بوسہ اس لب خندان کا
یہ مخمس تھر ہے پیارے بدیوان جمال — ناز کا عشوے کا غمزے کا ادا کا آن کا
یاد آتا ہے تو بس رو رو کے زانو پیٹنا — اسکا ہنس دینا اور اپنا گڑگڑانا انکا
پھر کہو سوتے مین کیون بوسہ لیا تو ذرا — گو ہے تہمت پر مزہ کیسا ہے اس بہتان کا
کیا کہو یہ شعر جرأت پڑھ اب ایسا ریختہ — جمع ہونا جسکو سن دشوار ہو اوسانکا

دوستی ڈھونڈھتا ہون ہون اس سے جو ہے دشمن جان کا — آہ میں حسرت زدہ کشتہ ہون اس ارمان کا
آہ یہ باد خزان یارب ہو دنیا سے ہوا — دم مین نقشا اور ہی کچھ کر دیا بستان کا
میرا افسانہ یہ یون چپکے بیٹھا سنتے ہے وہ — ذکر جیسے کوئی سنتا ہے کسی انجان کا
چھپ کے کل کی کیا سیر جنہے کل جو لیکر آئینہ — دیکھتا تھا عالم اپنے وہ سی و یان کا
یعنی پہلے دیکھ ہر سو ہو کے پھرنے اختفا — آپ بوسہ لے لیا اپنے لب و دندان کا،
عاشقی کے فن مین جرأت آج تم سا کون ہے — سامنے ہو جائے اب جو مرد ہو میدان کا

بنادانی نہ کر یان فکر منعم گھر بنانے کا — کہ ہے یہ رہگذار و سر رستہ آنے جانے کا
کرین وان قصد کیونکر اضطراب دل جتانیکا — کسی صورت نہو مقدور جس جا لب ہلانیکا،
مجھے وحشت میں تکتے دیکھ کر بس از سر اپنے — کہا منہ پھیر کر کیا سر پھرا ہے اس دوانیکا
مریض غم سے اپنے ہو کے غافل اسقدر یان تم — ابھی بیٹھے ہو کیا وان فکر ہے اسکے اٹھانیکا
کسیکا وقت آپہونچا جو آنا ہے تو آپہونچو — لگی ہچکی نہیں ہے وقت اب عرصہ لگانے کا
نظر اس برق وش کی اچپلاہٹ جھلکو آتی تو — کھلے عقدہ اسی پر آہ اتنے تلملانے کا
قلم کو ہاتھ سے رکھئے ابھی کس شغل اے جرأت — کہ فکر طبع عازم ہے نئے مضمون لانے کا

گئے وہ دن جو عزم یار تنہا ہمیں نہ جائیگا — پیام اب تو لگا وہ بھیجنے ہمکو نہ آنے کا
لگا دینگے دل ایسے سے کہ تم بھی رشک کہا ڈگے — یہ سن لو تم کہ ہے ڈھب تا ہمکو بھی جلانیکا
نہ آؤگے تو دیکھوگے کہ آبیٹھوں گا میں دیہیر — کوئی پھر جیتے جی مطلق نہیں مجکو اٹھانیکا

www.urduchannel.in

یہ کیون کہتے ہو گھر والی مجھے آنے نہیں دیتے — دیوانہ ہون غرض مین تو تمہارے اس بہانیکا
اگر زر کی طلب ہووے تو حاضر جانتک ہے لو — مین نقد دلکو دیکے جی نہیں تمسے چھپانیکا
دکھاؤ شکل تم اپنی بصورت شتابی سے — کرو کچھ فکر پیارے اپنی جرأت کو جلانیکا

نہ جو لب لیکے قاصد جو پھرا شتاب الٹا — مین زمین پہ ہاتھ مارا بصد اضطراب الٹا
ترے دور مین ہو میکش کوئی کیا فلک کہ تیری — وہ ہے شکل جون دھرا ہو قدح شراب الٹا
یہ وفا کی مین نے تسپر مجھے کہتے بیوفا ہو — میری بندگی ہے صاحب یہ ملا خطاب الٹا
کسی نسخہ مین پڑھے تھا وہ مقام دلنوازی — مجھے آتے جون ہی دیکھا ورق کتاب الٹا
غزل اور پڑھ تو جرأت کہ گیا جو یار سے گھر کو — تو کلام سنتے تیرا مین پھر اشتاب الٹا

مین تڑپ کے سنگ تربت بصد اضطراب الٹا — مری قبر تک وہ آکر جو پھرا شتاب الٹا
شب وصل مین تعلق تھا یہ وہ سو گیا تو منہ سے — نہ ذرا بھی مین دوپٹہ سبب حجاب الٹا
ہمین ہے خیال اسکا کہ جو آیا خواب مین وہ — تو زبان پہ اسکے ڈر سے نہ وہ ہنسے خواب الٹا
طلب اسسے کل جو مے کی تو پھرا وہ منہ پر — مجھے شوخ نے دکھا کر قدح شراب الٹا
کسی تذکرہ مین پڑھنے مرے شعر جو لگا وہ — تو ہو لتے وہ ہیں جرأت ورق کتاب الٹا

یوں ہی وحشت ہو جو گھبرائیگا سینہ سے دل کو نکل جائیگا — فکر کچھ ہے تعلق کا کیجے نہیں پھر آپ ہی گھبرائیگا
وہ سکیں جسکا نہ ہم تکو جواب منہ سے وہ بات نہ فرمائیگا — ناصحو آپ مین جرأت نہ رہا اب سمجھکر اسے سمجھائیگا

بتلا تو دے کہ مین نے کہا تجکو کیا بھلا — کہتا پھرے ہے مجکو جو یون تو برا بھلا
تیری طرف تھی رات کو محفل مین سب کی آنکھ — نظروں مین ان کی تو تو قیامت لگا بھلا
بولا یہ نبض دیکھکے میری طبیب آہ — ایسے مریض کی مین کرون کیا دوا بھلا
جاتا ہون اپنے گھر کو جو مین اسسے روٹھکر — کہتا ہے کس ادا سے وہ دیکھیں تو جا بھلا
جرأت بروز وصل سنا کچھ تو حال دل — یہ وقت گفتگو کا ہے چپکا ہے کیا بھلا

جانکر اپنے گرفتار جو در بند کیا — مین اسے چشم تصور مین نظر بند کیا
ابھی مرجائینگے گھبرا کے ترے دیوانے — احتیاطاً در زندان کو اگر بند کیا
اور بھی شب کو تصور مین ترے اڑگئی نیند — جون جون آنکھونکو مین اے رشک قمر بند کیا

www.urduchannel.in

ہے بس کھل گئی کس طرح کی باتیں جرأت — واں جو دربان نے سر شام سو دربند کیا

کل واں سے آتے ہی جو ہمیں خواب آ گیا — دیکھا تو پھر وہیں دل بیتاب لے گیا
دیکھیں سو کیا کہ اور ہی عالم میں ہم کو آہ — بن اسکے عالم شب مہتاب لے گیا
کیا کیا ترنگ نشۂ غیرت کی آئی جب — شیشہ میں بھر کہیں وہ مے ناب لے گیا

دل کے لگ جانے سے جی تن سے تمہارے نکلا — دل لگا نہ کیا تھا ارمان سو ہمارے نکلا
مہروش دیکھ کے تھرانے لگے جوں خورشید — صبح وہ گھر سے جو سج دھج کو سنوارے نکلا
کیا کہیں وصل ہوئے پر بھی زبان سے اپنے — حرف مطلب نہ کوئی منہ سے ہمارے نکلا
آپ کس شخص سے رکھتے نہیں صحبت داری — اک گنہگار ہی گھر سے تمہارے نکلا
کیا کہیں دل کی طلش جب خفگی میں جرأت — پاس سے ہو کے کھچا وہ ہمارے نکلا

رشک اسے عصب گردش افلاک نے کھایا — کاوا جو ترے توسن چالاک نے کھایا
شمشیر بکف آیا وہ قاتل تو خوشی سے — کیا زخم پہ زخم اس دل صد چاک نے کھایا
اب میں جو قفس میں ہوں تو بے رحمی کی بات — کچھ رحم نہ صیاد غضبناک نے کھایا
روتے جو تصور مژہ یار کا گذرا — کیا تیر سا اک دیدۂ نمناک نے کھایا
یاران گذشتہ کی کہانی رہی جرأت — ساتھ اپنے جو کھائی تھی انھیں خاک نے کھایا

میر اللہ مکانہ جبکہ ترا خستہ جان گرا — جوں نقش پا وہیں کا ہوا بس جہاں گرا
للّٰہ ولا زبان پہ نہ جوں شمع سوز غم — ورنہ وہ کاٹ کر ابھی دیگا زبان گرا
اب اضطراب ویسے ہی گھر میں ہیچ ہے — گر زلزلہ بھی ہو تو سارا مکان گرا
گلشن میں دست رحم صبا اسپہ پھیر تو — ہو وے پڑا جو غنچۂ پژمردہ سان گرا
آوارہ جرأت اب یہ کسی کی ہے چاہ میں — بولے ہے جو کوئی کہ کوئی درمیان گرا

دیکھیو اسکی ذرا آنکھیں دکھانے کا مزا — جو نوں میں دے ہے بھرا سارے زمانے کا مزا
اسکے لڑنے کے بھی صدقے کہ نظر آتا ہے — عین رنجش میں عجب آنکھ لڑانیکا مزا
یاد آتا ہے تو جاتا ہوں فدا جانے کہاں — وہ لگاوٹ کی نگاہوں میں ملانیکا مزا
دد پہ اس پردہ نشیں کا ہو تو باعث ملند — شعر اسوقت ہی جرأت سو پڑھانیکا مزا

www.urduchannel.in

پابوس میسر ہمیں ہیہات نہیں اب — وہ چوری چھپے گاہ بھی ملاقات نہیں اب
عاشق تجھے سمجھا ہے تو کہتا ہے یہ ایما — تو مورد تعظیم و مدارات نہیں اب
باطن میں وہی لاگ ہے ظاہر میں اگرچہ — جاسوسوں کے خطرے سے ملاقات نہیں اب
نہ خط نہ کتابت ہے نہ پیغام زبانی — اس دل کی تسلی کی کوئی بات نہیں اب
شاید کہ لگی آنکھ کہیں اور جو ہم سے — وہ ہونٹوں میں باتیں وہ اشارات نہیں اب
اللہ ہی پہ روشن ہے دلونکی تو حقیقت — ظاہر میں پہ کچھ حرف و حکایات نہیں اب
جرأت نہ شب وصل کو کر یاد تو ہیہات — ویسی تری قسمت میں کوئی رات نہیں اب

سرشک گرم ہیں میرے بسان آتش و آب — میں جوش گریہ سے ہوں دریا آتش و آب
عرق جو رخ پہ ہے اُس شعلہ رو کے مجھ سے سنو — عجیب طرح کی ہے یہ داستان آتش و آب
جگر سے نکلے ہیں نالے سرشک آنکھوں سے — چلا یہ ملکے کہاں کاروان آتش و آب
جدھر کو ہیں ترے عشاق محو گریہ و آہ — نظر پڑی ہے اُدھر اک جہان آتش و آب
برنگ شمع یہ ٹپکے ہے جلے ہے اے جرأت — جگر کا داغ ہے میرے بسان آتش و آب

بعد مدت کے جو گھر اُسکے ہمیں لائے نصیب — بات کرنا بھی نہ قسمت میں ہوا ہائے نصیب
ایک شب اوسکو اکیلا جو کہیں پاتے آہ — ایسے اے قسمت بد ہمنے کہاں پائے نصیب
آہ قسمت میں نہ ہو یار سے ملنا تو بھلا — کیا کرے کوئی کہاں جا کے بدلوائے نصیب
قول پر اپنے نہ ٹھہرا وہ تو بدعہد اُسے — نہ کہا ہمنے بُرے اپنے ہی ٹھہرائے نصیب
ربط دو شخصوں میں سنتے ہیں تو اے جرأت ہائے — سر کو ٹکرا کے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب

مہ رخسار نظر آتا ہے یوں خال سے خوب — کہ لگا دیجئے ہو نقطہ اپنا تری گال سے خوب
یہی شوخی ہے کہ پوچھے ہے ترا حال ہے کیا — یا وہ جو دیکھ وہ آگہ ہے مرے حال سے خوب
جو ہوں مشتاق اونہیں پر در گلزار ہو بند — نکلی گلشن میں نئی رسم یہ اس سال سے خوب
رونے والا ہوں نہیں ایسا کہ مقابل ہو تو پھر — دامن ابر خجل ہو مرے رومال سے خوب
جرأت اشعار کر اب وہ بھی اسی میں انشا — لیکن آئندہ غزل ہو غزل حال سے خوب

منفعل کیونکہ نہ ہوں اُسکے میں اِس حال سے خوب — بعد بوسہ کے وہ منہ پونچھے ہے رومال سے خوب

www.urduchannel.in

پیرہن تن پہ ہمارے نہیں ثابت تو نہو — جسمے دیوانونکو رہنا ہے اسی حالسے خوب
کسی سے لیتے ہیں ہر اک غنچہ نے کر رکھی تہہ — بو جو کچھہ پائی تری عطر بسی شال سے خوب
تیغ سے اسکے گلے لگنے کی ہے کیا ہی ہوس — ہمتو واقف ہوئے جرأت کے کل احوالسے خوب

بلائیں ہاتھوں نے میرے جو لیں تمہاری رات — بلائیں ہاتھونکی لیتا رہا میں ساری رات
پلک ذرا نہ جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا — کسیکے وعدہ پہ حالت تھی یہ ہماری رات
جدا ہوئے ہوں جو اُس لب سے تا دم صبح — میسر آئی ہے ایسی ہی دکھ بھاری رات
پہ ہائے اب تو وہ صحبت نہیں ہے خواب میں بھی — اسی خیال میں ہم جاگتے ہیں ساری رات
شب فراق کٹے کس طرح سے اے جرأت — یہ رات وہ ہے کہ کہتے ہیں جسکو بھاری رات

کچھہ جو محفل میں چلی اُس بت خونخوار کی بات — گذرے اُسوقت نہ کیا کیا کئے دل زار کی بات
اسکا کیا حال کہوں اب تو یہ حالت ہے کہ آہ — کچھہ بھی سمجھی نہیں جاتی ترے بیمار کی بات
گو بصد رنگ کہا پیک صبا نے لیکن — گوش گل نے نہ سنی مرغ گرفتار کی بات
کیا کہا اُسنے یہ ہو نہ سکیں کہ دل سبکے لئے — بخدا کچھہ نہ کھلی اُس بت عیار کی بات
چشم وا رہنے سے جرأت کی پس از مرگ یہی — سو تمنا سے عیاں حسرت دیدار کی بات

جادو ہے نگہ جب ہے غضب قہر ہے کھڑا اور قد ہے قیامت — غارتگر دین وہ بت کافر ہے سراپا اللہ کی قدرت
اٹھکیلی ہے رفتار میں گفتار کی کیا بات ہر بات جگت ہے — اور رنگ رخ یار ہے گویا کہ بھبوکا پھر تس پہ ملاحت
ہیں بال یہ بکھرے ہوئے مکھڑے پہ ملوں ہا رہے جو دود ہے شعلہ — حسن بت کافر ہے خدائی کا جھمکڑا اٹک ٹک کیسی صورت
ابرو فن خونریزی میں ہیں اسکے غضب طاق شمشیر برہنہ — انکھونکا یہ عالم ہے کہ آنکھوں نے نہ دیکھا افسوں ہے اغما
کان ایسے کہ کانوں نے سنے ایسے نہ اب تک آنکھوں سے دیکھے — بالے کے تصور میں ابھی گھیرے ہے گویا ایک حلقہ حیرت
بینی یہ خوش اسلوب کہ ہاتھوں کی پھڑک دیکھ کے ترسے ہیں دو عالم — ہے اسکو لب یار کے بوسہ کی تمنا۔ ارمان ہے حسرت
دانتوں کی صفا کیا کہوں تنگی لڑھی ہے لب لعل کے ٹکڑے — مسی ہے بلا تس پہ کبھی پانکا لاکھا۔ سو شوخی سی رنگت
دل خون کرے وہ دست حنا بستہ پہ اسمیں سر تنگی پہن آکے — ہے وضع تو سادہ ہی یہ کیا کیا نہیں پیدا شوخی و شرارت
اُس بھری ہوئی گات کی کیا بات جسے دیکھ کے سب بات تہ میں ہے — اور ناز کہ ہر بات میں گردن کا وہ ڈورا ہے دام محبت
گلشن میں پھر اک جھلک تو دے وہیں آتش گل کی گرمی سے عرق آئے — ہر گام پہ چلنے میں کمر کھائے ہے لچکا اللہ ری نزاکت

www.urduchannel.in

ہیں قہر سرین گول وہ اور ہائے کہوں کیا رانوں کی صفائی
فربہی ایسی نہیں نہ کچھ تن کی ساق تلک تا ہجت پا ہے طرفہ لطافت

ہے عشوہ و انداز و ادا ناز و کرشمہ اور گرمی و شوخی
ہر عضو پہ انکے وہ کافر ہے گدا کا ملک ہوتی مورت

لیجے سے جو ہم نام لیں تو رک رک کے کہو یہیں ہاں نام کر کم
پھر آئیں جو رک جائیں تو پھر چھیڑ سے یکتا بس کچھ بی آفت

جرأت یہ غزل گرچہ کبھی ایسی ہے تو تونے ہے خوب سراپا
پڑھکے وہ اشعار کر اب آگے وہ غزل لا ہو جس سے کہ وحشت

جز بیکسی و یاس نہیں ہے کوئی جیسا ہو وہ مری تربت
افسوس کرے کون بجز دست تمنا ہو گشتہ حسرت

سو بار زبان گرچہ مری کٹ گئی جوں شمع اور پھر ہی پیدا
پر محفل قاتل میں تو مر سے نہ نکلا اک حرف شکایت

آلودہ ہوا خوں سے دامن قاتل بسمل ہو جو تڑپا
افسوس صد افسوس کہ یہ تونے کیا کیا اے ننگ محبت

چپکے نون رہتا ہی جو وہ صورت تصویر اور خفقان کچھ
لگجائی پھر اس سے مرے دلکو نہ دھڑکا ہی موجب حسرت

یا مجکو بلاتا تھا وہ یا آئی تہا مجھ پاس صحبت کی گھڑی تھی
اب اسکو خدا جانے دیا کسنے یہ بھڑکا جو ایسی ہے نفرت

آتا ہے مرا سن تو یہ کہیں گھر سے چلا جائے دیکھے ہے تو نہ دیکھے
اور کوئی سفارش جو کرے میری تو کیا کیا کہتے ہے وہ آ بہت

بتیاں ہیں لگ چلنے کا جو میں نے کیا عزم رہے بیٹھا وہ گالی
کچھ اور کیا قصد تو کیا ناز سے بولا ایلو یہ تری جرأت

میں تو حیران ہوں خفا یار ہو کس باعث
لیکے دل در پئے آزار ہوا کس باعث

پوچھ مت میری خبر کچھ یہ بتا مجکو کہ تو
خوبرویوں میں نمودار ہوا کس باعث

گر لگایا نہیں کچھ اُسکو کسی نے تو بھلا
دم میں آزردہ وہ سو بار ہوا کس باعث

تینے کب بزم میں دیکھا بہ نگاہ حسرت
مجھ پہ برہم وہ ستمگار ہوا کس باعث

مرض عشق مجھے آپ وہ دیکھے جرأت
پوچھتا ہے کہ تو بیمار ہوا کس باعث

کوئی دم میں اُسکے جانیکی یہاں سے خبر ہے آج
چل اے شتاب بیخبری تو کدھر ہے آج

کل تم نہ تھے تو رات تھی پیارے بلا طویل
اب ہو تو دیکھ لیجیو دم میں سحر ہے آج

ٹک منہ ادھر کو کیجیو قرباں جاؤں ہائے
کیا ہی بہار نام خدا آپ پر ہے آج

جرأت کچھ آپ میں نظر آتا نہیں ہے تو
کیوں خیر تو ہے تجکو ہوا کیا کدھر ہے آج

دلکی طپش کا کاہش جان کا نہیں علاج
کیا کیجئے ترے غمزہ گان کا نہیں علاج

کافر ہوں تجھ سوا جو کسیکا خیال ہو
اے بدگمان یہ تیرے گمان کا نہیں علاج

افتادگان خاک کی سنتا ہے کب فغان
کچھ آسمان کے گوش گران کا نہیں علاج

www.urduchannel.in

احوال کیا بیان میں کروں ہائے اے طبیب ہے درد اسیجگہہ کہ جہانکا نہیں علاج
اب وصل ہو تو ہجر کا دھڑکا لگا مجھے جرأت کچھ اس کے خفقان کا نہیں علاج

چین وقت شام ہے بستر پہ نہ آرام صبح گر یہی غم ہے تو کام آخر ہے اپنا شام صبح
وہ کہاں راتیں جو مے پیتی تھی اسکے ساتھ ہم پیتے ہیں لبریز خون قہر ہم اک جام صبح

زور آپکے تو ہاتھ چڑھا ہے حسین بند گویا کمند ناز و ادا ہے حسین بند
دیکھے ہے کس نگاہ ہو تسے آپ اپنے ہاتھ کو پھبتا جو اسکو نام خدا ہے حسین بند
ہوں چھند بند جبکے بھرے پور پور میں پہنے وہ عشوہ گر تو بجا ہے حسین بند
اب دام دل کو کہیں اسے یا کمند جان حیران ہے عقل میری کہ کیا ہے حسین بند
آتی نہیں ہے دام محبت میں کل مجھے جرأت نظر وہ جب سے پڑا ہے حسین بند

بناتے ہیں جو سو باتوں کے دفتر واں سے گھر آ کر مٹا دیتا ہے سب اک بات میں پیغامبر آ کر
خبر بیتابی دل کی اب اس تک جا نہیں سکتی کہ جو چھاتی سے لگجاتا تھا اکثر بیخبر آ کر
نکلوایا گیا ہے جو تمہارے گھر سے وہ مضطر پس دیوار رہتا ہے کھڑا دو دو پہر آ کر
خدا کے واسطے پیغامبر کہہ بھیجوا اتنا پکارا تم کرو گھر سے کسی کو بام پر آ کر
کہاں آئے کہاں بیٹھے سمجھتے کچھ نہیں جرأت یہ پھر جاتی ہے ہمکو بیخودی سی اپنے گھر آ کر

اس گل کی سی نہ پائی بہار آسمان پر پھر اپنے تئیں چڑھائے ہزار آسمان پہ
داغوں کا دل کے ہووے شمار اس سے ہی کہ جو تاروں کا کر دکھائے شمار آسمان پہ
گر جرأت غمیں کو فلک پہ کوئی بٹھائے اندوہ کا بسائے دیار آسمان پہ

روز حیران سا بیٹھوں ہوں میں در میں آ کر رہ گئے تم جو کئی شب مرے گھر میں آ کر
سانس لیتے ہیں جو آہ تو لگجاتی ہے ایک برچھی کی سی نوک اپنے جگر میں آ کر
جیسے دریا میں نظر عکس شفق آتا ہے خون دل جھلکے ہے یوں دیدۂ تر میں آ کر
تم نے بھی آنکھ لڑائی کہیں ہم تاڑ گئے اب کہاں جائیے گا آپ نظر میں آ کر
جرأت آیا تھا نظر ہمکو یہاں اک جلوہ بیٹھتے پھرتے ہیں ہم اس راہگذر میں آ کر

دور سے کل ہم تھے اسکے آستاں کو دیکھ کر رو دیا کن حسرتوں سے آسماں کو دیکھ کر

www.urduchannel.in

کچھ نہ دیکھا آنکھ اُٹھا کر سرنگون بیٹھے رہے　　محفل خوبان مین ہم اُس بدگمان کو دیکھکر
شام فرقت یا الٰہی یہ کدھر سے آ گئی　　مر چلے ہم اس بلائے ناگہان کو دیکھکر
جان بلب ہے جرأت اک طفل نادان کے لیئے　　سخت جی کڑھتا ہے اپنا اُس جھلکو دیکھکر

اب خاک تو کیا ہے دل کو جلا جلا کر　　کرتے ہو اتنی باتین کیون تم بنا بنا کر
یہ بھی کوئی ستم ہے یہ بھی کوئی کرم ہے　　غیرون پہ لطف کرنا ہمکو دکھا دکھا کر
کوئی آشنا نہین ہے ایسا کہ با وفا ہو　　کہتے ہو تم یہ باتین ہمکو سنا سنا کر
جرأت نے آخر اپنے جیکو بھی اب گنوایا　　ان بیمروتون سے دلکو لگا لگا کر

جو ڈر سے اُس بت عیار کے رونا ہو رہ رہکر　　تو کچھ دلمین سمجھکر بات وہ ہنستا ہے قہقہہ کر
جرأت سون نہین جاتے تو کچھ پروا نہین اُسکو　　گئے وہ دن جو جھلاتا تہا وہ دانتکو گہہ کر
تری فرقت مین یون جرأت نے اپنی جان دی ظالم　　مجھے آتا ہے رونا اُسکے جی دینے پہ رہ رہ کر

نہ جیکو دل کی خبر ہے نہ دل کو جی کی خبر　　ترے بغیر کسیکو نہین کسی کی خبر
وہ شکل دیکھتے ہی محو ہو گیا ایسا　　نہ اُسکو اپنی خبر ہے نہ آرسی کی خبر
جو زندگی مری منظور ہے تو ای ہمدم　　خدا کیواسطے لا دے تو مکو اُس گلیکی خبر

اس ڈہب سے کیا کیجئے ملاقات کہین اور　　دنکو تو ملو ہمسے رہو رات کہین اور
کیا بات کوئی اُس بت عیار کی سمجھے　　بولے ہے جو ہمسے تو اشارات کہین اور
گھر اُسکو بلا نذر کیا دل تو وہ جرأت　　بولا کہ یہ بس کیجئے مدارات کہین اور

بھڑکے ہے آتش غم یون اپنے تن کے اندر　　ہر دم نئی طپش ہے داغ کہن کے اندر

ہم اسطرح رہے یاران رفتگان سے دور　　غریب جیسے کوئی رہ جائے کاروان سے دور
جال باندھے ہے کیا کیا وہ بزم خوبان مین　　جو بیٹھتا ہو نہین اُس شوخ بدگمان سے دور
پڑے ہین خاک پہ ناطاقتی سے ہم اتنے　　برنگ نقش قدم کوچۂ بتان سے دور
جو پاس پاس چمن کے دکھا رہے تھے بہار　　وہ ہو پہنچے برگ گل اب مرمر خزان سے دور
کہی ہے شمع یہ سوز زبان جرأت دیکھ　　رہے یہ آگ الٰہی مری زبان سے دور

گلشن مین جو وصف اُسکا کہون دھیان لگا کر　　ہر گل مری باتون کو سنے کان لگا کر

www.urduchannel.in

ٹک دیکھیو داغوں کی عجب سیر دکھائی
سینہ پہ مرے غم نے گلستان لگا کر

ہر بار جو کہتے ہو کسیکا ہے تجھے دہیان
کرتی خفگی تم کو ہے بہتان لگا کر

کیا مفت میں اپنے تئیں رسوا کیا تو نے
اس شوخ سے جی اے دل نادان لگا کر

کیا جانئے بیٹھا ہے کہاں جا کے وہ جرات
اک چاند سی صورت کا مجھے دہیان لگا کر

ہم اٹھیں ڈالنے اور اس در کو چھوڑے پتھر
وائے حسرت ہوئے کیوں ہم بھی نہ روڑے پتھر

اے پیرو نہ لگا سنگ جفا حد سے زیاد
تیرے دیوانے نے کیا کہائیں ہیں تھوڑے پتھر

اپتو اس کوچے میں یہ چال ہے جرات اپنا
ٹھوکریں کھاتی ہیں جو ہاٹ کی روڑی پتھر

دینا جب کوئی تصور میں گذار آئے نظر
جسطرف دیکھیں اودہر صورت یار آئے نظر

ایکطرف موروں مونڈیروں پہ کریں کیا کیا شور
ایکطرف ابر میں بگلوں کی قطار آئے نظر

چار سو نغمہ سرائی میں ہوں مرغان چمن
شاخ در شاخ عجائب گل و بار آئے نظر

ہووے اطراف سے گھنگھور گھٹا گھر آئی
کوندی بجلی کی ہوا اور پڑتی پھوار آئے نظر

گردش جام ہو جیوں گردش چشمان بتان
ہاتھ میں مطرب سحر خوش کے ستار آئے نظر

عاشقانہ غزل اب پڑھے کوئی جرات تو وار
سنتے ہی تانہ مجھے یارونکو یار آئے نظر

بن دیکھے اسکے جاوے رنج و عذاب کیونکر
وہ خواب میں تو آئے پر آئے خواب کیونکر

پاس اسنے تو بٹھایا دل او تلملایا
اب جائیگا خدایا یہ اضطراب کیونکر

سینہ پہ پاؤں اسکا ہے وقت ذبح اے دل
دیکھیں تو اب کرے گا تو اضطراب کیونکر

کہتی ہیں جو نہیں یوں بن ٹھن کے جب وہ نکلے
اب دیکھنے کی دیکھیں لاوینگے تاب کیونکر

اول بھی خاک ہی تھے آخر بھی خاک ہونگے
ہر دم کہیں نہ جرات یا بوتراب کیونکر

رخش بیتابی پہ ہم دو ہیں سوار آئے نظر
جاتے ہی جیوں در جاناں پہ کہار آئے نظر

اپنے توسن کو بہو کا جو وہ کاوے پہ لگائے
آتش حسن کا ایک طرفہ حصار آئے نظر

دلکو یوں پہونکدیا آتش غم نے جرات
ملکے جوں خاک سیہ کوئی دیار آئے نظر

نشست تا کسی صورت سے ٹھہرے واں ہر چند
پھرا نہیں ہوں اتنے لئے میں کہاں کہاں ہر روز

پیام اب وہ نہیں بھیجتا نہ بانی بھی
کہ جسکی میٹھے تھے ہونٹوں میں ہم زبان ہر چند

www.urduchannel.in

فراق میں کسی پردہ نشیں کے ای جرأت — جگر پہ لگتے ہیں سوز غم سے نشان ہر روز

کچھ بھی نکلی نہ دل زار کی ای یار ہوس — جی کی جی میں ہی چلا لے کے یہ بیمار ہوس
اور ہاتھ آئے ہے بازار بتاں سے کیا شے — ہاں مگر آ کے خریدیں ہیں خریدار ہوس
کہتے تھے کشمکش دام سے مرغان اسیر — کھینچ لاتی ہے ہمیں جانب گلزار ہوس
کاش پوچھے وہ دم قتل تو کہئے ہر روز — ایک بوسے کی رکھے ہے یہ گنہگار ہوس

غم ہٹانے کو جو بیٹھوں کسی غمخوار کے پاس — بیقراری ہی کہتی ہے کہ چل یار کے پاس
منہ نہ کھلواؤ مرا چپکے رہو جانے دو — آپ چپ چپ کے نہیں جاتے ہیں اغیار کے پاس
ہم اسیران محبت کو چمن سے پھر کیا — جانے پائیں جو نہ اپنے گل بیخار کے پاس
ہاں جو گھبرائے ہے دل ہم تو کاٹ آتے ہیں — چند سے اوقات کسی مرغ گرفتار کے پاس
دور سے دیکھ نہیں سکتے ہیں جرأت اور ہاں — جی یہ چاہے ہے کہ دن رات رہیں یار کے پاس

بدگمانی سے نہ لے جاؤ گمان اور طرف — کہ سوا آپ کے اپنا نہیں دھیان اور طرف
وہ گیا کس طرف اٹھ جانے سے جس کے یا رب — دل کسی اور طرف جائے ہے جان اور طرف
ہدف ناوک غم ہوتے ہیں ہم صید زبون — جبکہ جاتا ہے وہ لے تیر و کمان اور طرف
یاں تلک بزم میں تک رہتے ہیں اُسکو مشتاق — کہ وہ منہ پھیر کے بیٹھے ہے ندان اور طرف
گر سنوں بات نہ جرأت تری تو رکھو معاف — کیا کروں ہیں کہ بٹا جائے ہے دھیان اور طرف

نیرنگ محبت نے یہ اپنا تو کیا رنگ — دیکھے کوئی چہرے کو تو ہر دم ہے نیا رنگ
گرمی سے جو محفل میں بھبھوکا سا وہ آیا — تو وہ یاں رخ شمع سے کافور ہوا رنگ
جب چہرہ میرے نہ رہی نام کو سرخی — تب ہنسکے کہا اُسنے کہو اب تو کھلا رنگ
رنگت کو تری دیکھکے کہتے ہیں یہ خوبان — ایسا تو کہیں ہمنے نہ دیکھا نہ سنا رنگ
جرأت نہ کر اب جیسے تو انکار محبت — اُلفت کا ترے چہرہ سے جھلکے ہے بڑا رنگ

سیر کر دل کی ذرہ پردہ سے منہ یار نکال — دیکھ تو لایا ہے کیا نخل مژہ بار نکال
ذکر محفل میں جو اُس ابروے پرخم کا چلا — ایک ہر ایک لگا دوڑنے تلوار نکال
جی میں ٹھہری ہے یہی بات کہ جب روز جزا — بیٹھیں گے نامہ اعمال کو سب یار نکال

www.urduchannel.in

آکے اُس وقت ترے سامنے رکھدونگا مین — چاک کر سینہ کو اپنا دل افگار نکال
تو ور آئی ہے دین ہاتھ پہ تیرے جرات — اور بھی جی کا بخار اپنے تو اے یار نکال

عید قربان کو بھی دے گھر سے ہمین یار نکال — جی مین آتا ہے گلا کاٹیے تلوار نکال
ابتو آجان شتابی سے کہ لے آیا ہے — جان آنکھوں مین ترا طالب دیدار نکال
دو دن جواب سخن اوسکو تو یہ جھنجھلا کے کہے — چل بے چل مجھسے نہ ہر بات مین تکرار نکال
عشقبازی ہو گر اُس شوخ سے جرات منظور — دلسے تو نپٹ نئے کھیل تو دو چار نکال

آکے آواز اِدھر جب در پہ سنا جاتے ہو تم — لب پہ میرے مہر خاموشی لگا جاتے ہو تم
کیا کہوں کیا کیا مجھے سوجھے ہے ہر وقت وداع — میری آنکھوں سے ذرا آنکھیں ملا جاتے ہو تم
روز و شب تا مجھ مین اور دلمین ہے جنگ و جدل — چلتے چلتے اسلئے آنکھیں لڑا جاتے ہو تم
کچھ نہین رہتا ہے پاس آشنائی تمکو آہ — ایسے ہوکر یک بیک نا آشنا جاتے ہو تم
اک غزل تو اور بھی پڑھیے کہ ہو بزم سخن — اے میاں جرات ابھی گھر اُٹھ کیا جاتے ہو تم

مین تو سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہون تمہارے واسطے — چھوڑ کر تنہا کہین پھر مجھکو کیا جاتے ہو تم
اچپلاہٹ کس کی یاد آئی ہے حضرت دل کہ ہر — خود بخود جو بیٹھے بیٹھے تلملا جاتے ہو تم
آپ مین پہرون نہین آتا سحر کھلتی ہے آنکھ — شب کو جو تک خواب مین جرات کے آجاتے ہو تم

دل جگر جان غم عشق مین کھو بیٹھے ہم — بیکسی دیکھیو کس طرح سے ہو بیٹھے ہم
نہ ملا عشق کے دریا کا کہین تھل بیڑا — پہلی ہی موج مین گھر بار ڈبو بیٹھے ہم
دوڑ دوڑ آنا ہمارا انھین یہ کھلتا تھا — اب نہ آوینگے میاں خوش رہو لو بیٹھے ہم
جب تلک دل نہ دیا تھا تو پھرا کرتے تھے خوش — ہائے دل دیتے ہی بس غمزدہ ہو بیٹھے ہم
دلکو اُس شوخ ستمگر سے لگا کر جرات — اپنے سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہم

جو راہ ملاقات تھی سو جان سے گئے ہم — اے خضر تصور ترے قربان گئے ہم
اُس گھر کے تصور مین جو شب بند کین آنکھین — صد شکر کہ بے منت دربان گئے ہم
جمعیت حسن اُنکی سب پہ ہوئی ظاہر — جس بزم مین با حال پریشان گئے ہم
ایک واقف کار اپنے سے کہتا تھا وہ یہ بات — جرات کے جو گھر رات کو مہمان گئے ہم

www.urduchannel.in

کیا جانئے کم بخت نے کیا ہم پہ کیا سحر — جو بات نہ تھی ماننے کی مان گئے ہم

بدریائے محبت زورق آسا غم کے مارے ہم — کبھی ہیں اس کنارے اور کبھی ہیں اس کنارے ہم
مری وحشت سے تنگ کر دل یہی دل میں یوں وہ کہتا ہے — الٰہی لگ گئے کیوں ایسے دیوانے کو پیارے ہم
اجاڑا باغباں کیوں فصل گل میں تو نے ہے ظالم — پڑے سوتے تھے کنج گلشن میں کہیں بے پر بچارے ہم
یہی حالت رہی اپنی تو بس معلوم ہوتا ہے — یوں ہی مر جائینگے اک روز بیتابی کے مارے ہم
جنون خیز اور بھی پڑھئے غزل کوئی میاں جرأت — کہ ہو مشتاق سننے شعر آئے ہیں تمہارے ہم

تصور باندھتے ہیں اسکا جب وحشت کے مارے ہم — تو پھر کرتے ہیں آپ ہی آپ کیا کیا کچھ اشارے ہم
کئی بار اسنے دیکھا آج چشم قہر سے ہمکو — سزاوار عقوبت تو ہوئے اے بخت بارے ہم
وہ جب آئینہ دیکھے ہے تو کیا کیا مسکراتا ہے — سمجھکر یہ کہ یعنی ہیں قیامت پیارے پیارے ہم
ملا لطف سخن کیا خاک ہمکو اسکی محفل میں — کہ چپ بیٹھے رہے جوں نقش دیوار اک کنارے ہم
نہ کہئے غیر سے آنکھوں میں کچھ لو ہم ہوئے رخصت — نہیں نادان ایسے سب سمجھتے ہیں اشارے ہم

تنگ آئے ہیں الفت کے پیچ و تاب سے ہم — جو مرتے نہیں تو چھٹیں آہ اس عذاب سے ہم
ندیکھا جو نصیبوں میں ہے تو وصل میں بھی — اٹھا کے آنکھ نہیں دیکھتے حجاب سے ہم
کیا سوال جو اسنے کہ کیوں تم آتے ہو — تو کیسے رہ گئے منہ دیکھ لا جواب سے ہم
اگرچہ دل میں ہزاروں ہیں مدعا لیکن — زباں پہ لاتے نہیں آپ کے عتاب سے ہم
جو دیکھنے کو ہمارے وہ دیکھے ہے جرأت — تو آنکھ اپنی چرا لیتے ہیں شتاب سے ہم

یا تو اسکے گھر سے آتے تھے نہ اپنے گھر کو ہم — یا اب اپنے گھر میں بیٹھے دیکھتے ہیں در کو ہم
جب نہیں پاتے کوئی ہمدرد وقت اضطراب — تب لگا چھاتی سے روتے ہیں دل مضطر کو ہم
ہائے وہ مژگاں ہوں یوں غائب نظر سے یک بیک — جی میں آتا ہے گلے پہ پھیر دیں خنجر کو ہم
خاک ہو جاتا دل سوزاں کا کیا آتا ہے یاد — راکھ ہوتے دیکھتے ہیں جب کسی اخگر کو ہم
پاس جس جا تھا میسر یار سے بوس و کنار — دیکھ سکتے دور سے جرأت نہیں اس گھر کو ہم

جاتے دنیا ہی سے پر اسکے نہ گھر جاتے ہم — دل کے لگ جانے سے بہتر تھا کہ مر جاتے ہم
تاڑ جاتا وہ نگاہوں میں نہ جا بہت اپنی — اسکے گر آنکھ دکھانے سے نہ ڈر جاتے ہم

www.urduchannel.in

مرتے مرتے یہی ارمان رہا دل میں کہ آہ
جا کے اس پاس کسی شکل سے مر جاتے ہم
کیوں ملاقات میں دن رات کی پڑ جاتا فرق
گر نہ بیتابی سے وہاں شام و سحر جاتے ہم
گر در یار پہ پھر پھر کے نہ آتے جرأت
در بدر روتے پڑے پھرتے جدھر جاتے ہم

کیسی محفل میں مری جان یہ جا بیٹھے تم
یک بیک یوں جو مجھے یاد بھلا بیٹھے تم
گھر کی بستی نظر آنے لگی ویران مجھ کو
خانۂ غیر کو جس دم سے بسا بیٹھے تم
خوبرو آگے مرے آتے ہیں گو بن ٹھن کر
دیکھوں کیا مجھکو تو مبہوت بنا بیٹھے تم

گالیاں دینے لگے نام مرا لے لے تم
کچھ مری چاہ کی کھلجاتی ہے کھل کھیلے تم
قلق دل سے بدن آلہ ہے جنبش میں تمام
بیٹھے بیٹھے جوں ہی یاد آتے ہو البیلے تم
آٹھ آٹھ آنسو نہ اب کیونکر پڑے روئیں ہم
چھوڑ تنہا ہمیں آنکھوں کے چلے میلے تم

مکھڑا ہی فقط اس کا نہیں نام خدا گرم
کافر وہ سراپا ہے بھبوکا سا بلا گرم
جوں شمع بظاہر حرکت کم ہے یہ ہر دم
چلنے پہ ہیں ہم راہ رو راہ فنا گرم
وہ سوختۂ عشق ہوں جرأت کہ جگر پہ
ہر داغ ہے خورشید قیامت سے سوا گرم

جوں اٹھے پاس سے اس شوخ دلآرام کے ہم
اٹھتے ہی بیٹھ گئے اپنا جگر تھام کے ہم
گھر میں جانا تو کہاں اسکے میسر ہے مگر
صدقے جاتے ہیں تصور سے در و بام کے ہم
سن سفارش مری جرأت کہی چتو نہیں وہ یوں
آشنا ہوتے ہیں ایسے کوئی بدنام کے ہم

دیکھو نکر روئیں یہ کب تک ستم اے یار دیکھیں ہم
کہ غیروں سے ہنسے بولے تو اور ناچار دیکھیں ہم
لپٹ ہی جائیں گلے سے آنکر یکبار اے پیارے
کہاں تک دیدۂ حسرت سے سو سو بار دیکھیں ہم
سنا دیں کیونکر جرأت پھر ترا احوال کا قصہ
جو تیرا نام لیتے ہی اسے بیزار دیکھیں ہم

ہے یہ مشکل جو ملیں اس بت مغرور سے ہم
دوسرے تیسرے دیکھ آتے ہیں ٹک دور سے ہم
جان و ایمان دل و دیں صبر گنوایا ہمنے
دیکھو کر بیٹھے فزوں عشق میں مقدور سے ہم
نہیں معلوم کہ کیا دل پہ غضب ٹوٹ پڑا
یک بیک ہو گئے اسطرح جو رنجور سے ہم
ہمنے ہرچند کہا پر نہ وہ آیا یاں تک
کیا کہیں بات بنا کر دل مجبور سے ہم
اپنے پہلو سے وہ جب اٹھکے چلا اے جرأت
اسکا منہ دیکھکے بس رہ گئے مجبور سے ہم

www.urduchannel.in

ٹک ملا سکتے نہین آنکھ نڈر تم سے ہم
اور ہے خواہش کہ لین آنکھ پھر تم سے ہم

لائے تشریف دمِ نزع بھی تم افسوس
پوچھنے پائے تمہاری نہ خبر تم سے ہم

وصل کی رات نہ پوچھو قلقِ دل پیارے
یہ مفصل کہین گے وقتِ سحر تم سے ہم

تو رک جاتے ہو اک بات کے کہتے ہم سے
ہم بھی ہو جاتے خفا ہوتے اگر تم سے ہم

جائے حیرت ہے کہ کہتے ہو تو جرأت ہین دلے
ٹک ملا سکتے نہین آنکھ نڈر تم سے ہم

گر غمِ عشق سے تیرے نہ غمین ہوتے ہم
بے اجل کاہیکو مرنیکے قرین ہوتے ہم

جب مرے پاس سے وہ اُٹھ کہین جا بیٹھے ہے
جی مین گذرے ہے کہ اے کاش وہین ہوتے ہم

تیرے باعث نہ خوشی سے ہمین اک دم گذرا
کاش پیدا ہی نہ اے جانِ حزین ہوتے ہم

روز کہتے ہین وہ آوے تو کہین ہم جرأت
جب وہ آتا ہے تو اُس وقت نہین ہوتے ہم

نظارہ کناں جب بدرِ یار ہوئے ہم
کچھ دیکھتے ہی نقش بدیوار ہوئے ہم

بدمست وہ جس دم کہ چمن مین تھا اکیلا
افسوس نہ اُس وقت بگلزار ہوئے ہم

بے یار نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین کہ ہے ہے
خاموش ہے اجل ایسے گنہگار ہوئے ہم

گو کام دو عالم سے رکھا چرخ نے ناکام
پر کارِ محبت سے نہ بیکار ہوئے ہم

کیا دردِ نہاں تھا کہ گئے جی ہی سے جرأت
ظاہر مین نہ دو روز بھی بیمار ہوئے ہم

ٹک جو پردے مین جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم
اور چٹیک سی مرے دلکو لگا جاتے ہو تم

مین تو سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہون تمہارے واسطے
چھوڑ کر تنہا کہین پھر مجکو کیا جاتے ہو تم

اچپلاہٹ کس کی یاد اے حضرتِ دل آئے ہے
خود بخود جو بیٹھے بیٹھے تلملا جاتے ہو تم

روز و شب تا صبح مین اور دل مین رہے جنگ و جدل
چلتے چلتے اسلئے آنکھین لڑا جاتے ہو تم

بیکلی سے کل پڑے کیونکر کہ آکر کوئی دم
یاد پچھلے ربط مجکو پھر دلا جاتے ہو تم

آپکے جانے سے کافر ہون جو کچھ رہتا ہو ہوش
ایسی بیہوشی کی دارو کچھ پلا جاتے ہو تم

آپ مین پھر دن نہین آتا سحر کھلتے ہی آنکھ
شب کو جو ٹک خواب مین جرأت کے آ جاتے ہو تم

دام مین تیرا ہمکو لاتے جو تم دل اٹکا ہے اور کہین
شعر پڑھا جاتا ہے اور مضمون گھٹتا ہے اور کہین

دیکھ کے ہمکو جو کہتے ہو تم آؤ بیٹھو بات کرو
باتین یہ سب ظاہر کی ہین پر انس ہوا ہے اور کہین

www.urduchannel.in

باتین کرکے لگاوٹ کی یہ کافر ہون گر جھوٹ کہون
دلکو میرے لیتے ہو جی نام خدا ہے اور کہین

حیف ہے اسکے ہونے پہ جب یاد کرو تم غیر کو جان
جرأت مین جو نہین سو ایسے یاد وہ کیا ہے اور کہین

یاد کرو وہ حسن سبز لو وہ انکھڑیان متوالیان
کاٹتے رو رو کے ہین ساون کی راتین کالیان

کچھ نہ کچھ کر بیٹھتا ہون بات اسکے برخلاف
تا کسی صورت وہ دے جھنجلا کے مجکو گالیان

وقت اظہار وفا محفل مین اسکی جب سے آنکھ
لگ گئی تو بس وہ باتین سب اسی پر ڈھالیان

تاک جھانک اسکی کہون کیا مین کہ طفلی مین بھی تھین
اسکے ہاتھون گھر کے دیوارون مین ہر سو جالیان

کاش جرأت وصل کا دن ہووے جلدی سے نصیب
ہجر کی تو کھائے جاتی ہین یہ راتین کالیان

کیونکہ تم پاس سے ہم جائین بھلا اور کہین
جی تو لگتا ہی نہین یان کے سوا اور کہین

کیا خدائی ہے کہ اب آتے ہین تم پاس جو ہم
آپ جا بیٹھتے ہین آنکھ چرا اور کہین

یا وہ آتے تھے جو اکدم تو یہ آوازے تھے
یان کا اخلاص چھٹا ربط ہوا اور کہین

دیکھے بوسہ مجھے چتون مین جتاتا ہے وہ شوخ
ایسا پایا ہے مزا تو نے بھلا اور کہین

خاک ہونے پہ بھی اس کوچے مین جرأت ہے یہ خوف
یان سے لیجائے اوڑا کر نہ صبا اور کہین

کوچۂ جاناں سے جاتے ہین پہ جا سکتے نہین
گو اٹھاتے ہین قدم پر دل اٹھا سکتے نہین

کیا ہوئے وہ دن جو یہ پیغام آتے تھے ہمین
اب تو درد ہجر کی ایذا اٹھا سکتے نہین

صورت اپنی تم کسی صورت دکھا جاؤ ہمین
ہین پرائے بس مین ہم لاچار آ سکتے نہین

میرے آنے کی منادی اسنے کی یان تک کہ اب
پاس مجکو اسکے ہمسائے بٹھا سکتے نہین

اک نئے انداز کی پڑھتے ہو میان جرأت غزل
اس سے بہتر آپ کیا مضمون لا سکتے نہین

حال اپنا اسکو محفل مین جتا سکتے نہین
دل پڑا تڑپے وے لے ہم تلملا سکتے نہین

کیا کہین کیا بے جگہ دل پھنس گیا ہے ہمدمو
ذکر جسکا ہم زبان پر اپنے لا سکتے نہین

لوٹتا ہے دل قدمبوسی کو لیکن کیا کرین
ہاتھ اسکے پاؤن کو مطلق لگا سکتے نہین

گھر مین اسکے جا کے کس کس ڈھب سے ہوتی ہین دخیل
پر جو کچھ مطلب ہے ہم اسپر دخل پا سکتے نہین

دور بیٹھے ان سے آنکھین ہی سینکتے ہین ہم
تم بلا سکتے نہین ہم آپ آ سکتے نہین

جیمین سو بار آئے ہے جرأت نہ ملئے یار سے
پر سمجھ کر دل مین کچھ سوگند کھا سکتے نہین

www.urduchannel.in

کیونکہ اب اُس سے ملاقات ہو ایک آن کہین — دل دیا اُسکو کہ آیا تھا جو مہمان کہین
دل مجروح کی کیا پوچھتے ہو مجھ سے خبر — خاک و خون مین وہ پڑا ہووے گا غلطان کہین
میری بیتابی سے محفل مین یہ دھڑکا ہے اُسے — اُٹھ کے ہوونے وہ لگے یہ مرے قربان کہین
جا بجا پھرتے ہین ہم لیک نہین ہوتا آہ — دیکھنا اُسکا میسر کسی عنوان کہین
آج کی تیرے قلق سے مجھے ڈر ہی جرأت — کہ نکل جائے نہ گھبرا کے تری جان کہین

گھر سے نکلا وہ نازنین نہ کہین — ورنہ ہم دیکھتے کہین نہ کہین
کچھ بہت ہے چراغ چشم سے ربط — کر دے گل اُسکو آستین نہ کہین
درد دل ہی بہت کہا لیکن — اُس نے باتین نہ کچھ سنین نہ کہین
وعدۂ وصل اُس سے لون کیونکر — ڈر ہے کر بیٹھے وہ نہین نہ کہین
روئے ہے بات بات پر جرأت — ہے گرفتار یہ کہین نہ کہین

جو ہو تاثیر پیدا کچھ بھی اپنی آہ و زاری مین — تو پھر کیا کیا قرار آجاوے دل کو بیقراری مین
نہین تو بار بار آنا ہمارا بار خاطر ہے — نہین سوچے ہے پر کب نیک و بد بے اختیاری مین
کوئی گر مسکرا دے عجب اور اسپر تو چپکے سے — کہے ہے دیکھ لے یہ فائدہ ہے تیری یاری مین
جو دیکھا مضطرب مجکو تو محفل مین کسی سے وہ — یہ کہتا تھا کہ ہے لطف محبت رازداری مین
کہ شبکو تو پریرویون کا مجمع ہووے اور دنکو — پری و جن کے ہون شاہ سلیمانی سواری مین

اب اسکے یہ کنائے مجھ ناتوان پر ہین — تم تو زمین پہ ہو ہم آسمان پر ہین
بندہ کی سن سفارش بولے وہ یون کسی سے — عاشق یون ہی وہ صاحب سارے جہان پر ہین
دیکھ اُسکو دور سے سب پیر و جوان کہے ہین — اب تو لڑائی جھگڑے اس نوجوان پر ہین
لڑ کر جو سو جگہ سے آیا تو کیا کہین بس — وہ سب کہین کے غصے مجھ خستہ جان پر ہین
جرأت وہ قصۂ غم ہے اپنی بھی کہانی — سب پھوٹ پھوٹ روتے جس داستان پر ہین

ہے وقت خوش اُنہون کا کیا لطف ہمدگر ہین — دل جنکے مل رہے ہین اور پاس پاس گھر ہین
ہے جبین یہ قلق سے صاف اُسکے منھ پہ کہیے — جو چاہیے سو کہیے مرتے ہم آپ پر ہین
کس مضطرب کو پیارے تم ذبح کرکے آئے — جو دونون آستینین یکدست خون سے تر ہین

www.urduchannel.in

دیکھ آئینہ وہ اپنی ایڑی کو دیکھ بولا — حق تو یہ ہے کہ ہم بھی کیا ہی بہار پر ہین
ہم دونون کو کچھ اُس پی سدھ بدھ نہین ہے جرأت — دل ہمسے بے خبر ہے ہم دل سے بے خبر ہین

کچھ بن آتی نہین اس امر مین لاچار ہون مین — قید عصمت مین ہی وہ جس کا گرفتار ہون مین
جلوہ گر ہے وہی ہر جنس مین اللہ اللہ — طرفہ وہ شے ہے کہ جس شے کا خریدار ہون مین
مجھکو در پردہ سناتے ہو عبث آوازین — فقط آواز کے سننے کا گنہگار ہون مین
مضطرب گرد ترے گھر کے پڑا پھرتا ہون — نظر آ جا کہ میان طالب دیدار ہون مین
نام ہے فرقۂ عشاق مین جرأت میرا — کھینچیے تیغ کہ سر دینے کو تیار ہون مین

منہ پھیرے وہ جھجک کے جو قدمون سے جا لگون — کیا قہر ہے بھلا کہ مین ایسا بُرا لگون
دن عید کے جو مجھ سے وہ بیٹھا الگ تھلگ — ظاہر تھا اُس سے یہ کہ گلے اسکے کیا لگون
جرأت یقین ہے تو بھی کنارہ کرے وہ شوخ — گر غم سے اُس کے گور کنارے مین جا لگون

مجھ سے مت پوچھو کہ دمساز کسے کہتے ہین — مین تو محرم نہین ہمراز کسے کہتے ہین
خانہ پرورد قفس ہم ہین اسیر اے صیاد — تو بتا دے ہمین پرواز کسے کہتے ہین
کہہ کے غیرون سے مرا راز وہ پھر سوچے ہے — مجھسے پوچھے ہے کہ غماز کسے کہتے ہین
بعد مرنے کے مری لاش پہ لانا اُسکو — ابھی مت پوچھو کہ اعجاز کسے کہتے ہین
شعر جرأت تو نہ پڑھ اُس سے مخاطب ہو کر — جو سمجھتا نہو انداز کسے کہتے ہین

بھلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین — سو تس پر یہ غضب ہے دیکھنے کو بھی ترستے ہین
کیا ہے ذبح ہمکو آپ کے تیغ تغافل نے — کمر ہم بسملون کے قتل پر کیا آپ کستے ہین
سنا کرتا تھا جو اشعار اپنے روز و شب جرأت — سو اب آواز بھی ہم اُسکی سننے کو ترستے ہین

چوری چوری میرے لگجا تو گلے آکے کہین — ورنہ دل بر سے نکل جائیگا گھبرا کے کہین
صحبت یار ہے اور خوف ہے جاسوسون کا — دل سودا زدہ مت بولیو چلا کے کہین
ضبط وحشت ہے تجھے اے دل دیوانہ ضرور — اتنا آنا بھی نہ وہ چھوڑ دے جھنجھلا کے کہین
خوف اُس بزم مین دل کے خفقانی سے یہی — کہ نکالے یہ زبان سے نہ کچھ اکتا کے کہین
کی رہ عشق مین یون صبر نے جرأت سے دغا — جون چلا جائے کسیکو کوئی بہلا کے کہین

www.urduchannel.in

[illegible] سے تاب اب [illegible] نہین نہین — ہے ہے خدا کیواسطے مت کر نہین نہین

کیا [illegible] سے لگ چلون — بس بس پرے ہو شوق یہ اپنے تئین نہین

کیا جانے کیا وہ اُسمین ہے لوٹے ہے جسپہ جی — یون اور کیا جہان مین کوئی حسین نہین

آنکھون کی راہ نکلے ہے کیا حسرتون سے دم — وہ روبرو جو اپنے دم واپسین نہین

حیرت ہے مجکو کیونکہ یہ جرأت وہ جبین سے — جس بن قرار جی کو ہمارے کہین نہین

تفرقہ ایسا بھی کم دیکھا ہے اے ہمدم کہین — دل کہین ہے جی کہین ہے وہ کہین ہے ہم کہین

اب جو ربط اُس سے ہوا افزون تو یہ دھڑکا لگا — آہ یہ اخلاص اُسکا ہو نہ جائے کم کہین

ٹک ادھر کو دیکھیو اللہ رے عالم ترا — سارے عالم مین نہین دیکھا ہے یہ عالم کہین

ہے زبان پر اب یہ جرأت اب یہ مطلع زار کا — درد فرقت سے جو کل پڑتی نہین اک دم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین — خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

ایک گھر مین بھی کبھی ملکے نہین بیٹھتے ہین — ہم کہین بیٹھتے ہین آپ کہین بیٹھتے ہین

دیکھ ہم خاک نشینون کو وہ بولا کہ کہین — اور جاگہ نہین کیا یہ جو یہین بیٹھتے ہین

اُٹھتے بیٹھتے ہی ہین آنکھون کے تلے تارے سے — جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین

ہین ترسے دیکھتے ہین آنکھ اُٹھاکر کیا خاک — زانوے غم پہ دھرے سر کو غمین بیٹھتے ہین

دیکھیے منت سے مرا کوئی سمجھانا جرأت — اور اُس شوخ کا کہنا کہ نہین بیٹھتے ہین

چشم بد دور یار کی آنکھین | ہین قیامت بہار کی آنکھین | در سے تیرے جدا نہین ہوتین | اس ترے خاکسار کی آنکھین

دیکھ پینے کا مت کرو اخفا | نہین چھپتین خمار کی آنکھین | برچھیان سی گذر گئین دلسے | جو ہین اُس دو چار کی آنکھین

کیا کہون تجھ سی ایسی ہین جرأت | اُس مرے گلعذار کی آنکھین | جسکی آنکھون سے لگ نہین سکتین | ایک سے لے ہزار کی آنکھین

شکل دکھلائیے کہین تو ہمین | ذبح کر جائیے نہین تو ہمین | جسجگہ چین کا نہین ہے نام | ہمدم وہین ہے وطن تو ہمین

دمبدم دیکھ دیکھ روتا ہے | ارے ڈالے ہے ہمنشین تو ہمین | ایکدن ہونکہ گئی آجرأت | آہ یہ آہ آتشین تو ہمین

دیکھیو شوخی کہ زار و ناتوان پاکر ہمین — دور سے صورت دکھا جاتا ہے وہ آکر ہمین

دسترس جسکو نہین پر ہے ہوس پابوس کی — ڈالدے پاؤن پہ اُسکے کوئی لیجاکر ہمین

جن دنون دونون طرف سے لگ رہی تھی دلکی لاگ — دیکھ لیتا تھا وہ کیا الفت سے شرماکر ہمین

www.urduchannel.in

بات منہ سے اسکی محفل میں نکلتے دے دست
آہ اے بیتابیٔ دل [illegible] چھوا کے ہمیں [illegible]

وہ کسی جاگہ نظر آیا نہ ہمکو اور آہ
مار ڈالا دل کی بیتابی [illegible]

اسکے قدموں سے تو اے جرأت جدا ہوتی نہ ہم
کاش خادم جانتا اپنا وہ یا چاکر ہمیں

ذرا ہم اُس سے لگ چلنے کی سو سو ڈھب لگاتے ہین
رسائی کو جو نہین پاتے تو کیا کیا تلملاتے ہین

ملی رہتی ہین جو نظروں سے نظرین سو کہان اب تو
کبھی ہم اتفاقاً اک جھلک سی دیکھ پاتے ہین

خدا شاہد ہے دو ہین جان مین بس جان آتی ہے
کبھی صاحب جو آواز اپنی بندے کو سناتے ہین

مناسب گرچہ جانا بار بار اُس جا نہین جرأت
و لے کیا کیجیے بیتابی سے ہم لاچار جاتے ہین

دیکھ اے عیار تک میری بھی تو ہشیاریان
کرتے ہین تیرے لیے کس کس کی خاطرداریان

خواب مین بھی وہ نظر آتا نہین مدت ہوئی
جاگتے ہی جاگتے کٹتی ہین راتین ساریان

اس سرے کے ادہر مین غافل تو اے جرأت نہ بیٹھ
ہو رہی ہین چار سو جانے ہی کی تیاریان

برنگِ مہر ہی گردش ہے ہمکو سارے دن
جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن

رہے تھا ہمسے ہم آغوش جبکہ وہ پیارا
عجب مزے کی تھین راتین عجب تھے پیارے دن

شب وصال مین پروانہ سان تمام ہوئے
فراق یار کا دیکھا نہ ہم نے بارے دن

وصل کیونکہ مبدل ہون ہجر کے ایام
مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوئے سنوارے دن

لگایا غم یہ جوانی مین کیون میان جرأت
ابھی تو سیر تماشے کے تھے تمہارے دن

ضعف ایسا کہ چلین وان تو چلا جائے کہان
اور قلق یہ ہے کہ رہیے تو رہا جائے کہان

رفتگی سے دل بیتوڑکے یہ اندیشہ ہے
اب خدا جانے یہ جون پیکِ صبا جائے کہان

رو برو جسکے خموشی مین کلیجہ تھرّائے
حرف مطلب کہو پھر اُس سے کہا جائے کہان

دل ملے ہو دین تو پھر پاس نہ بیٹھے تو کیا
دور سے آنکھ لڑانے کا مزا جائے کہان

ماجرا اپنا عجب قصۂ جانکاہ ہے آہ
کہ بیان کیجیے رو رو تو سنا جائے کہان

یعنی جو جیتے بھی رہنے کا روادار نہین
رہین اک لحظہ گر اُس بن تو رہا جائے کہان

صورت نقش نگین صفحۂ بدنامی پر
جرأت اب بیٹھ گئے ہم تو اُٹھا جائے کہان

کب بیٹھتے ہین چین سے ایذا اُٹھائے بن
لگتا نہین ہے جی کہین لپکا لگائے بن

www.urduchannel.in

جب تک نہ بیقرار ہوں پڑتا نہیں قرار — آتا نہیں ہے چین ہیں تلملائے ہیں
بے آہ و نالہ منہ سے نکلتی نہیں ہے بات — حیران بیٹھے رہتے ہیں آنسو بہائے ہیں
زندان لگے ہے گھر جو کسی کے ہوں اسیر — آتے نہیں بخود کہیں ہم اُڑے جائے ہیں
دیوانہ گر نہوں تو پری رو نہ دیکھیں سیر — بگڑے ہے بات حال پریشان بنائے ہیں
جنبش نہ دست و پا میں ہو بے شورش جنون — افسردہ طبع رہتے ہیں دم ہو میں بچائے ہیں
انکار سیکڑوں ہوں اگر ہو نہ فکر عشق — وارستگی کہاں ہے کہیں جی پھنسائے ہیں
قاتل سے نہ گر ملے تو جرأت ہماری کیا — جوں گل شگفتہ ہوں نہ کوئی زخم کھائے ہیں

دیکھکر کل لیلی و مجنون کی وہ تصویر کو — اپنے تئیں دیکھے تھا گہ اور گاہ تجھ دلگیر کو
میں کہا دیکھے ہیں میں نے خواب میں ابروئے یار — دوستو مجھسے کہو اس خواب کی تعبیر کو
آہ اس مذکور کو سنتا تھا وہ قاتل کہیں — آن پہونچا سر پہ میرے کھینچ کر شمشیر کو
دل کے جی دینے کا جرأت تمکو بھی افسوس ہے — کی بہت تدبیر لیکن کیا کریں تقدیر کو

آہ اس شوخ ستمگر کی اودھر ہو کہ نہ ہو — گذرے ہم جی ہی سے اب اُسکا گذر ہو کہ نہ ہو
ہر دم اُسکی جو ملاقات میں ہو فرق تو آہ — حال ہر لحظہ مرا نوع دگر ہو کہ نہ ہو
پہونچے دن رات جسے صدمہ بیدردی یار — دل میں اُس شخص کے درد اُٹھے پھر ہو کہ نہ ہو
جرأت اب بیٹھ کے یوں حلقہ دریا پہ تنہا — پھر خدا جانے کہ اس رہ پہ گذر ہو کہ نہ ہو

گئے وہ دن سناتے تھے خوشی کی داستانوں کو — ہم اپنے مہربانوں کو تم اپنے رازدانوں کو
خداوندا مری اور اُسکی جن اشخاص نے ناحق — مٹا دی گرمی صحبت لگے آگ اُنکی جانوں کو
حیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھیں اُسکی نہیں ملتی — تو کیا کیا سوجھتی ہے دور کی ہم بدگمانوں کو
تصور ذبح کرتا ہے اب اُن مرغان بے بس کا — بجہت تنگ رہتے ہیں جو قفس میں آشیانوں کو
مقام گریہ ہے احوال اُس بیکس مسافر کا — پڑا ہے جس جو دیکھے آتے جاتے کاروانوں کو
یہ وحشت ہی کہ جرأت جب سر بازار نکلے ہے — دو دستہ بند کر لیتے ہیں بازاری دکانوں کو

حسن نظارہ کو نین نہ لوٹے وہ آنکھ — جو تہ گریبان بغم عشق ہو پھوٹے وہ آنکھ
جسکو سیر چمن حسن نہ ہو مد نظر — دست مژگان سے سدا سینہ کو کوٹے وہ آنکھ

www.urduchannel.in

دیکھتے دیکھتے اُس شوخ ستمگار کی راہ
گر گئی جان سفر دیدۂ بیدار کی راہ

جان بلب گو ہون پہ ہے موت مری تیرے ہاتھ
دیکھے ہے تیغ اجل بھی تری تلوار کی راہ

سُرخ پوش آج گیا قافلۂ اشک روان
کشور دل سے مرے دیدۂ خونبار کی راہ

پا کے تنہا چمن اُسکو یہ مانگون ہون دعا
کر دے اب بند الٰہی کوئی گلزار کی راہ

اتنا پیغام تو اب اُسکو سنا دے کوئی
آج مین دیکھون ہون جس یار جفاکار کی راہ

جلد آجاؤ کہ سب دیکھتے ہین راہ کچھ اور
او مین دیکھون ہون اک جلوۂ دیدار کی راہ

مسکراتا ہے عجب ناز سے شرما کے وہ شوخ
چاہ کی آنکھ سے دیکھون جو اُسے پیار کی راہ

ہند مین راہ سخن نکلی یہ جرأت ہو کہ بس
شعرائے صفہان تکتے ہین اشعار کی راہ

اللہ اللہ رے اُس پردہ نشین کا پردہ
آسمان کا ہے نہ جس سے نہ زمین کا پردہ

ضبط ہر چند کیا ہمنے ولے وقت وداع
کھل گیا اپنے دل صبر گزین کا پردہ

چادر ابر مین جیسے کہ چمک چاند کی ہو
لطف رکھتا ہے یہ اُس ماہ جبین کا پردہ

سچ تو یہ ہے کہ کب اغیار سے ملتا ہے ہمین یار
ایک ظاہر مین یہ رکھا ہے ہمین کا پردہ

کیجئے بیتابی اگر بعد فنا بھی جرأت
زلزلہ آئے ترق جائے زمین کا پردہ

اب دکھایا چاہتی ہے بیقراری اور کچھ
دمبدم ہونے لگی حالت ہماری اور کچھ

یہ نہ کہہ ہر دم کہ تو صدقے نہ جایا کر مرے
اسکے بدلے کہہ مجھے مین تیرے واری اور کچھ

دیکھو بزم غیر مین تم مت پیو مے ورنہ جان
کیفیت دکھلائیگی یہ بادہ خواری اور کچھ

مین تو حیران ہون کہ ہوگی کس طرح صحبت برار
خواہش اپنی اور کچھ مرضی تمھاری اور کچھ

عشق مین ہوتی ہے یون تبدیل ہیئت یا اللہ
وضع جرأت کی نظر آتی ہے ساری اور کچھ

کہا ہے مینے تجھے کب کہ غیر پاس نہ بیٹھ
خدا کے واسطے مجھ پاس تو اداس نہ بیٹھ

چل اپنے گھر کہ تجھے دیکھتے ہین بزم مین غیر
یہ آن بیٹھینگے سب تیرے آس پاس نہ بیٹھ

نہین ہے خوب دل اُس بدگمان سے اتنا ربط
کیا ہے اُس نے تجھے اور کچھ قیاس نہ بیٹھ

دل اُٹھا شتاب یہ باغ جہان وہ جا ہے کہ یان
گل امید سے آتی ہے بوئے یاس نہ بیٹھ

کچھ اُس سے درد دل اپنا بیان کر جرأت
شب وصال مین اتنا تو ہو اداس نہ بیٹھ

www.urduchannel.in

چھوڑا گلزار سے دور اور پر بلبل کترے
ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے

نقد دل کھو کے جو بیتابی الفت پائی
بس غنیمت ہے بڑی ہمنے یہ دولت پائی

تونے اس باغ مین دم بھر نکی مہلت پائی
اے صبا ہمنے تو اتنی بھی نہ فرصت پائی

سختیان درد محبت کی نہ پوچھو ہے ہے
جی ہی جانے ہے جو کچھ دل نے اذیت پائی

ایک تو پائی ہے نک سک کی درستی تونے
تسپہ مکھڑے نے ترے قہر شرارت پائی

سنکے بیمار جو آیا وہ عیادت کو تو ہائے
حال دل کہنے کی بھی ہمنے نہ طاقت پائی

جرأت انکار محبت تو عبث کرتا ہے
کہ سخن مین ترے اک چاشنی ہی حلاوت پائی

یہ وضع نئی تم نے اب اے یار نکالی
ابرو پہ نظر کرتے ہی تلوار نکالی

ٹھہرانے لگے وعدۂ وصل اس سے تو اسنے
ہر بات پہ سو طرح کی تکرار نکالی

نظارہ کا گر شوق نہین اس کو تو اسنے
کیون بام پہ کھڑکی سر بازار نکالی

ہر گام پہ ہو جائے ہے اک حشر سا برپا
یہ تمنے نئی چال کی رفتار نکالی

پڑھ تازہ مضامین کی جرأت غزل اک اور
یہ زور زمین تونے نئی یار نکالی

ظلمات کی اک راہ نمودار ..... نکالی
لے آئینہ مانگ اوس نے جو کیا نکالی

ابرو مین چڑھے بکھرے ہین بال بھری ہی نگاہ
سچ دیکھو یہ کیا اس نے دھوان دھار نکالی

پھانسین تو بہت سب نے نکالین پہ کسی نے
پھانس اپنے کلیجہ کی نہ زنہار نکالی

جب بند کین آنکھین تو کچھ یار سے ہم نرم
کیا راہ ملاقات کی ہموار نکالی

جو در پہ نکل آتے تھے جرأت انھون نے
دل لگتے ہی اب پردہ کی تکرار نکالی

یار واس در تک مجھے پھر خدا لیجائیے
گر مین اوٹھ سکتا نہین ہون تو اٹھا لیجائیے

ایک دل تھا سو تو اوسکو روز اول ہی دیا
اب مشوش ہین کہ اسکی نذر کیا لیجائیے

بو محبت کی نسیم آہ سے کھلتی ہے وان
گرچہ سو پردون مین جون غنچہ چھپا لیجائیے

اسکی دزدیدہ نگہ دیکھے آئے ہے دل مین یہ بات
ہائے کیا شے ہے اسے کیونکر چرا لیجائیے

یون تو لیجائے سے وہان تیری دلا بگڑیگی بات
ہان مگر شکل اور کچھ تیری بنا لیجائیے

روز خوبان جہان آتے ہین اس پاس سیلیے
یعنی جو ہین دلبری کے ڈھب اوڑا لیجائیے

www.urduchannel.in

سن لو ذرا دان معانی اور جرأت کی غزل
ذوق سے مضمون پھر اسکے چرا لیجائیے

جیتے جی دل کو نہ صاحب نے کہا لیجائیے
جب ہوا مردہ تو کہتے ہو اوٹھا لیجائیے

اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہے وہ چتون شریر
آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اڑا لیجائیے

صاف بیگانہ نظر آنے لگے ہے وہ ہمین
وان جب اپنا سمجھکر آشنا لیجائیے

ہائے دل وہ شے ہے جسکو دیجئے سو یون کہے
کب ہے درکار ایسی جنس ناروا لیجائیے

منہ ہی منہ مین کہتے ہین جرأت ہاتھ آتا نہین کچھ
ہائے لب سے لب ملا کیونکر مزا لیجائیے

سنا ہے وہ خدا ناکردہ ہے بیمار کیا کیجے
عیادت کو بھی جانا ہے ہمین دشوار کیا کیجے

خیال اسکے جو بیخوابی کا گذرے ہے تو ہم شبکو
لگائے چھت سے آنکھین رہتے ہین بیدار کیا کیجے

طبیبون پاس جانا اسکا ہم جب روز سنتے ہین
تو جا کر بیٹھ رہتے ہین سر بازار کیا کیجے

کسی کو بھیج بھی سکتے نہین احوال پرسی کو
مگر یہ چپکے چپکے کہتے ہین ہر بار کیا کیجے

کف افسوس ملتے ہین کہ جرأت ہم نہین سمجھے
نہین تلوے تو سہلاتے گھڑی دو چار کیا کیجے

بھول گئے تم جن روزون ہم گھر مین بلائے جاتے تھے
ہوتے تھے کیا کیا کچھ چرچے عیش منائے جاتے تھے

غمخواری دلداری تھی اور صحبت لطیفہ ہر باری
ہو کے خفی ہونٹون سے پھر مونھ ملائے جاتے تھے

کیا کیا کچھ تھی خاطرداری کیا کیا پیار کی باتین تھین
کس کس ڈھب سے چاہ جتا کر ربط بڑھائے جاتے تھے

کیا کیا تمکو سوجھتی تھین اور کیا کیا ہمکو سوجھتی تھین
ڈھب ملنے کے جب آپس مین کچھ ٹھہرائے جاتے تھے

کرتے تھے تم اونکی خوشامد جو تھے ہمارے محرم راز
ہر ہر بات پہ کیا کیا اُن کے ناز اٹھائے جاتے تھے

وصل کی شب ہوتی تھی جب صبح تو دل سے کھینچکر آہ
ہم کہتے تھے گھر جاتے ہین تم گھبرائے جاتے تھے

ملتے ہین ہم ہاتھ اب اپنی یاد وہ دن تھے کیون پیارے
اپنے ہاتھون مل مل ہمکو عطر لگائے جاتے تھے

پیتے ہین اب خون جگر ہم یاد وہ مے گلرنگ آہ
اپنے سر کی دیکے قسمین جام پلائے جاتے تھے

ننگ ہے یا انجام ہے ایسا جہان لکھا ہو تو لو
یا پڑھنے کی جرأت ہی کے شعر لکھائے جاتے تھے

زبسکہ ضبط محبت نہین چھپتا ہم سے
کہے ہے رازِ دل اپنا وہ برملا ہم سے

مریض عشق ہین ہم جسکے کیا تماشا ہے
کہ اپنے درد کی پوچھے ہے وہ دوا ہم سے

غضب ہے جسکے لئے ہم جہان سے پھر بیٹھے
سو یون کہے ہے وہ نادان دلربا ہم سے

www.urduchannel.in

مدام مشغلہ گریہ جسکے غم مین ہے — کہے ہے رو رو دکے اپنا وہ ماجرا ہم سے
شعوردار ہو تم تو بڑے بتاؤ تو — یہ کیا سبب ہے کہ دل اُسکا پھر گیا ہمسے
کبھی دکھائے ہے فال اور کبھی زراہ شگون — کہے ہے دیکھو تو ہوگا وہ آشنا ہم سے
سمایا اوس کے یہ جب دل مین سوچ ہے جرأت — کہ کیونکہ ہوگا وہ پھر آشنا بھلا ہم سے

حیرت افزا حسن جو اپنا تو دکھایا آپ نے — اک مرقع بزم خوبان کا بنایا آپ نے
پاس بٹھلائے مخل اور آپ ہو بیٹھے خفا — آہ روز وصل بھی کیا کیا ستایا آپ نے
بل بے شوخی بن سنور کر اپنے گھر سے جب کہین — تم لگے جلنے ہمین تب یان بلایا آپ نے
گر کہین ہم لیکے دل تم جان کے خواہان ہوئے — جی ملا کر خاک مین ہمکو ملایا آپ نے
تو بدن جنبش مین لا کر کہتے ہین کس ناز سے — ہم تو ہین ایسے ہی پھر کیون دل لگایا آپنے
جو تمھارے حسب حال اشعار ہون پڑھیے وہ اب — ریختہ یہ کیا میان جرأت سنایا آپ نے

پہلے تو از راہ الفت گھر بلایا آپ نے — پھر گیا جب دل تو پھر در پھرایا آپ نے
یا ہمارے ملنے والون کی تھین رہتی تھی یاد — یا ہماری یاد کو دل سے بھلایا آپ نے
یا بہر عالم ہماری خورمی منظور تھی — یا رو لا کر ہم پہ عالم کو ہنسایا آپ نے
یعنی پہلے بے تکلف پاس بٹھلایا اور آہ — لگ گیا جب دل تو اک پردہ لگایا آپنے
یا تو بن بن اپنا عالم ہمکو دکھلاتے تھے آپ — یا بگڑ کر اور ہی عالم دکھایا آپ نے
یا ہمارا دھیان رہتا تھا تمھارے جت چڑھا — یا ہمین اب اپنی نظرون سے گرایا آپ نے
یا ہمارے پاس پہرون بیٹھتے تھے آکے آپ — یا برنجش پاس سے ہمکو اٹھایا آپ نے
یا ترقی پر تمھارا دمبدم اخلاص تھا — یا گھٹا کر ربط اب بالکل گھٹایا آپنے
ہائے یہ روداد کس کے روبرو کیجے بیان — چار دن مین جو تماشا سا دکھایا آپ نے
چھوڑ بیٹھے تب ملاقات آپ بھی جرأت ہائے — جبکہ ملنا سارے عالم کا چھوڑایا آپنے

ہمین دیکھے سے وہ جیتا تھا اور ہم اسپہ مرتے تھے — یہی راتین تھین وہ باتین تھین وہ دن کیا گذرتے تھے
وہ سوز دل ہی بھڑکاتا تھا اشک سرخ آنکھون مین — اگر ہم جی کی جھینپی سے آہ سرد بھرتے تھے
بیان ہم وصل ہی کرتے جو درد ہجر سے مرتا — تو وہ کہتا خدا شاہد ہے اسکا ہم بھی مرتے تھے

www.urduchannel.in

بن دیکھے اوسکے گھر کو پھر آئے تو کیا کہین
کیا مضطرب اودہر کے اودہر ہم پھرا کئے

میکشی کا شغل تھا جیسا میسر یار سے
خون کی آتی ہے بو اب وان در و دیوار سے

گہہ جنون عشق سے پھرتے ہین گھبرائے ہوئے
گاہ تکتے چار سو رہ جاتے ہین لاچار سے

گر کہون مین جان بلب ہون خواہش بوس مین
تو کہے چتون مین وہ مجھکو مری بیزار سے

چشم سے طوفان اشک اُٹھتا ہے جب آتا ہے یاد
وہ بٹھانا اُسکا اور آنکھین ملانا پیار سے

عاشقی مین ہی امید زندگی جرأت عبث
کوئی بھی جانبر ہوا ہے آہ اِس آزار سے

شب خواب مین اُس شوخ کی آنکھو نپہ قدم تھے
پھر آنکھ جو کھل گئی تو عجب سوچ مین ہم تھے

کیا تمنے جوانی مین یہ سیکھین ہین ادائین
کچھ تم تو لڑکپن مین بھی ایجان ستم تھے

تا روز شمار اُسکا نہو مجھ سے شمار آہ
مت پوچھ شب ہجر مین جو مجھپہ الم تھے

صد شکر کہ بے فکر ہوا مرکے مین جرأت
تھی زندگی جبتک تو ہزارون مجھے غم تھے

کہانتک اپنے منہ سے خاک کوئی یار کو ملے
کبھی تو یارب ان ہاتھون سے اُس رخسار کو ملے

لکھین ہین یہ تمنائے قدمبوسی مین کچھ باتین
ذرا پاؤن تلے اِس دفتر اشعار کو ملے

کہان اب وہ کہ جو بو گھر مین بھی اُس گل کے آنیسے
ہزار اب عطر فتنہ کا در و دیوار پر ملے

جو ٹک بھی دست قدرت پائے مہندی کے لگانے پر
تو پردے مین حنا کے کیا کف دلدار کو ملے

ہم آغوشی میسر گر ہمین ہو جائے جرأت
تو کیا کیا کچھ گلے سے پھر لگا کر یار کو ملے

وہ غصہ مین جو کچھ کچھ کھینچ کر شمشیر بولے ہے
یہ میرے قتل ہونیکو مری تقدیر بولے ہے

دوانہ ہون ولیکن بلبل تصویر ہون گویا
نہ غل میری زبان پر ہے نہ کچھ زنجیر بولے ہے

ڈرے ہے انجمن مین اپنی رسوائی کے خطرہ سے
وہ کیا کیا دیکھ میرا رنگ رو تغییر بولے ہے

فغان سنکر جو دے ہے گالیان وُہ مین سمجھتا ہون
یہ میری آہ بے تاثیر کی تاثیر بولے ہے

وہ جب کرتا ہے باتین مجھسے مین حیران رہتا ہون
کہ گویا خوبصورت منہ سے ایک تصویر بولے ہے

صبا گلشن مین جو آئی خزان کی کیا خبر لائی
کوئی پوچھے تو بلبل آج کیون دلگیر بولے ہے

کرون کچھ اُس سمی مین باتین تو کیا جھنجھلا کے کہتا ہے
یہ میرے روبرو کیون واجب التعزیر بولے ہے

تماشا ہے کہ میرے حق مین بیٹھے بیٹھے وہ کچھ کچھ
بنا غصہ کی سی آواز بے تقصیر بولے ہے

www.urduchannel.in

پڑا ہے کچھ عجب صورت سے تجھ بن جرأت اٹھگین ۔ دکھو ہے ہو ذرا آنکھین وہ دلگیر ہو بیٹھے

گو دنیکا تارا براب افلاک سے باندھے ۔ پر شرط نہ اس دیدۂ غمناک سے باندھے
دعوی نہ کرے برق کبھی اپنی ترٹپ کا ۔ گر باؤن تری توسن چالاک سے باندھے
جرأت کہون کیا آہ مین وہ صید زبون ہون ۔ کر ذبح نہ جسکو کوئی فتراک سے باندھے

چاہ کا اب سکے کیا منہ لیکے مین دعویٰ کرون ۔ جسپہ دل میرے طرح سے سو طرحدار ونکا ہے
ای طبیب اب کیا کہون بیماری دل کا بیان ۔ ایک یہ آزار مجھکو لاکھ آزارون کا ہے
درد دل سوز جگر شیرین لبون سے دفع ہو ۔ لیجیو مجھکو وہین درمان ان آزارون کا ہے
کیا بچارے سرنگون بیٹھے ہین اسکی بزم مین ۔ فرقۂ عشاق بھی فرقہ گنہگارون کا ہے
جس جگہ رہتے ہین جرأت ہم مریض چشم یار ۔ وہ محلہ شہر مین مشہور بیمارونکا ہے

بسکہ گلچین بھے سدا عشق کے ہم بستانکے ۔ ہونے نوکر بھی تو نواب محبت خان سے کے

وعدہ پہ تیرے کوئی سے شام سے سحر تک ۔ آہین بھرا کیا ہے گھڑیان گنا کیا ہے
لڑنے سے اسکے دل سے کرتا ہون یون تسلی ۔ آپس مین ایسا جھگڑا اکثر ہوا کیا ہے

برنگ شمع گر آتش ہر استخوان پر ہے ۔ جو کچھ ہے جی مین ہمارے وہی زبان پر ہے
گیا یہ بام پہ کون اب کہ صحن مین کوئی ۔ کھڑا ہے اور کوئی بیتاب نردبان پر ہے
یہ دور حسن مین تیرے کہین ہین اہل جہان ۔ جو کچھ ہے آج زمین پر کب آسمان پر ہے
جو گھر بلا کے کیا اسنے حال جرأت کا ۔ روا کہین بھی یہ بیداد میہمان پر ہے

چین سے پھر کیونکہ ہان جیتا ہون کتنے سو رہیے ۔ دل تو چاہے ہے کہ خوب اُس سے لپٹ کے سوئیے
یاد آتا ہے یہ کہنا جب تو اڑ جاتی ہے نیند ۔ اپنی ہٹ تو دکھ چکے لو اب تو ہٹ کے سوئیے
ایک شب ساتھ اسکے گر سونا میسر ہو تو ہائے ۔ شام سے لے تا سحر کیا کیا چمٹ کے سوئیے
وصل کی شب نیند ہی گر تمکو آتی ہے تو جان ۔ لو ذرا منہ سے دوپٹہ کو الٹ کے سوئیے
تم جو کہتے ہو نہ جرأت سوئینگے ہم تیرے ساتھ ۔ تو زبان بہر خدا اب یہ پلٹ کے سوئیے

جسدن سے کہ تم پاس نہین جان ہمارے ۔ نہ ہوش ٹھکانے ہین نہ اوسان ہمارے
قاصد جو گئے تھے سو گئے راہ مین مارے ۔ خط پہونچے نہ وان تک کسی عنوان ہمارے

www.urduchannel.in

تم وعدہ پہ خوب آئے کہ شب صبح تلک جان
دروازے کی آہٹ پہ رہے کان ہمارے

یاد آیا نہ اور جان چلی تن سے تو یارو
کیا قبر میں نکلیں گے اب ارمان ہمارے

اب جیسیں ہی پر درد غزل کہیے وہ جرأت
جس سے کہ سخندان ہوں ثناخوان ہمارے

قاتل جو مزیدار ہو تم جان ہمارے
سب زخم بدن پر ہیں نمکدان ہمارے

کچھ لطف محبت نہیں بلبل کی فغان پر
اے گل ترے ہنسنے سے کھلے کان ہمارے

حسرت ہی رہی دلمیں ولیکن نہ رہا وہ
اک آن بھی گھر آن کے مہمان ہمارے

منظوم جو حال دل گم گشتہ کیا آہ
گم ہو گئے جرأت کئی دیوان ہمارے

دیار عشق کے ہمنے مکان اجاڑے لیے
یہ جوکھوں سر پہ اٹھائی فقط تمہارے لیے

جو شب کو بزم میں چشمک زنی تھی غیروں سے
سو چھپ کے ہمنے بھی وہ دیکھ سب اشارے لیے

نہ پوچھو مجھسے کہ سارے بدن کا تھا کیا حال
ذرہ جو ہاتھوں ہاتھ اسکے پیارے سب پیارے لیے

کہیں ہیں دیکھ کے اس رخ پہ داغ چیچک لوگ
طلسم دیکھو کہ ہے منہ پہ ماہ تارے لیے

بشکل گوہر دریا ہوئی ہیں جرأت خلق
سخن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لیے

جو خواہش اس سے آنکھیں ملیں کرون نظر ملانیکی
تو کہتے ہیں بنائی تو نے کیوں صورت دوانیکی

دلا جوں شمع ہے یہ بات آفت سر پہ لانے کی
کہ اس بزم جہاں میں جا نہیں ہے سر اٹھانے کی

گئے ہو جب سے تم یہاں سے نہیں شدبدہ ہمیں پیارے
نہ جینے کی نہ مرنے کی نہ آنیکی نہ جانے کی

وہی لیل و نہار اور ہے زمین اور آسمان وہی
پر اس بن ہو گئی کچھ اور ہے صورت زمانے کی

خوشا حال اونکا جو خمخانہ ہستی میں رکھتے ہیں
برنگ شیشہ مے کیفیت آنسو بہانے کی

کہ شکل زخم ہم آفت رسیدوں کی یہ صورت ہے
نہ رونیکا مزا ہے کچھ نہ لذت مسکرانے کی

یہ جی میں ہے کہ جرأت اک غزل ویسی ہی اب پڑھیے
کہ جسمیں بات نکلے شوخ کے شوخی جتانے کی

دم آخر نہ پوچھو وضع اس بدظن کے آنے کی
کہ وقت نزع آ کہنے لگا خوبی بہانے کی

برا لگتا ہے کیوں آ بیٹھنا میرا میں حیراں ہوں
بھلا خو تمنے کیوں ڈالی تھی پاس اپنے بٹھانیکی

دل وحشی کو خواہش ہے تمہارے در پہ آنیکی
دوانا ہے ولیکن بات کہتا ہے ٹھکانیکی

جو درپردہ کہوں میں تیرے قرباں ہوں تو وہ قاتل
کہانی کہنے لگتا ہے کسی کے مارے جانیکی

www.urduchannel.in

یہان جا بیٹھے ہو دل نہین لگتا میان جرأت   کہو اب تو اٹھائی کیفیت کچھ دل لگانے کی

کب تک کرے غم دل کو مرے آنکے ٹکڑے   لگجا مری چھاتی سے تو او جان کے ٹکڑے
آخر دل گم گشتہ کے سب ڈھونڈھ نکالے   کوچے کی ترے خاک کو مین چھانکے ٹکڑے
نوبت جو مرے قتل کی آئی تو وہ بولا   ایسے کو کرے کسکی بلا آن کے ٹکڑے
خوبون پہ کرون کیونکہ دل اپنا نہ تصدق   یہ چاند کے ٹکڑے ہین پری جان کے ٹکڑے
گر نظم نہ حال دل صد چاک تو لکھیو   ہوجاوینگے جرأت ترے دیوان کے ٹکڑے

سو خرابی سے جو ہم یار کے در تک پہونچے   وہ سنی بات کہ پھر جیتے نہ گھر تک پہونچے
خوف آتا ہے یہی ذکر سے اُس قاتل کے   کہ نہ بات تو نہین سخن تیغ و سپر تک پہونچے
آشیان بلبل بیکس کا ہے جسپر کیون تیغ   جو ہو صدمہ سو اسی شاخ شجر تک پہونچے
کیا بیان کیجیے جرأت کے نہ آنے کا سبب   کوئی بیتاب نہ کیونکر ترے در تک پہونچے
ہے یہ حال اُسکا کہ بستر پہ ادھر سے جو اُدھر   شام سے قصد کرے وہ تو سحر تک پہونچے

یون وہ آنکھون مین کھٹکے ہے جبکہ روتا ہے کوئی   پھوٹ پھوٹ آشنا نہ رو بدنام ہوتا ہے کوئی
اُسکے مژگان کا تصور کیونکہ باندھون کیا کرون   برچھیان سی دونون آنکھون مین گڑوتا ہے کوئی
جس نے ذکر اوسکا سنا مجھسے تو یون رو کر کہا   ایسی جا عاشق ارے کمبخت ہوتا ہے کوئی
اُسکے ہمسایہ جو ہون تو اڑ گیا آنکھون سے خواب   ہے خیال اب یہ پس دیوار سوتا ہے کوئی
جرأت گریہ کنان کا اندنون ہے یہ رنگ   پوچھے ہے آنسو کوئی دامن کو دھوتا ہے کوئی

مین جان بلب ہون شتابی سے اُسکو لاؤ کوئی   خدا کے واسطے یارو مجھے جلاؤ کوئی
اوٹھائے بیٹھا ہون جس بن مین زندگی سے ہاتھ   کسی طرح اُسے مجھ پاس لا بٹھاؤ کوئی
بغیر اُسکے پڑا ہے خراب کشور دل   ثواب ہوگا یہ اُجڑا نگر بساؤ کوئی
فقط مین اُس کی کہون سادگی کا کیا عالم   لگے نہ لاکھ طرح سے جسے بناؤ کوئی
نہین ہے مجھ مین تو جرأت کہ جاؤن اُن پاس   مگر جو ملنے ہو تدبیر تو بتاؤ کوئی

بیکلی ایسی گیا ہے سونپ وہ گلرو مجھے   کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھے
ابتلک تو بات مین لغزش نہین آئی مرے   کیون کیا چاہے ہے رسوا بیقراری تو مجھے

www.urduchannel.in

زخم ایک شمشیر کا سا دل پہ لگجاتا ہے آہ
یاد آجاتی ہے جب وہ جنبش ابرو مجھے

ہمنے سو بار کہا جن کے بلانے کے لیے
سو وہ اب سوچتے ہین اپنے ستانے کیلیے

جب قریب آ کے وہ بیٹھے ہے تو ہم کس شکل
لوٹنے لگتے ہین ٹک ہاتھ لگانے کے لیے

ہدف ناوک مژگان مرے دل کو کرکے
وہ نگہہ ڈھونڈھے ہے کچھ اور نشانے کے لیے

ہوکے رخصت اُسے دیکھون ہون بحسرت پھر پھر
اتنی خاطر کہ کہے اب بھی پھر آنے کے لیے

گر کہون غیر محقین کرتے ہین رسوا تو کہے
تم بھی آفت ہو کوئی بات بنانے کے لیے

دیکھے جی عشق مین ہم چھوڑ چلے آہ جرأت
ایک افسانہ پر درد زمانے کے لیے

ابتو ہر ہر بات پر آزردگی آنے لگی
میری بیتابی جو اُس بیدرد کو بھانے لگی

یہ نہ کہہ یاد آئی کس کی جو کلیجہ پر مرے
سانس کے لینے مین اک برچھی سے لگجانے لگی

جی کے لگجانے کا کچھ پایا دلا تو نے مزہ
ہم نہ کہتے تھے بری ہوتی ہے دیوانے لگی

سوزش پروانہ ہوتی اس طرح کس سے بیان
جو خموشی مین زبان شمع بتلانے لگی

بیقراری سے لگا کیا جرأت اُٹھنے بیٹھنے
وہ نشست روز و شب اُسکو جو یاد آنے لگی

آنکھ اپنی روتے روتے نہ شب تا سحر لگی
کیا جانے وصل یار مین کس کی نظر لگی

اپنے تئین بھی بھول گئے ہین ہم اندنون
اک تیری یاد رہتی ہے اسے عشوہ گر لگی

وہ جس طرف سے آن نکلتا تھا گاہ گاہ
رہتی ہے اپنی آنکھ اُدھر بیشتر لگی

تھا وصل جن دنون مین تو سکتے تھے دلمین ہم
صحبت ہمارے چرخ کو بھی خوش نظر لگی

سو خواب مین بھی اب نظر آتے نہین وہ عیش
افسوس ہے ہماری ہی ہمسکو نظر لگی

آزردہ پھر پھر آنے سے جرأت کے تو نہو
ہوتی بری ہے اسے بت بیداد گر لگی

ہجر مین مضطرب سے ہو ہو کے
چار سو دیکھتا ہون رو رو کے
دیکھین کیا آنکھ کھولکر اس بن
رات دن کاٹتے ہین سو سو کے

ناصحا اسکو چھوڑ دین کیونکر
جسکو پایا ہے جان کھو کھو کے
گو بلائے نہ ہمکو وہ جرأت
جاگتے ہین بیقرار ہو ہو کے

از خود نہین کچھ اشک مین آنکھون سے نکالے
یہ بحر محبت کے بہا کرتے ہین نالے

قشقہ جو وہ کھینچے تو کھینچی جائے اُدھر جان
اور چھوڑ دے زلفون کو تو بس مار ہی ڈالے

بیہوش سا محفل مین مجھے دیکھ وہ کیا کیا
ڈرتا ہے کہ ایسا نہو کچھ منہ سے نکالے

www.urduchannel.in

دو چار قدم فرش پہ گل کے جو پھرا کل — سو ناز و کرشمہ سے وہ دامن کو سنبھالے
اللہ ری نزاکت کہ وہیں آتش گل کی — گرمی سے پڑے پاؤں میں اُسکے کئی چھالے
اُس بزم میں جرأت اُسے جب دیکھے ہو بیٹھا — کہتا ہو جو کوئی کہ خدایا تو اوٹھا لے

بیقراری سے ہم اُس بزم میں کیوں ہائے گئے — ٹک نہ واں بیٹھنے پائے تھے کہ اٹھوائے گئے
یا تو قُل مل رہے تھے یا نہ ملی آنکھ بھی آہ — گرچہ سو ڈھب سے ہم آج اُسکے حضور آئے گئے
بے اجل ہمکو تو مارے ہے اسی بات کا سوچ — ربط و اخلاص کدھر اُسکے وہ سب ہائے گئے
نہ وفاداری سے دربار کا چھوڑا جرأت — گرچہ سو بار ہم اُس گھر سے نکلوائے گئے

دی تصور نے کسی کے وہ بینائی مجھے — بند آنکھوں پہ بھی وہ دیتا ہے دکھلائی مجھے
گھر میں کیا بیٹھا ہے ظالم آ تماشا تو بھی دیکھ — کھینچ لائی ہے سر بازار رسوائی مجھے
دیکھے کیا کیا داغ حسرت مجھکو تڑپاتا ہے آہ — جب سے سمجھا ہے وہ شوخ اپنا تمنائی مجھے
کچھ نظر آتا نہیں یہ محو حیرانی ہوں میں — جب سے اک تصویر سی صورت نظر آئی مجھے
دیکھوں جرأت اسکو تو کہتا ہے یہ منہ پھیر کے — کن بری آنکھوں سے دیکھے ہے یہ سودائی مجھے

یہ تو میں کیونکر کہوں کچھ نہیں بھاتا ہے تجھے — کچھ تو بھایا ہے کہ اب کچھ نہیں بھاتا ہے مجھے
صحبت اب یاد میں اور مجھ میں ہے جوں شعلہ و خس — جوں جوں میں اوسکو بڑھاؤں وہ گھٹاتا ہے مجھے
زخم تازہ کی طرح چرخ کہن اے جرأت — ٹک ہنساتا ہے تو پھر خوب رلاتا ہے مجھے

یوں در سے ترے اٹھتے ہی ہم یار گر پڑے — جوں مست سے کوئی دم رفتار گر پڑے
روٹھے پہ اُس نے جب نہ منایا تو آپ ہی — ہم جاکے اُسکے پاؤں پہ لاچار گر پڑے
حقا کہ تو وہ جنس ہے بازار حسن میں — بے اختیار جسپہ خریدار گر پڑے
یہ حال دل کیا نگہ یار نے اب آہ — بجلی کسی پہ جیسے کہ یکبار گر پڑے
نکلا تھا اور کچھ دم رخصت زبان سے پر — یکبار اشک چشم سے دو چار گر پڑے
جرأت کہاں جو دیکھتے در پر اُسے کہ ہم — آواز سنتے ہی پس دیوار گر پڑے

سچ ہے کب خاطر میں تو الفت ہماری لائے ہے — پر ہمیں مجبوریاں بے اختیاری لائے ہے
وہ ہیں بس گھر سے ہمیں بھی بیقراری لائے ہے — اُسکے دروازہ پہ جب کوئی سواری لائے ہے

شکل برق اکدم ٹھہرتا ہی نہین وہ شوخ آہ — لاکھ نسبت سے کوئی گر ایک باری لائے ہے
اپنے بیگانون سے کچھ مجھکو خبر رہتی نہین — جب فراموشی کسی کی یادگاری لائی ہے
لیکے رہ جاتا ہے منہ اپنا سا جب منہ پر کوئی — بات اوسکی بزم مین کچھ پچھ ہماری لائے ہے
جبکہ دل ہوتا ہے بے دیکھے تمھارے بیقرار — سر پہ اپنے سو خرابی لاکھ باری لائے ہے
وہ تو رکھتا ہے یہ جرأت کیا کرے مجبور ہے — لب پہ حرف مدعا بے اختیاری لائے ہے

جو کہ یان مست مے عشق بتان رہتا ہے — اسی عالم مین خدا جانے کہان رہتا ہے
اسکے آنے کی جو سنتا ہون تو بس کیا کہون آہ — جبتلک آئے وہ کیا کیا خفقان رہتا ہے
بیقراری کہون کیا دل کی نہ پوچھو یارو — ایک زخمی ہے کہ پہلو مین طپان رہتا ہے
دیکھ رستے مین اسے پوچھے ہے ایک ایک سے دل — کیون جی کس کوچہ مین یہ آفت جان رہتا ہے
گرچہ مدت مین گیا پاس مین اسکے تو بھی — نہ کہا اسنے کہ جرأت تو کہان رہتا ہے

درد و غم کا نہ رہا نام ترے آنے سے — دل کو کیا آگیا آرام ترے آنے سے
شکر صد شکر کہ لبریز ہوا اے ساقی — مے عشرت سے مرا جام ترے آنے سے
سحر عید تجلی جس سے ہوا ہے مہ لقا — وصل کی پھولی ہے یہ شام ترے آنے سے
شکر اللہ کہ چلے آتے ہین ہر دم ہم کو — راحت و عیش کے پیغام ترے آنے سے
غم فرقت نے تو مارا ہی تھا جرأت کو مگر — بچ گیا شوخ دلارام ترے آنے سے

دیکھ دل جان بھی دیے ہی بنے اسکے آگے نکلے دل بیمار تو وہ آرام جان ہے اے کافر	اب وہ جو چپکے کیے ہی بنے جس طرح ہو سکے جئے ہی بنے کہ گلے سے لگا لیے ہی بنے اس سے بگڑی ہے بے طرح جرأت	دیکھ رہتے ہین اسکو حیرت سے غنچہ سان اس خموش رہتے ہے رہون جیسا کہین یہ بیٹھا ہے فکر اب اسکا کچھ کیے ہی بنے	ایسی آنکھون کو تو سیے ہی بنے آپ اپنا لہو پیے ہی بنے اسکو یان سے اٹھا دیے ہی بنے
جی جلاوے وہ جس سے لاگ لگے تیز رو اسقدر ہے توسن عمر سنکے جرأت کا وہ ترانہ غم	غرض اس عاشقی کو آگ لگے ہاتھ جسکی کبھی نہ باگ لگے بولا خوش کسکو ایسا راگ لگے	پاؤن پر ہاتھ مین کھا تو کہا دل ہی اب مجھ سے دو رہا گئے ہے مجھکو رسوائے خلق کرتا ہے	کچھ بہت کرنے تم سہاگ لگے اس سے ملکر اسے بھی بھاگ لگے اے ترے چاہنے کو آگ لگے

کل جو بیٹھا پاس مین یکجا ترے ہمنام کے — رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجہ تھام کے

www.urduchannel.in

ہے وہ جس گھر میں تصور باندھکر جاتے ہیں ہم
صدقے اُس صحن و در و دیوار و سقف و بام کے
اپنے مُنہ سے کس فریبے لیتی ہو تم اپنا نام
لیجو پھر اکبار میں صدقے گیا اِس نام کے
جو کرو گے ظلم تم ہم سب سہینگے کیا کریں
تم بنے اُس کام کے اور ہم بنے اِس کام کے
پختہ مغزان جنوں میں آپکو کہتا ہے تو
ہم تو دیوانے ہیں جرأت اِس خیال خام کے

آج جو منھ سے مرے نکلے ہے سو بات نئی
یہ ہوئی ہوش ربا کس سے ملاقات نئی
گھر بلا داغ کہن پر مرے داغ اور دیے
سوچیو بہر خدا ہے یہ مدارات نئی
داغ دل چمکے ہے جوں ماہ شب ہجراں میں
تو نے دکھلائی یہ اے چرخ کہن رات نئی
کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی بکنا کبھی چپ
آج کل اور دنوں سے ہے کچھ اوقات نئی
کہنہ مشتاق ہیں اور تازہ گرفتار ہے آہ
اسلیے سوجھے ہے جرأت کے تئیں بات نئی

کیا کیا وہ خفا مجھسے ہوا گھر سے نکل کے
جب میں نے پکارا اُسے آواز بدل کے
یاں بادہ کشی میں ہو مصروف نہ کر دیر
واں جام ہے لبریز مبادا کہیں چھلکے
اُس شوخ سے پوچھی جو خبر دل کی تو اُسنے
اک غنچۂ دل پھینکدیا ہاتھ سے مل کے
لیچلیے اگر کوچۂ دلبر سے اُٹھا کر
سو جا پہ گرے ہے دل بیتاب مچل کے
اب میرے تو آنے کی منادی نہیں کرتا
پر آپ وہ جا بیٹھے ہے گھر سے کہیں ٹل کے
دم ہونٹوں پہ بیمار محبت کا ہے تیرے
اے مست مئے ناز ذرا دیکھ تو چل کے
آجائے ہے جرأت کو جو کچھ یاد تو ہیہات
کیا رونے لگے ہے کف افسوس کو مل کے

تری گر سیاں جو رقیب ہیں مجھے لوگ آ کے سنا گئے
تو سلگ رہا تھا جو دل مرا اُسے اور آگ لگا گئے
غم ہجر سے ہوں میں نوحہ گر نہیں چین شام سے تا سحر
مرے پاس بیٹھے جو آنکر تو عجب ہی لطف اُٹھا گئے
نہ کوئی ہے دوست نہ مہرباں نہ شفیق ہے نہ رفیق یاں
کریں کس سے ہم غم دل بیاں جو سخن کے تھے شنوا گئے
یہی جنکی ہمسے تھی گفتگو کہ جدائی تم سے نہ ہو کبھو
جو گئے تو ایسے کہ وہ ہمیں بھی نہ شکل اپنی دکھا گئے
کہوں کم نصیبی میں اپنی کیا کہ جنھوں کے قدموں سے جا لگا
تو وہ لوگ صورت نقش پا مجھے خاک ہی میں ملا گئے
رہی تن میں تاب و تواں کہاں جو کروں میں لب سے ادا بیاں
یہ بگڑ کے مجھسے تم اے میاں مری شکل کیسی بنا گئے
مجھے جرأت اب نہیں کچھ خبر گئے عقل و ہوش و خرد کدھر
یہ مرے پیامبر آنکر مجھے کیا پیام سنا گئے

www.urduchannel.in

آنکھیں لڑا کے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے / کس کس ادا سے اُس نے دلکو لبھا لیا ہے
رنگ حنا جو تیرے ہاتھوں سے اڑ چلا ہے / یہ رنگ رو کا میرے نقشہ اُڑا لیا ہے
ظاہر میں گو نہ بولے وہ شوخ لیک ہمسے / خوباں کی انجمن میں یہ آزما لیا ہے
آزردگی ہے ناحق اور بے سبب ہی رنجش / دل دے کے ہمنے اُسکا کیا جانے کیا لیا ہے
غصہ ہوا اٹھ گیا ہے بس وہ ہیں جب کہ ہمنے / الفت سے پاس مجھکو اپنے بٹھا لیا ہے
بیٹھے ہیں آکے جرأت تب در پہ یار کے ہم / جب سب طرف سے دلکو ہمنے اٹھا لیا ہے

جوش گل چاک قفس سے دمبدم دیکھا کیے / سب نے یاں لوٹیں بہاریں اور ہم دیکھا کیے
جب تلک دیکھا نہ تجھکو تب تلک اے آرام جاں / کیا کہیں ہم تجھکو کیا کیا درد و غم دیکھا کیے
خون دل جاری رہا آنکھوں سے تجھ بن تا کہیں / بلبل و گل کی جو ہم صحبت ہم دیکھا کیے
صبح سے روتے اُسے دیکھا کیے تا شام ہم / سر بزانو شام سے تا صبحدم دیکھا کیے
کچھ نہ بولا ہمسے روز وصل بھی جرأت وہ شوخ / دمبدم حیرت سے اُسکے منہ کو ہم دیکھا کیے

ہم کچھ اسیر ہوتے ہی خاموش ہو گئے / سب چہچہے چمن کے فراموش ہو گئے
مثل ہلال عید ہم آغوشی کو ترے / ہم تو تمام صورت آغوش ہو گئے
غیبت سے بھی ہمیں نہیں کرتا کبھی وہ یاد / ہم ایسے اُسکے دل سے فراموش ہو گئے
کہکر فسانہ سوز دل اپنے کا شمع ساں / بس ہم سحر کے ہوتے ہی خاموش ہو گئے
جرأت ہمیشہ کہتے تھے دیکھینگے ہم اسے / آمد ہی اُسکی دیکھ کے بیہوش ہو گئے

تو گیا اور ہم تری صورت کو تکتے رہ گئے / غمزدے روتے تڑپتے سر پٹکتے رہ گئے
عاشقوں کے دل بلاق یار کے موتی کی طرح / بوسہ کی خواہش میں اُس لب پر لٹکتے رہ گئے
تو نے میرا حال پوچھا اور ترے خوف سے / نوک مژگاں سے مرے آنسو ٹپکتے رہ گئے
کارواں جاتا رہا اب اور ہم گم کردہ راہ / گرد کے مانند صحرا میں بھٹکتے رہ گئے
ہو گیا غائب نظر سے برق کے مانند وہ / اور ہم جرأت پلک اپنی جھپکتے رہ گئے

چلا جاتا ہوں کہتا اُس سے کچھ کچھ پھر تلک اُس کے * / کسی در پر جو مجھکو اُسکا نوکر دیکھ لیتا ہے
اٹھے محفل سے کوئی خوبرو تو بدگمانی سے / مرے منہ کو وہ کیا کیا غور کر دیکھ لیتا ہے
تو کیا سر سودا ہے مضطر تر کر دیکھ لیتا ہے

* سرو، اسکے مجمع خوباں، کہہ، گر دکھ، ۱۰۱ ـ م

www.urduchannel.in

بیہوکا ہے کوئی تصویر گر ہاتھ اُسکی آتی ہے — تو آئینہ کو وہ پھر منہ کی برابر دیکھ لیتا ہے
زبس سمجھی ہوئے ہے خوب وہ حالت مری جرأت — اُٹھے ہے پاس سے میری تو مڑ کر دیکھ لیتا ہے

کیونکہ بھلا اب اسکی شکل آکھڑ پھر نہ دیکھئے — دیکھیں تو ہو وے زندگی مرتے اگر نہ دیکھئے
خوبی حسن یار یان جلوہ نما ہے چار سو — دیکھیے اب کدہر بھلا اور کدہر نہ دیکھئے
مجھ سے تو کیجیے بیان کسکا ہی خوف مہربان — وصل کے دن تو پھر زمان جاتب ورنہ دیکھئے
جرأت زار رشک سے بزم مین دیگا اپنی جان — اُسکے طرف بھی لطف سے آپ اگر نہ دیکھئے

غم مجھے ناتوان رکھتا ہے عشق بھی اک نشان رکھتا ہے — رات کوچہ مین کوئی آیا تھا یار مجھپر گمان رکھتا ہے
شوق سننے کا ہی تو بس اگر درد دلکا بیان رکھتا ہے — حق سلامت رکھے اُسے اپنا جو کوئی مہربان رکھتا ہے
اپنی جرأت کی گھر کہاں تو ٹک آ سبکی خاطر ندان رکھتا ہے — کب تلک ہجر مین مرے رو رو یہ بیچارہ بھی جان رکھتا ہے

لیلیا مفت دل میرا تو نے ہائے ظالم یہ کیا کیا تو نے — ہم بھلا در گذار اے ظالم کہہ تو تمکو کس سے کی وفا تو نے
چپکے رہنے سے خوش ہیں تو خوش وہ ہمکو ناخوش بہت کیا تو نے — روز کہتا تھا تو کہ اے جرأت ہمکو سمجھے کیا خفا تو نے
ہر گھڑی تھی وہ دوڑ آنا ہے اسقدر چھوڑ دی حیا تو نے — اب جو جاوینگے ترے کوچے سے پھر نہ آوینگے ہم سنا تو نے

کن حسرتون سے دیکھتے ہین ہم ڈرے ڈرے — وہ اُبھری اُبھری گات وہ بازو بھرے بھرے
تب جو بہار وان ہو کھڑا وہ لبسی پوشش — جیسا کہ کھیت ہوں لب دریا ہرے ہرے
کیا یاد آوے ہے سگ جانا وہ اپنا آہ — اور مسکرا کے اُسکا یہ کہنا پرے پرے
تھا جسسے اختلاط سو اب دل سے ٹلے یہ ہائے — کرتے ہین بات بھی تو قیامت ڈرے ڈرے
جرأت بلند مرتبہ عشق سے ہے بہت — ہم بیت ہی تو ہے ابھی ہین ورے ورے

اے مرگ تیری باعث یہ ناتوان اُٹھے ہے — دل یار کی گلی سے وہ نہ کہاں اُٹھے ہے

تماشا ہے کہ جو ہوتا ہے برہم میرے آنے سے — چلا جاتا ہوں اُسکے پاس مین کس کس بہانے سے
ذرا آنکھیں ملا یا کیجیے تنفل میں ہمسے بھی — نہین چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھین چرانے سے
ذرا اُس بیرحم کے بھی دلکو داشد ہو کبھو یا رب — کیا اُس گھڑی جسنے ہمکو آنے جانے سے
کسیکے گھر مین پڑ جاویگا ماتم یہ نہ سمجھے تم — گئے کیون سیج بنا کر وہ شادی کے بہانے سے
غزل اور اس زمین مین پڑھ نئے انداز کی جرأت — بھلا کیا فائدہ ہے شعر ایسے کہہ کے لاتے سے

www.urduchannel.in

محبت ہی گئی جو رہ گئے تم یاں کے آنے سے | وگرنہ دل سے یہ ملتے ہین سو سو بہانے سے
نگاہ لطف چوری سے تو ہو جایا کرے گا ہے | دکھائی اور کچھ دیتا ہو گر نظرین ملانے سے
چلو کچھ تو کہو اب نیچے نیچے دیکھکر منھ سے | ملا ہی آنکھ گر لازم نہین ہے مجھ دیوانے سے
چلو اب صلح کی ٹھہرے نہ اوپر آنکھ اُٹھاؤ گا | لڑائی سوجھتی ہے تمکو گر آنکھین لڑانے سے
کیا یہ آپکے نا آشنا ہونے نے جرأت سے | کہ آتے ہین نظر اب اُسکو اپنے ہی بگانے سے

دوستو سانس بہی لیتا ہون مین دشواری سے | حال یہ کچھ ہے مرا عشق کی بیماری سے
بعد مرنے کے مری خاک بہی اُس کوچے مین | رہگئی ہونے کو برباد وفاداری سے
دیکھتا تو بہی اگر شیخ تو مائل ہوتا | آج آیا تھا وہ ایسی ہی طرحداری سے
ہر قدم پر ہین ترے دشمن جان سیکڑون وان | جرأت اُس کوچے مین جانان تو خبرداری سے

دل لگا بیٹھے جو ہمسائے مین اک دلبر سے | تو فلک ہمکو اُٹھانے ہی لگا اُس گھر سے
ہجر مین اُسکے گذر جاتے ہین کیا کیا مجھے دھیان | گھر مین جب دوڑکے آتا ہے کوئی باہر سے
اپنے کوچے مین وہ عیار سنا کر یہ مجھے | کل کسی شخص سے کہتا تھا نکلکر گھر سے
رات سنتے ہین کہ لوگون نے اُسے مار لیا | لگ رہا تھا جو کوئی شخص کسی کے در سے
حیف صد حیف کہ تو جاکے ملے غیرون سے | اور یہ جرأت ہیہات پڑا یون ترسے

فلک نے باز رکھا ہے یہ وان کے جانے سے | کہ اب تو مل نہین سکتے کسی بہانے سے
پیامبر کا جو آنا وہ یاد آتا ہے | تو دوڑے جاتے ہین کیا در تلک دوانے سے
نہ دنکو ڈھب سے بہی ملاقات کا نہ شب کو آہ | گئے وہ چوری چھپے کے بہی آنے جانے سے
نہ درمیان رہے جب رسم نامہ و پیغام | تو دلکو چین ہو کیا خاک تلملانے سے
یہ بیٹھے کہتے ہین ہم کنج غم مین اے جرأت | کہ موت آتی تو چھوٹ جاتے دکھ اُٹھانے سے

کب رفتگان راہ عدم کا نشان ملے | بانگ جرس نہین ہے جو یہ کاروان سے ملے
ہے یہ ہوس کہ رخصت پرواز ایکبار | صحن چمن مین مجھکو بہی اے باغبان ملے
یہ بہی نہو سکے تو بہلا مجھ اسیر کو | اک دم قفس مین رخصت آہ و فغان ملے
تہا جی مین یہ کہ مجھسے مکر جائیگا وہ شوخ | مین نے کہا کہ غیر سے پہر تم میان ملے

www.urduchannel.in

پر کیا کہوں کہ اپنا سا منہ لیکے رہ گیا | آنکھیں ملا کے جو یہ کہا اُسنے ہاں ملے
اے داد درد خبر وہیں جرأت کی لیجیو | حسرت زدہ نکا نکو جہاں کارروان ملے

اس آنکھ کے لڑنے سے نہ کیونکر حذر آوے | خوابیدہ جسے دیکھکے فتنہ کو ڈر آوے
سو دفعہ کے عیب اُسمیں نکالے ہیں یہ خوبان | دل باتوں میں لینے کا نہ جبکو ہنر آوے
وہ ربط وہ اخلاص کہاں اب جو شب و روز | ہم یار کے گھر جائیں ہمارے وہ گھر آوے
یہ فکر ہے اتنو کہ کسی شکل ہماری | کچھ اُسکو خبر جائے کچھ اُسکی خبر آوے
جرأت غزل اک درد کی پڑھ اور کہیں سے | انداز سخن کا ہمیں جلوہ نظر آوے

اُس پردہ نشیں سے کوئی کس شکل بر آوے | جو خواب میں بھی آوے تو منہ ڈھانک کر آوے
گر بہر تماشا وہ لب بام پر آوے | تو ساری خدائی کا تماشا نظر آوے
سونپ آتے ہیں اُس کو جو تیغ کھنچے ہمیں لوگ | جیسے کوئی مردے کے تئیں دفن کر آوے
بس سوز محبت کہیں جی تک سے پرا ہو | ہر روز کے جلنے کو کہاں سے جگر آوے
جی سکتے ہیں جرأت نے دیا یار کے در پر | سمجھے یہ وہی بات جو الفت میں در آوے

کوئی کسی کی باتیں ایسی سنا گیا ہے | چٹکی لگا کے دلکو وحشی بنا گیا ہے
محروم ہیں اگرچہ دیدار سے یہ آنکھیں | پر حسن کا کرشمہ دلمیں سما گیا ہے
وہ گرمیاں ابھی تو دیکھی نہیں ہیں اُس کی | پر سنکے اچپلاہٹ دل تلملا گیا ہے
ہے جیمیں اُٹھکے پوچھیں اُس پاس کیا کہیں ہم | کن کن خرابیوں سے اتنیک رہا گیا ہے
پھر اُسپہ شعر خوانی کہہ اُسکی مجہسے جرأت | پنجا مہر تو مضموں سارے بھلا گیا ہے

طبیعت اپنی جو اب مبتلا کسی پر ہے | نہ دل کے بیچ میں ہے نہ اختیار جی پر ہے
وہ آج آئینہ دیکھے ہے دیکھیو کوئی | عجب غرور سے نگہ اُسکی آرسی پر ہے
نہ باغ عشق گلستاں میں تھا ہنوز بڑھا | کہ آہ تب سے مزاج اپنا عاشقی پر ہے
جو غور کیجئے تو کاروان صبر و قرار | کسی کے جانے سے کیسا روا روی پہ ہے
لڑے ہے مصلحتاً غیر سے بت پر فن | مزاج نام خدا جنگ زرگری پر ہے
جز مریض محبت کی لے یہ تنہائی | کہ بیکسی بھی غمیں اُسکی بیکسی پہ ہے

www.urduchannel.in

ادھر کو دیکھیو اللہ رے ترا جلوہ
نہ ایسا حور پہ عالم ہے نہ پری پر ہے

تمام خوبی کونین کس پہ ہے جرأت
مگر یہ ختم نبی پر ہے اور علی پر ہے

نہ صبر جی کو دماغ دلکو نہ خواب چشم پر آب مین ہے
غم جدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب مین ہے

نہ کیجو آنکھ اٹھاکے اوپر غضب ہین وہ نیچی نیچی نظرین
بڑی ہے چتون وہ اسکی کافر کہ لاکھ شوخی حجاب مین ہے

قیامت اسکا ہی رنگ رو اور ستم ہے تس پر وہ اچپلاہٹ
یہ پردہ ابر مین ہے بجلی کہ اسکا مکھڑا نقاب مین ہے

کھلا کسی نے اگر نہ کہا ہو بلبلہ دریا مین تو یہ دیکھے
کہ کس مزے سے ہر ایک ٹکڑا جگر کا چشم پر آب مین ہے

تیرے پسینے کی بو کا عالم بیان کرنے سے بیخودی ہو
نہ لطف یہ بوے عطر مین ہے نہ یہ لطافت گلاب مین ہے

کہین ہے کاغذ کہین قلم ہے کہین دوات آپ چپکے جرأت
کسیکا خط اسکو ایسا آیا کہ اسکے مششدر جواب مین ہے

آخر اسکی بزم سے ہم شمع سان اٹھ جائین گے
صبح تک جلتے ہین پھر گریہ کنان اٹھ جائین گے۔

چھیڑتا ہون مین جب اسکو تب وہ کہتا ہے یہی
پاس سے ہم تیرے ان باتون سے ہان اٹھ جائینگے

مت خفا ہو ایکدم یان بیٹھنے سے اسقدر
تک ہمین بس دیکھکر اے مہربان اٹھ جائینگے

ہم بھی اس باغ جہان مین شب کی شبنم سان ہین
مثل شبنم صبحکو گریہ کنان اٹھ جائینگے

تب متاع عشق کا سودا ہی جرأت کہ جب
دوسرے سود و زیان کے سب میان اٹھ جائینگے

چلی ہی بیداد گر ہم بھی چلین گے
چلیگا تو جدھر ہم بھی چلینگے

کریگا تو جہان تیغ آزمائی
تو وان سینہ سپر ہم بھی چلینگے

کہی یہ وقت رخصت شمع نے بات
کہ پروانو سحر ہم بھی چلینگے

اگر دشمن ترے ہوین اس گلی مین
تو اے جرأت نڈر ہم بھی چلینگے

دل و جان کہتے ہین سنکر کہ وہ شوخ
کریگا اب سفر ہم بھی چلین گے

نہ تنہا جائیو اے شوخ ہرگز
ہمین کیجیو خبر ہم بھی چلین گے

جو تم جلکر چلے ملک عدم کو
تو وان با چشم تر ہم بھی چلین گے

ہمین اس سے نہین کچھ کام ہرگز
تری خاطر سے پر ہم بھی چلین گے

فصل گل مین گل و بلبل تو کئی بار ملے
پر کبھی ہمسے نہ تم آن کے اے یار ملے

یون ترے کوچے مین ہم اور دل زار ملے
جون دل افگار سے اک تازہ دل افگار ملے

تجھ سوا آہ کسی سے نہ ملا دل اپنا
گرچہ اپنے تئین لاکھون ہی طرحدار ملے

آج اسطرح سے جھڑکا کہ گیا اس سے جا کر
کچھ بھی غیرت ہو جو دلکو تو نہ زنہار ملے

ایکدن خواب کی صورت نہ کبھی دیکھی آہ
ایسے جرأت ہمین یہ دیدۂ بیدار ملے

یارکا آستان پایا ہے   زور دل نے مکان پایا ہے
اے گل کسطرح نہین محسوس ہنسنے وہ کا رزان پایا ہے

www.urduchannel.in

منہ میں جو آئے ہو سو کہتا ہے | مجھکو کیا بے زبان پایا ہے | رشک آتا ہے جسپے ہر کوئی | جسنے اک قدردان پایا ہے
جسنے تو آج تک کوئی شفیق | نہ کوئی مہربان پایا ہے | رو برو تیرے ہو سکے جرأت | یار کیا اس نے جان پایا ہے

غضب طرز ستم سیر استم ایجاد جانے ہے
کہ جسکو فتنۂ ایام بھی اُستاد جانے ہے

کیا آزاد سب کو اک مجھی کو دام مین رکھا
نہین معلوم خوبی مجھ مین کیا صیاد جانے ہے

نصیبون سے سمجھ بھی ہوگئی کچھ اور اُس بت کی
مین اپنا درد دل کہتا ہون وہ فریاد جانے ہے

کسی نے تیری خاطر خانہ ویران کردیا اپنا
بھلا تو بھی اُسے اے خانمان آباد جانے ہے

فقط حسرت کو ای جرأت ہمین اُستاد نہین کہتے
ہر اک اہل سخن اُنکے تئین اُستاد جانے ہے

جو کہا مین نے کہ مضطر رہے تا کے کوئی
تو عجب ناز سے جھنجھلا کے کہا ہے کوئی

یارب اس عشق و محبت کو کہین آگ لگے
روز و شب جی کے جلانے کے ہو درپے کوئی

جھکے بن دیکھے کسی شکل سے پڑتی نہین کل
حق تو یہ بات ہے وہ بھی ہو عجب شے کوئی

لگ چلا مین جو شب وصل مین تو ہٹ کے کہا
جھانکتا روزن در سے نہو ہے ہے کوئی

کیفیت ہو جو ہم اور وہ ہون اکیلے گھر مین
اور بہانے سے پلا دیوے اُسے مے کوئی

کہان ہے گل مین صفائی ترے بدن کی سی
بھری سُہاگ کی تسپر یہ بو دولھن کی سی

بدشت خار اب اپنے قدم کی برکت سے
قدم قدم پہ بہارین ہین سو چمن کی سی

جتاؤن درد محبت تو کس ادا سے کہے
کرو نہ مجھ سے یہ باتین دیوانہ پن کی سی

ہزار رنگ کے گو کہکشان پہ ہون تارے
چمک کہان ترے بازو کے نورتن کی سی

وہ ایک تو ہے بھبھوکا سا تسپہ ای جرأت
اگر ہو تکرار بھی قیامت ہے بانکپن کی سی

کیا کہون کیا خوبرو نظرین ملا کر لے گئے
دل سے مونس کو مرے مجھسے جدا کر لے گئے

کیا بگڑ بیٹھے جو تم مجھسے تو بدنامی گئی
جا بجا لوگ اس کے افسانے بنا کر لے گئے

کاجل آنکھو مین دیوالی کا لگا آئے تھے کیا
سیکڑون کو وہ جو نظرون مین لگا کر لے گئے

سر پٹکتے رہگئے ساحل پہ ہم مانند موج
اور اغیار اُسکو کشتی مین بٹھا کر لے گئے

تو گرفتارونکو گھر مین جب کہ بیجا لے گئے
تو وہ پہلے دور سے مجھکو دکھا کر لے گئے

دن کو دیکھا جھانکتے اُسکو تو بیتابی سے رات
روزن دیوار کا بوسہ ہم آ کر لے گئے

www.urduchannel.in

ہم آسمانِ غم کو سکتے نہیں نہ ٹوٹے
پر اختر محبت اسے یہ جبیں نہ ٹوٹے

مت پوچھ اشک میرے یونہی ہے تسلسل
یہ بار موتیوں کا اسے آستیں نہ ٹوٹے

بیٹھے ہے جبہ وہ یہ ہے یہ دعا کہ یارب
تا خانۂ جہان ہے وہ شہ نشیں نہ ٹوٹے

بہتر ہے دل خراشی یعنی جو ہووے کندہ
قیمت ہو اور افزوں قدر نگیں نہ ٹوٹے

حیران ہوں میں کہ کیونکر تو دلکو توڑتا ہے
جب برگِ گل بھی تجھ سے اے نازنیں نہ ٹوٹے

پڑھکر غزل یہ صحیح قطع کلام کیجے
سر رشتۂ سخن کا رشتہ کہیں نہ ٹوٹے

سکتے نہیں دلا ہم سر یا جبیں نہ ٹوٹے
دہلیز پہ دو اسے ان کی کہیں نہ ٹوٹے

مجھ جان بلب کو جھٹکا دور اُس نے اتنی خاطر
یعنی کہ دم بھی اسکا اپنے قریں نہ ٹوٹے

دیکھ اُسنے در پہ پھرتے یوں کہکے ہاتھ اُٹھایا
ٹانگ اسکی ٹوٹے یارب لیکن نہیں نہ ٹوٹے

لے ہیں جو میں بلائیں رنجش کا کو وہ ٹوٹا
کمبخت ہاتھ میرے کیوں ہمنشیں نہ ٹوٹے

ہے تجھ میں یہ نزاکت گر فرشِ گل پہ دوڑے
تو گل کی ایک پتی اے نازنیں نہ ٹوٹے

عاشق ہے تو تو جرأت رکھ پاس رالفت
نازک ہے یہ قیامت رشتہ کہیں نہ ٹوٹے

لطف بے یار ہمیں سیرِ گلستاں کب دے
دیکھیئے دیدۂ گریاں گلِ خنداں کب دے

آنکھ جس سے ہو لگی وہ ہی نہو پاس تو پھر
رنگ آنکھوں میں فضائے چمنستاں کب دے

دلکی نادانی ہے جو پند ہمیں دیتا ہے
ورنہ عالم کو سبق طفلِ دبستاں کب دے

مجھ سا دیوانہ جو اُس بزمِ طرب تک پہنچے
پاس تو آنے وہ یا حال پریشاں کب دے

اور بصد منت و زاری جو وہاں بیٹھیں تو پھر
آنکھ اُٹھانے بھی وہ غیرتِ خوباں کب دے

جرأت اب بند ہے تنخواہ تو کہتی ہیں یہ ہم
کہ خدا دیوے نہ جبتک تو سلیماں کب دے

تا صبح بیکلی ہی رہی شام سے مجھے
تجھ بن کٹی نہ ایک شب آرام سے مجھے

ناصح نہیں ہوں شانِ دل وحشی کو دوں جو پند
کیا کام ہے کسیکے بھلا کام سے مجھے

تڑپا ہوں میں اسیر ہوا تنگ کہ سیرِ باغ
آئی نظر قفس کے در و بام سے مجھے

وہ صید ناتواں ہوں کہ آخر سمجھ کے کچھ
صیاد نے بھی چھوڑ دیا دام سے مجھے

کوئی اُسکا نام پوچھے تو بولوں نہ شرم سے
جرأت حجاب کیوں ہے یہ اُس نام سے مجھے

www.urduchannel.in

ہوا ابر خجل دیدۂ گریاں کے آگے
دم مارے نہ رعد اس دل نالاں کے آگے

یارا پنے سے یارو جو ہوا وصل کسی کو
کیوں کہتے ہو اک تشنۂ ہجراں کے آگے

جاتا تھا کہیں جلد پر آیا جو نظر میں
ہرگز نہ بڑھا وہ مجھے پہچان کے آگے

اس طرح سے بیتاب کہاں جا ہے ہوا اے دل
کچھ بات تو کہہ مجھسے ذرا آن کے آگے

حسرت کے ہیں وہ شعر کہ جرأت کوئی شاعر
سرسبز نہوا ایسے غزل خواں کے آگے

خدا شاہد ہے بس اپنی تو اُسپر جان نکلے ہے
کہ جس میں اُس بت کافر کی سی کچھ آن نکلے ہے

خدا حافظ ہے واں ہم بن بلائے جانیوالوں کا
کہ جس گھر سے اُٹھا کر زلفیں ہماں نکلے ہے

گلی قاتل کی ہے اور بس گنہگاروں کا مجمع ہے
پھر اک دن میں کہے ہو دیکھیں کیا فرمان نکلے ہے

یہی ہم چپکے چپکے بھر کر آہیں کہتے ہیں جرأت
بھبھوکا سا کبھی وہ اسطرف جو آن نکلے ہے

خدا کے واسطے لگ جا گلے سے آنکر جلدی
مسوسیں دلکو کب تک ہے کافر جان نکلے ہے

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہے
یہ دل کیا مزے دار پیدا ہوا ہے

کرو منع ناصح کو ہمسے نہ بولے
کہاں کا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے

ہوا چشم مردم سے آرام پنہاں
وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہے

ترے دور میں سوچتے ہیں یہ خوباں
غضب اک طرحدار پیدا ہوا ہے

مرے لخت دل دیکھ اتنک رواں ہیں
یہ دریا میں گلزار پیدا ہوا ہے

کہے گر کوئی اُس سے ملئے کہ جرأت
تمہارا طلبگار پیدا ہوا ہے

تو کہتا ہے وہ از رہ طعن ہاں جی
یہی تو خریدار پیدا ہوا ہے

پڑے ہے بزم میں جس شخص پر نگاہ تری
وہ منہ کو پھیر کے کہتا ہے اف پناہ تری

کہا جو میں نے کہ ہے دلجلوں کی آہ اک برق
تو بول اُٹھا وہ کبھی پر پڑ گئی آہ تری

سمجھ کے گھر سے نکلیو تو اے بت گمراہ
کہ راہ دیکھتے ہیں کب سے داد خواہ تری

وہ آنکھ کھلتے ہی برہم ہوا یہ کچھ تاثیر
عجب طرح کی تھی اے نالۂ پگاہ تری

گدا جو ہووے تو ایسے کے در کا ہو جرأت
کہ کچھ سمجھ کے کریں قدر بادشاہ تری

گر کسی ڈھب سے کوئی مجکو ہنسا دیتا ہے
غم فرقت وہیں کچھ یاد دلا دیتا ہے

www.urduchannel.in

لخت دل کی مری یہ اشک رواں میں ہی بہا
برگ گل جون کوئی دریا میں بہا دیتا ہی

قصد محفل سے وہ اوٹھنے کا کرے ہی جسوقت
دل بیتاب وہیں مجکو جتا دیتا ہے

وصل ہوتا ہی کبھو اوس سے تو یا تو نہیں وہ شوخ
ہنستے ہنستے مجھے سو بار رولا دیتا ہے

ہمنشین مت ہو خفا گر نہ سنون بات تری
اک تصور ہے کہ وہ دہیان ٹہا دیتا ہے

لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر
رو دیئے اس میں تو رونا ہی مزا دیتا ہے

گھر سے وہ جا کے جہاں میں ہی وہیں ہون موجود
نہیں معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے

جاتے ہیں اسکے در سے یہ جانا محال ہی
جس جا قدم پڑے ہے اوٹھانا محال ہے

روتے سے اور آتش الفت بھڑک اوٹھی
اب اس لگی کا دل کی بجہانا محال ہی

کیا تاب ہے جو دیکھے کوئی اوسکو بھر نظر
اوس مہروش سے آنکھ ملانا محال ہے

روٹھے تو ہیں ہم اوس سے ولیکن کیا نہ خوب
روٹھا جو وہ تو اوسکا منانا محال ہے

جرأت بہا وہ اشک کہ جسمیں اثر ہو کچھ
رونا ہے یوں تو سہل رلانا محال ہے

منہ سے ملا کے اپنے تصویر اک پری کی
کہتا تھا پھر وہ آپ ہی خوبی برابری کی

کل حال بد جو اپنا جا کر اوسے دکھایا
تو کیا کہوں تمہیں خوبی اوسکی ستمگری کی

ملتے ہی آنکھ نظریں کہتی تہیں اسکی دیکھا
دل بر سے ہمنے لے کر کیا خوب دلبری کی

اس فتنہ گر کے دل سے کیا کیا اوچھپیان ہیں
ناز و ادا کی چالیں طرزیں ستمگری کی

ازبسکہ دلسے جرأت بندی ہیں حسن کے ہم
سجدہ کریں اوسی میں مسجد جو ہی پری کی

دیکھوں تو یوں وہ کہکے لگے منہ کو ڈہانپنے
کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں بہانپنے

دل خاک میں ملا یا تمھارے ملاپ نے
اچھا غرض سلوک کیا ہم سے آپ نے

دانائے وقت چاہئے ہے جو کوئی یار میں
لگتا ہے کہو کے عقل زمیں واں کی ناپنے

خالی زمین شعر نظر آئے ہے تو بس
جرأت لگی ہے توسن فکر اپنا ٹاپنے

میرے جو اشارہ سے رکھا گہیر کسی نے
سو باتیں سنائیں مجھے منہ پہیر کسی نے

لو خاک ہوئے پھر بھی اوڑا تا ہے وہ ہمکو
دیکھا ہی بھلا یہ کہیں اندھیر کسی نے

در پیش ابھی دیکھئے کیا ہو کہ کیا ہے
اکدم میں دو عالم زبر و زیر کسی نے

www.urduchannel.in

عرصہ نہین کچھ جانکے یانے مین اب ورآہ
آنے مین لگائی ہے بڑی دیر کسی نے

جرأت یہ غزل سنکے بہ تغیر قوافی
تکلیف سخن گوئی کی دی پھیر کسی نے

مت کڑھ جو نہ پوچھا دل رنجور کسی نے
وہ پاس مروت ہی کیا دور کسی نے

آپ ہی تو کڑھایا مجھے اور کہتے ہین آپ ہی
کیا منہ کا ترے چھین لیا نور کسی نے

اب دور سے مجرے کا ہمین حکم ہوا واہ
اچھا یہ سکھایا تمھین دستور کسی نے

اللہ ری تجلی کہ لب بام پہ آکر
دی گھر مین دکھا روشنی طور کسینے

عیاری تو دیکھو نہ ملاتے کے لئے آنکھ
دیوانہ کیا ہے ہمین مشہور کسی نے

منہ دیکھو جو ایسی کوئی بیان کرسکے جرأت
کیا دخل جو پایا ہو یہ مقدور کسی نے

پری سا جو مکھڑا دکھا کر چلے	مجھے تم دیوانہ بنا کر چلے	دکھا اپنا جلوہ بہر شکل برق	تم اک آگ دل مین لگا کر چلے
جو گزری پس از مرگ تربت پہ وہ	تو دامن کو اپنے اُٹھا کر چلے	تھا ہی یہانتک مری تسکل ہو	چلے ساتھ تو مت چھپا کر چلے
اُٹھے پاس سے تم تو جی چلا	ادھر دیکھو جی یہ کیا کر چلے	ہوئی اور یہان ہم سے جرأت کیا	مگر تم کو آکر خفا کر چلے

کیونکر کوئی سلامت اُسکے مکان سے نکلے
جب نخل ہو بریدہ تب گلستان سے نکلے

عاری تھے قافلے سب فریاد سے ہماری
بیتاب ہیون کے مارے ہم کاروان سے نکلے

شب بزم یار مین ہم بیٹھے تو تھے پر اُسکی
چتون سے تہا یہ ظاہر یہ شخص یان سے نکلے

ہون ناتوان یہانتک گر بعد مرگ کوئی
کھولے کفن نہ ہرگز کچھ درمیان سے نکلے

اس انجمن مین جرأت سب کامیاب آئے
حسرت بھرے پر ارمان اک ہم وہان سے نکلے

اک چاند کی جھلک سی جو یہ پٹ کی اوٹ ہے
کیونکر اُدھر نہ دیکھون کہ دل لوٹ پوٹ ہے

کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہین بام پر
اور بسملان عشق کی کوچہ مین لوٹ ہے

جرأت کہون مین کیا کہ جو مل بیٹھتے ہین ہم
تو بھی حجاب عشق کی آپس مین اوٹ ہے

اُٹھ کے گھر جاتا ہے وہ تو کس سے رکا جائے ہے
نام مین جانیکا سنتا ہون تو غش آجائے ہے

بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہین
دلکو جون جون روکتا ہون اور مچلا جائے ہے

تاڑلی نظرون مین اوسنے چاہ تو حالت مری
یہ ہوئی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جائے ہے

جسطرف کو جائے وہ تو یہ دل بیتاب بھی
پیچھے پیچھے اُسکے بیتابی سے دوڑا جائے ہے

www.urduchannel.in

دل دیئے مدت ہوئی ہے اب تلک لیکن مزاج
اُس بت کافر کا کس کافر سے سمجھا جائے ہے

چپ رہوں تو اور ہی دیگا لیو پر گالیاں
میری خاموشی سے شاید بات کچھ پا جائے ہے

کیا کہوں کس تندخو سے لگ گیا ہے دل میرا
نے منا سکتا ہوں اُسکو اور نہ روٹھا جائے ہے

اس سے بہتر اُس زمین میں پڑھ غزل جرأت اب کے
دیکھیں پھر مضمون پیدا کیونکر ہوتا جائے ہے

دلمیں کیا کیا آئے ہے بات اور کیا کیا جائے ہے
کان میں آواز اُس کی سی جو ہیں آ جائے ہے

بزم میں آنکھوں تلے پھر جائے ہے جب اُسکی شکل
آنکھ بھر کر پھر کسو سے کسکو دیکھا جائے ہے

چھیڑنے کو مجھسے یہ آزردہ وہ ہوتا نہیں
وقت رنجش تو بھلا کیوں مسکرا تا جائے ہے

کس کے آنے کی خبر آئی جو ایسا پیک اشک
پیش قدمی کے لئے آنکھوں سے دوڑا جائے ہے

کیا ہجوم بدگمانی گھیر لیتا ہے مجھے
جب یہ سنتا ہوں کہیں گھر سے وہ تنہا جائے ہے

بس دل عشاق پر بجلی سی پڑ جاتی ہے آہ
جب سمند ناز کو اپنے وہ چمکا جائے ہے

اشک خونی دیکھ چہرے پر مرے بولا وہ شوخ
دل بدل رنگ اتو جرأت کا چمکتا جائے ہے

ملاؤں آنکھ ٹک اس سے تو سر تن سے جدا ہووے
کہاں لا کر پھنسایا اے ترے دل کا بُرا ہووے

نہیں پھرتا ہے گھر میں بے تکلف اتنی خاطر وہ
مبادا روزن دیوار سے کوئی جھانکتا ہووے

لب اُس لب سے ملاتا ہوں تو بس یہ دلمیں آتا ہے
جو لذت اُسکو بھی ملجائے کچھ تو کیا مزا ہووے

جدائی سے کسیکی جان ہی پر آ بنی سچ ہے
جئے وہ کیونکر اُس بن جس سے جسکا دل لگا ہووے

بہت خوش وقت ہم ہوتے ہیں تو حالت یہ ہوتی ہے
کہ جیسے کوئی اپنی زندگانی سے خفا ہووے

تجھے کیا دیکھتے ہو جدھر موں ٹک اُسکو تو دیکھو
دل اُسپر کیوں نہ لوٹے جسکی یہ کافر ادا ہووے

لگا جاتا ہے جرأت اُس بت خونخوار سے سچ ہے
وہی دم عشق کا مارے جو ایسا منچلا ہووے

کس سے کہوں میں آہ بُرائی نصیب کی
دل لگتے ہی فلک نے جدائی نصیب کی

برہم ہوا وہ آتے ہی یارب کہاں کی یہ
دن وصل کے دھری تھی لڑائی نصیب کی

کچھ کاتب ازل نے نہ گردش سوا لکھا
باری جو مجھ غریب کے آئی نصیب کی

بے بال و پر ہوا تو چھٹا میں یہ چرخ نے
بدتر اسیریوں سے رہائی نصیب کی

جرأت کہ اُسکے جا کے جو پایا نہ اُسکو واں
قسمت کا پھیر ہے یہ بُرائی نصیب کی

www.urduchannel.in

نہ آیا یہ کبھو دل میں کہ گھر سے تو نکل آئے
اسی حسرت میں مرتے دم مرے آنسو نکل آئے

رہے گو ہم صفیر واب ہم پرواز کے لایق
ولے باہر قفس سے مار کر بازو نکل آئے

مجھے تو اضطراب دل سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ شاید کوئی دن کو پھاڑ کر پہلو نکل آئے

اٹھیں شعلے نہ دل سے کیونکہ مشتاقوں کی دوری پے
بہم ہو کا سا جو دروازے سے کافر تو نکل آئے

رولایا تھا مجھے اس شوخ نے جرأت تو جیتی بھی
سنایا اس کو یہ قصہ کہ بس آنسو نکل آئے

آپ کے گھر رہ گئے یہ افسوس ہم کرتے رہے
سب سے تم ڈرتے رہے اور تم سے ہم ڈرتے رہے

کیا اکیلے ترے بن جائیے اور سو رہیے
تو نہو پاس تو کچھ کھائیے اور سو رہیے

بزم میں بیٹھے ہو کیا رات چلی جاتی ہے
لو ہمیں اب کہیں سلوائیے اور سو رہیے

پائینتی بیٹھ کے تلوؤں کو سہلاؤں میں
اتنا منہ سے مجھے فرمائیے اور سو رہیے

جاگتے ہیں بس اسی فکر میں ہم تو دن رات
کیونکہ گھر میں اسے لے آئیے اور سو رہیے

تم تو روٹھے ہی رہے اور چلی وصل کی رات
لو گنہ بخشئے مل جائیے اور سو رہیے

نیند آنکھوں میں یہ ہے کہتے ہیں ہم اے جرأت
پاؤں اس کوچے میں پھیلائیے اور سو رہیے

اب کیونکہ ملے پاؤں میں ناتواں تم سے
گرویدہ ہو گیا ہے سارا جہاں تم سے

بیٹھ آ وصل میں ٹک لطف اٹھانے دے مجھے
اے ترے پاؤں پڑوں ہاتھ لگانے دے مجھے

مجھ سے پوچھے ہے جو بگڑ کر وہ حقیقت میری
کچھ تو اے بیخودی بات بنانے دے مجھے

ٹکٹکی باندھتے سے بات نہ کھل جائے کہیں
حیرت حسن پلک تک تو ہلانے دے مجھے

اور بھی وار لگاتے اسے کیا لگتا ہے
جو کہ زخموں پہ نہ مرہم ہی لگانے دے مجھے

انگلیاں پاؤں کی اب اپنی وہ دبوائے ہے
کچھ تو اے پاس ادب ہاتھ بڑھانے دے مجھے

تو بھی پھر پوچھیو جرأت سبب حیرانی
پہلے آئینہ ذرا اس کو دکھانے دے مجھے

سامنے ہو وہ جو چشم پر حجاب نرگسی
نزع کا عالم بھی ہے گویا کہ خواب نرگسی

چشم بد دور اس کو نسبت چشم آہو سے ہو کیا
پھر ہیں وہ دیدۂ خانہ خراب نرگسی

ہے یہ عالم چشم ساقی پر کہ وقت بیخودی
چشم بینا حق سے چاہے ہے کباب نرگسی

نازکی کا چشم خوباں کی جہاں مذکور ہے
سنگ سے واں سخت تر ہے آب و تاب نرگسی

www.urduchannel.in

کس طرح کا سوچ ہے جرأت مجھے حیران ہوں
دیکھ کر اُس شوخ کی چشم پر آب نرگسی

مجھے جب مشتاق تب ملنے کو ترسانے لگے
چشمک لگ جانے ہی کو ہو کر لڑکے تم جانے لگے

جب لگا جی دوڑنے تم پر مرا بے اختیار
تب کہیں چھپ بیٹھ کر تم مجھکو دوڑانے لگے

بار بار آنیکا دلمیں بندھ گیا جب اپنے دھیان
تو کہیں تم دمبدم گھر سے چلے جانے لگے

پاس سے اُٹھنے مین جب ہمپر قلق ہونے لگا
تب ہمارے بیٹھنے سے آپ گھبرانے لگے

مصلحت جب اپنی یہ ٹھہری کہ مر مٹئے نہین
مشورت تب اور کچھ تم دلمین ٹھہرانے لگے

ہاتھ اُٹھا بیٹھے تمہاری واسطے جب سب سے ہم
تب کسی کو پاس لے تم اپنے بٹھلانے لگے

ہو چکا شیرین زبانی سے تمہارے جب اسیر
تب مجھے تم قصہ فرہاد سنوانے لگے

جب تمہارے عشق مین جاتی رہی فہمید ہائے
تب نہین در پردہ کچھ کچھ آپ سمجھانے لگے

کیا غضب ہے بیخودی کا جبکہ چسکا پڑ گیا
جام دکھلا دور سے تب مجھکو ڈہکانے لگے

جرأت اور دل جب ہوئے مجنون تب کہتے ہین آپ
میرے پیچھے یا الٰہی کیون یہ دیوانے لگے

گل لائے ہزارون ہی خنجرا ور نشتر بھی
ٹک کیجیو گذر یاد ہماری تو ادہر بھی

یا گھر ہی مین رہتے تھے شب و روز ہم اور وہ
یا دیکھ نہین سکتے ہین اب جانب در بھی

یا ہوتے تھے برسون مین ہی اکدم نہ جدا ہم
یا اب نہین مل بیٹھتے دو چار پہر بھی

یا تھا جو کوئی بیر مین تو ٹھنڈا تھا کلیجہ
یا دل کی طپش کے ہے سوا سوز جگر بھی

یا لاگ دلون کی تھی بہم دمبدم افزون
یا جی کی رُکاوٹ ہے ادہر اور اُدہر بھی

چھینٹے غیرون سے جو کل آپ لڑے پانی کی
پڑ گئے سیکڑون بس ہمپہ گھڑے پانی کے

در تلک آنے وہ دلخواہ نہین دیتا ہے
گھر مین دل چین ہمین آہ نہین دیتا ہے

بیٹھتے اُٹھتے گر اُس بزم مین پہونچے تو وہان
بیٹھنے نالۂ جانکاہ نہین دیتا ہے

اب جو ملتا نہین قسمت سے تو وہان جانیکو
استخارہ بھی ہمین راہ نہین دیتا ہے

عندلیب چمن اب بلبل تصویر ہے آہ
باغبان رخصت یک آہ نہین دیتا ہے

صنم پردہ نشین نے ہمین مارا جرأت
اب دکھائی بھی وہ واللہ نہین دیتا ہے

یہ بولا وہ جو بات اُسکی مین ہم ناگاہ بول اوٹھے
مجھے بھاتی نہین گرمی یہ تم ہی واہ بول اُٹھے

www.urduchannel.in

مکدر ہو کے اب جو صاف اُسنے بولنا چھوڑا
خدا جانے یہ ہم کیا بیخودی مین آہ بول اُٹھے

مصور نے جو کھینچا اُسکا نقشہ تو یہ نکلے ہے
کہ گویا منہ سے یہ تصویر ابھی واللہ بول اُٹھے

بوقت ذبح اُسکا پانون لغزش کھا گیا تو عاشق
کٹے حلقوم سے سو بار بسم اللہ بول اُٹھے

ہوئے آزاد سب خاموش رہ کر ہم قفس اپنے
یہ کیا بیٹھے بٹھائے ہمنے کی جو آہ بول اُٹھے

عزیزو کل سے بیکل کر کے وہ مجھکو گیا کس جا
جو واقف ہو کوئی تو جستہ للہ بول اُٹھے

ملا تصویر یوسف منہ سے کیون کہتا ہے وہ جرات
زلیخا سے کہو اب کسکی ہو وے چاہ بول اُٹھے

اُس پری کے یون بلا گردان ہین دیوانے کئی
جیسے پھرتے ہین بگرد شمع پروانے کئی

روز وہ کرتے ہین پیدا ہمسے دیوانے کئی
چھوڑ بیٹھے جن کی خاطر ہم پریخانے کئی

دلمین گر سوزش نہین تو رکھتے ہی سینہ پہ ہاتھ
کیون نکل آئے ہتیلی مین مرے دانے کئی

جوش سودا جبکہ تیرے وحشیون کے سر چڑھا
شہر اُجڑ کر ہو گئے آباد ویرانے کئی

ذکر اُس نا آشنا کا سنتے ہی ملنے لگے
اپنی حالت پہ کف افسوس بیگانے کئی

نشۂ مے سے لگی ہچکی جو مجھکو شیشہ سان
اور ہنسنے کو پلائے اُسنے پیمانے کئی

ایک ہی پڑھکر غزل جرات ہوا تو کیون خموش
شعر ابھی تو اور بھی ہین تجھسے پڑھوانے کئی

جان بلب اُس زلف کے قیدی ہین دیوانے کئی
مر گئے بستر پہ غم کے مار کر شانے کئی

اُسنے عمدًا مجھکو دکھلائے قریب صبح رات
نکلے جو خاکستر پہ پائے شمع پروانے کئی

قصۂ غم اُسکو کون اپنا سنا آیا کہ آہ
صبح سے ہم شام تک سنتے ہین افسانے کئی

رو کے دل خالی کیا بس ہمنے جون پیمانۂ مے
بھر کے غیرونکو دئیے جب اسنے پیمانے کئی

گھر سے مستانے جو نکلے چشم کیفی سے ترے
ہو گئے بس جا بجا رستون مین میخانے کئی

اسطرح اب گھر مین ہین ہم اور دل وحشت زدہ
مضطرب جون کنج زندان مین ہون دیوانے کئی

ہے جنون عشق اے جرات خدا حافظ ترا
مار ڈالے ہین تو نہین اس جوش سودا نے کئی

ہمتو پابند محبت ہین اب اس دلبر کے
جس سے کر سکتے نہین بات بھی مارے ڈر کے

لیکے دل کہتے ہو ملنے مین ہے رسوائی واہ
آپ ہشیار بنے مجھکو دیوانا کر کے

کسی بیدرد پہ جو کوئی کہ مرتا ہے اُسے
جیتے جی چین نہین ہمنے یہ جانا مر کے

---

www.urduchannel.in

مضطرب ہم کے دل اُس شوخ کا بھی دھڑکے ہی
آکے بیٹھے ہے کبھی پاس جو مجھ مضطر کے

غیر اُٹھ سکے جو گھر میں تو بس ای جرأت
ہمنے بھی صبر کیا چھاتی پہ پتھر دھر کے

بولئے منہ سے نہ کچھ بس جی میں یہ بات آئی ہی
یاد جب ہمکو وہ دھڑکے کی ملاقات آئی ہی

سینہ کوبی کے سوا کچھ اور ہمیں آتا نہیں
یاد جب ہمکو وہ کچھ اُلجھی ہوئی گات آئی ہی

گھر بلاکے مجکو تم دیتے ہو ناحق گالیاں
حق تو یہ ہے خوب تم کو بھی مدارات آئی ہی

بادۂ الفت نے کیفی کر دیا ایسا ہمیں
جس طرف دیکھیں نظر ہمکو خرابات آئی ہی

صدمۂ ایام ہجران کیا کروں جرأت بیان
رات سے بدتر دن اور دن سے زبون رات آئی ہی

کب تک ایام جدائی سے رہوں من مارے
اس سے اے کاش وہ آکر مجھے گردن مارے

بیقراری ہمیں جوں موج نکیونکر ہو کہ جب
لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے

ایسی سج دھج کا جہاں میں ہی کوئی آج بھلا
حسن و خوبی پہ نہ کیوں لاف وہ تن تن مارے

کیا غضب ہی کہ جو ٹک مجکو نکالے تو وہیں
آنکھ ہر ایک سے محفل میں وہ پرفن مارے

صبح اُٹھ گھر کو چلے وہ تو مجھے جرأت آہ
جوں چراغ سحری جنبش دامن مارے

جب چلے حسرت بھری کوچہ سے اُس دلدار کے
روئے کیا کیا ہم گلے لگ لگ در و دیوار کے

کیا کہا پیغام نے کہ یہ ترے مشتاق سے
مرگیا بس وہ جو سینے پر دوہتڑ مار کے

دیکھ جرأت اُسکو کہتا ہے دل مضطر ہی یہ
ایسے ٹکڑے پر سے مجکو پھینکدی تو وار کے

گر وہ ہاتھ آئے تو زانو پہ بٹھائے رکھئے
لب سے لب سینہ سے سینہ کو ملائے رکھئے

مجکو ڈر ہے کہ کرے حشر نہ برپا یہ کہیں
زیر پا اس دل مضطر کو دبائے رکھئے

بیٹھیں کیا دور کہ چاہے ہی یہی کثرت شوق
آپ کے زانو سے زانو کو بھڑائے رکھئے

جب وہ بگڑے ہی تو کہتے ہیں یہی ناز و غرور
منہ بنائے ہوئے تیوری کو چڑھائے رکھئے

ہووے محفل میں جو وہ تو یہی جی چاہے ہی
روز و شب بس یونہیں صحبت کو جمائے رکھئے

بس میں وہ پردہ نشین اپنے گھر آجائے تو بس
کنج خلوت میں اُسے سب سے چھپائے رکھئے

اور بخت اپنے جو بیدار ہوں تو آٹھ پہر
کیا ہی لپٹائے گلے ساتھ سلائے رکھئے

کچھ لگاوٹ کا سبب اور نہیں پر جرأت
یہ وہ چاہے ہی کہ اسکو بھی لگائے رکھئے

www.urduchannel.in

ٹک بر جو آجاتے مین جانان نے لگائی
ساون کی جھڑی دیدۂ گریان نے لگائی

یاد آیا شب ماہ مین جسدم وہ بھبھوکا
اک آگ سی دل مین مہ تابان نے لگائی

سر رشتہ سودا کے خریدار چلے آئین
دو کان مرے چاک گریبان نے لگائی

جاتے ہی جو وان کوچہ عبرت مین گئے ہم
چپکی سی عجب شہر خموشان نے لگائی

شب آنیکا پیغام جو بھجوا کے پھر الوائے
تاخیر سی اُس غیرت خوبان نے لگائی

مجھ منتظر وعدۂ دیدار کے دل مین
کیا ہیٹر سی اک حسرت و حرمان نے لگائی

جرأت غزل اک اور ملا تو کہ کہین سب
کب ایسی گرہ اور غزلخوان نے لگائی

زنجیر شب اُس در پہ جو دربان نے لگائی
کیا آہون کی دھونی دل نالان نے لگائی

جامہ ترے وحشی کو کسی نے جو پہنایا
قینچی وہین گردن مین گریبان نے لگائی

افسوس کہ آج آنے کا تھا وعدہ جانان
پر بوند کٹاری سی نہ باران نے لگائی

اک آن پلک سے نہین لگتی پلک دیوانے
بیتابی یہ مجھکو تری مژگان نے لگائی

ہر سو نظر آتی ہین کھڑی ساون کی جھڑیان
کیا میدنی جرأت دل نالان نے لگائی

شور و فغان ہی پہ بس اپنی زبان کھلتی ہے
آنکھ کمبخت یہ سوتے مین جہان کھلتی ہے

حسب حال اپنے نہ پڑھ شعر یہ کہتا ہے وہ شوخ
اس سے ظاہر ہے کہ اک رمز نہان کھلتی ہے

شکل تصویر ہین ہم پشت بدیوار کھڑے
پر اب اُس بام کی کھڑکی وہ کہان کھلتی ہے

اُسکے بس آتے ہی غش سا مجھے آجاتا ہے
نہ کھلے ہین مری آنکھین نہ زبان کھلتی ہے

ہمکلام اتنا نہ جرأت سے ہو تم رک رک کر
بات اس بات سے کچھ اور میان کھلتی ہے

بال سلجھانا ترا کنگھی سے دل الجھائے ہے
اور بکھرے دیکھ کر بس جی ہی بکھر جائے ہے

شرح ڈورے دیکھ کیا ہی جال مین پھنستا ہے دل
تکلین ہین کیا کیا ادا مین جبکہ تو شرمائے ہے

رنگ پر چہرے کے ہے کیا ہی جوانی کی چمک
اور بھرے گالون پہ جی بوسے کو کیا للچائے ہے

سر سے لیکر پاؤن تک آفت ہے تو اے پری
ہو قیامت ناز کے گھونگھٹ کو جب جھمکائے ہے

غش مین ہو جاتا ہے جی بس عطر کی بو باس پر
جھٹ سے جرأت کے گلے جب آ کے تو لگ جائے ہے

جی جلا کر دلمین ہے صدقے تمہارے جائیے
آسمین گو رسوائی ہو یا جی سے مارے جائیے

www.urduchannel.in

دیکھ مضطر بزم میں مجکو یہ آنکھوں نے کہا
پھر ہی آتا ہے تو یاں سے اک کنارے جائیے
کیا کسی نے کی یہ سرگوشی کہ بس اکبارگی
ہمسے آنکھوں میں لگے ہونے اشارے جائیے
بعد مدت دل میں کیا جانے یہ کیا لہر آ گئی
پھر ہمیں اُسنے بلا بھیجا ہے بارے جائیے
گو بہر صورت میاں جرأت بگاڑی تمسے وہ
آپ ہر صحبت کے جھگڑے کو سنوارے جائیے

مرنا ہی نظر آیا انجام گرفتاری
پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری
کیوں دام میں گھبراتے صیاد کو گر پاتے
کیا چین سے کٹ جاتے ایام گرفتاری
واں شام لطافت ہے اور صبح صباحت ہے
یاں صبح ندامت ہے اور شام گرفتاری
باقی نہیں کچھ ہم میں ہیں اوہی عالم میں
مرجائینگے اک دم میں ہنگام گرفتاری
مدہوش مئے الفت بس ہو گئے ہم جرأت
پیتے ہیں بصد رغبت اک جام گرفتاری

چاہ کی چتون مری آنکھ اوس کی شرمائی ہوئی
تاڑلی محفل میں سب نے سخت رسوائی ہوئی
آہ اس دل کی لگی پر چشم گریاں کیوں نہو
یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوئی
شب کو جو اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ
چاندنی میں ایک صورت چمکی چمکائی ہوئی
اُنکے دھوکے سے کیا ہمنے لپٹ جانیکا قصد
پر وہ نکلا اجنبی تو سخت رسوائی ہوئی
حسب حال اشعار کہئے اپنے اب جرأت کچھ اور
یہ غزل تو تھی کئی یاروں کی کہلائی ہوئی

ہے غضب اپنی طبیعت اوس پہ آئی ہوئی
جسپہ پڑتی ہے ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی
کون رخصت ہو کے یہ ہمسے گیا یا رب جو آہ
صبر نے مجرا کیا رخصت شکیبائی ہوئی
ناتواں دیکھا جو مجکو تو یہ ہنسکر بول اُٹھے
بارے اب تو کچھ بہت انہیں توانائی ہوئی
دوڑ دوڑ آنے سے جرأت کی کروٹ کیا کرو
اس بچارے کی طبیعت تم پہ ہے آئی ہوئی

بھری جو حسرت و یاس اپنی گفتگو میں ہے
خدا ہی جانے کہ بندہ کس آرزو میں ہے
یہ حال ہے ترے وحشی کی جیب و دامن کا
کہ چاک چاک میں ہے اور رفو رفو میں ہے
سنگھا بدن کو کہا کس مزے سے چتون میں
رہیوے گی یہ کسی عطر کی بھی بو میں ہے
تمہارے جلوہ سے رشک جناں ہوا یہ دیار
جو کشش جنت میں نہیں ہے سو لکھنو میں ہے
حجاب چشم کو جرأت نے دی بصارت کہو
کسی جو پردہ نشین کی یہ آرزو میں ہے

www.urduchannel.in

غم سے میں سنگدلوں کے جو کیا دل بھاری
تو بس مرگ ہی چھاتی پہ ہے اک سل بھاری

میں بہ نظر و میں سبک ہوں کہ دم گریہ وہ شوخ
ہنس کے چھیڑے ہے کہ بس نکرو دل بھاری

دست بوسی کا ارادہ ترے مذبوح کا تھا
دست و پا ہو گئے لیکن دم بسمل بھاری

دل بگریہ اب محبت ہے گرانباری سے
کشتی پہونچی نہ مری تا لب ساحل بھاری

دل پہ تا چند رہے کوہ فراق ای جرأت
جی میں ہے ماریئے اب سر پہ اٹھا سل بھاری

اسکی محرم پہ یہ کہتی ہے بنت نرگس کی
دیکھے کوئی کہ لگی آنکھیں ہیں یاں کس کس کی

کیا غضب ہے کہ وہ الفت کو سمجھا ہی نہیں
مارے ڈالے ہے ہمیں آہ محبت جس کی

ہووے کس منھ سے بیاں کہ دم بوس و کنار
کسمسا کر جس ادا سے وہ بھرے ہے سسکی

اب یہ نقشہ ہے کہ بستر پہ وہ بیخود ہے پڑا
تہ نشینے ہے کسی ہمدم کی نہ کچھ مونس کی

محو دیدار اب سکا ہو نہیں جرأت ہی ہی
جو کہے ہے مجھے بھاتی نہیں صورت اسکی

حیرت ہے کہ کل اسنے کہی کان میں اپنے
وہ بات کہ مطلق جو نہ تھی دھیان میں اپنے

کیا ڈھلکی خبر پوچھے ہے ای شوخ کماندار
سرخی سی لگی دیکھے ہے پیکان میں اپنے

کیا سینۂ پر داغ سے نسبت ہے چمن کو
گل اور روش کے ہیں گلستان میں اپنے

خورشید ہمیں صبح قیامت کا دکھایا
رکھہ ٹکڑیہ لعل اسنے گریبان میں اپنے

اب جی میں ہے اشعار کہیں ایسی کہ جرأت
ایسی نہ غزل ہو کوئی دیوان میں اپنے

یارو کہو ہر بار نہ کچھ کان میں اپنے
کیا جانیں کہ ہم بیٹھے ہیں کس دھیان میں اپنے

افسوس کہ وہ جان جہان پاس تب آیا
جب کچھ نہ رہی طاقت نہ دل و جان میں اپنے

دیکھ اسکا تبسم ہوں کیوں بے سر و سامان
بجلی سے پڑی خرمن سامان میں اپنے

دل آپکے کیوں وصل کے وعدہ پہ لیا تھا
رکھنا جو یوں ہی تھا ہمیں ارمان میں اپنے

موقوف ہوا فارسی فکر ہے جرأت
شعر اب گئے جیسے کہ [illegible] میں اپنے

لعل لب پر جو پان بس اسنے جمائی مسی
شفق شام سے بہتر [illegible]

آئینہ یا تجھ سے اک دم نہیں ہوتا ہے جدا
اللہ اللہ اسنے کیا [illegible]

جی میں آتا ہے کہ ہونٹوں سے لگا دیجیے ہونٹ
کیا دھواں دھار یہ [illegible]

www.urduchannel.in

دُرِّ دنداں سے خجل ہووے صفائی گوہر
تو نے پیارے یہ لگائی ہے صفائے مسّی

ہم سیہ بخت نہ کیوں رشک سے ٹڑپیں پیارے
نہ کرے حب ترے ہونٹوں سے جدائی مسّی

جوشِ سودا نے عجب رنگ دکھایا جرأت
اُسکے ہونٹوں کی ہمیں یاد جو آئی مسّی

قد ہے قیامت اور غضب گات آپ کی
جو بات ہے سو قہر ہے کیا بات آپ کی

دزدیدہ اک نگہ سے ہیں دل سیکڑوں خراب
اور ایک شخص پر نہ کھلی بات آپ کی

چھوٹے سے اک مکان میں عیاں لطفِ دو جہاں
گویا ہے بزمِ عیش طلسمات آپ کی

اب تم تو پا کشیدہ ہو ہم ہاتھ ملتے ہیں
یوں طبع ہم سے پھر گئی ہیہات آپ کی

کیا عالم آپکا ہے میاں جرأت اندنوں
عالم سے چھٹ گئی جو ملاقات آپ کی

پھرتے ہیں ڈھنگو کو یکو گذری ہے شب کراہتے
سہتے یہ کیوں خرابیاں گر نہ کسی کو چاہتے

یاد کس گل کی تھی یا رب جو مرے تن میں سے لگی
آگ ہی دل میں جو سیرِ گل و گلشن سے لگی

دامنِ تجھ سے کہاں آنکھ ملا سکتی ہے
وہ تو پردے میں کنارے ہی ترے دامن سے لگی

رنگ یہ لائی کہ حسرت سے بہا جاوے ہے دل
اُسکے قدموں سے حنا ہائے عجب فن سے لگی

غیر پر اُس نے جو پھینکی تو کلیجے پہ مرے
چوٹ چوٹ کسی وشنہ اُس ہی پھولوں کی چھڑی سے لگی

پھک گیا تن طپشِ دل جو سنی غیر کی میں
آگ گھر کو ہیں مرے خانۂ دشمن سے لگی

اپنے سینہ پہ رکھا ہاتھ میں اُنکا تو کہا
چھوڑ کمبخت ہتیلی مرے گلخن سے لگی

ہاتھ ملنے کے ہوئے ذوق میں جن پاؤں کے
خاک بھی اُن کی کبھی آ کے نہ دامن سے لگی

سرخ لب کیوں مسی آلودہ اُسی تم نے دکھائے
بلبل اب آنکھ چرانے گل و سوسن سے لگی

تھوڑی تھوڑی ہوئی جاتی تھی وہ کیا اُس جرأت
شمع شرمانے جو شب اُس مہ روشن سے لگی

نہ تنہا دل خرامِ ناز پر ہر آن لوٹے ہے
مرا دامن بھی قدموں پر ترے ایجان لوٹے ہے

گیا ہے چھوڑ کر تو جس کو اے آبادیِ عالم
وہ مضطر کیا درونِ خانۂ ویران لوٹے ہے

کرے ہے چاندنی کی سیر جب وہ بیٹھ کشتی میں
تو کیا کیا موج پر عکسِ مہِ تاباں لوٹے ہے

چھپانا ہے گلِ نرگس سے تو جو اپنے مکھڑے کو
تری اس بات پر کیا کیا ترا حیران لوٹے ہے

خفا بیٹھے ہے نہ ہو گر لوٹ جاؤں تیرے قدموں پر
کروں میں کیا کہ تجھ پر دل مرا ایجان لوٹے ہے

www.urduchannel.in

کرے گا کام آخر اب وہ پاجامہ تمامی کا — کہ اک بجلی سے چلنے میں تہ داماں لپٹے ہے
کہے اشعار تیاںی کے تو تو ایسے اے جرأت — کہ تڑپ کر ہر سخنداں اب ترا دیوان لوٹے ہے

تنہا نہ اُسکا شعلۂ رخسار گرم ہے — بجلی سے بھی فزوں نگہ یار گرم ہے
ملتا ہوں شعلہ ساں کف افسوس اس بغیر — سرتا قدم جو شوخ طرحدار گرم ہے
ہم دل جلوں کی خاک سی بعد از فنا صبا — لگ چلیو ٹک سمجھ کے خبردار گرم ہے
کیا زیست ہو کہ ایک تو اپنا مزاج حار — اور تسپہ سوز عشق کا آزار گرم ہے
کہ جرأت ایک اور غزل وہ کہ سب کہیں — لکھنے سے اُسکے دفتر اشعار گرم ہے

خود ایک تو وہ شعلۂ رخسار گرم ہے — تسپر بلا ہے زلف دھواں دھار گرم ہے
کس دل جلے کے سینہ کو غربال کر دیا — جس کا لہو یہ شوخ کماندار گرم ہے
یعنی کہ مثل تیر شہاب اب ہر ایک تیر — پیکاں سے لے کے تا لب سوفار گرم ہے
تیرے مریض کو یہ تپ عشق تھی کہ آہ — لوح مزار بعد فنا یار گرم ہے
جولاں دکھا اس زمیں میں جرأت ایک اور بھی — شبدیز طبع آج بہ رفتار گرم ہے

یوں اب بخار غم سے تن زار گرم ہے — جوں شمع تا برشتۂ جاں تار گرم ہے
پھبتی سنا جو چاہئے تو آتش رخوں میں جا — اے دل غضب یہ فرقۂ اشرار گرم ہے
یارب لگا یہ روگ ہمیں کیا کہ جسم زار — سو بار دم میں سرد ہے سو بار گرم ہے
مجھ دل جلے کی چھاتی سے لگ کے وہ رشک گل — پوچھی ہے کیا گلے کا مرے ہار گرم ہے
جرأت خرید داغ پہ حسن اے آفتاب — آتش رخوں کے حسن کا بازار گرم ہے

گر ٹک ہی کان دھر کے سنے بات تو مری — اسوقت آ کے دیکھئے کوئی گفتگو مری
حسرت ہے اے فلک کہ ہوئی ایک دم میں صبح — مانی جب اُس نے بات بعد آرزو مری
گالی کسی کو دیجے وہ کہتا تھا مجھ سے یہ — میں کیا کروں کہ تو نے بگاڑی ہے خو مری
جرأت خوش آئے ہے تجھے گر عاشقانہ شعر — پڑھ درد کی غزل اک اور تو مری

بیکس ہوں وہ کہ نکلی نہ حسرت کبھو مری — رو دیگی بعد مرگ مجھے آرزو مری
ٹک لگ گیا گلے سے جو وہ گل تو اب مجھے — جوں بوئے گل کرے ہے ز خود رفتہ بو مری

www.urduchannel.in

یارب یہ کسکے گھر سے مین نکلا کہ خلق مین ہے داستان دربدر روکو بکو مری
جلاد مجھپہ پاک محبت کا جسم ہے گردن نکیجیو تن سے جدا بے وضو مری
شفقت کا اُسکی بازو ہون بہلا کیا خیال آہ جرأت خضاب ہے شکل سی جو باہر مری

دل اب ایسا کہین آیا ہے کہ جی جانے ہے یہ قلق ہمنے اُٹھایا ہے کہ جی جانے ہے
دل کہین اور اب اوسکا جو لگا ہے تو ہمین ایسا بہتان لگایا ہے کہ جی جانے ہے
یون ہی آپسمین ذرا سے جو ہوئی تہی رنجش اس قدر اُسکو بڑہایا ہے کہ جی جانے ہے
روٹھے اُس شوخ ستمگر سے تو اُستنے ہمکو ان ڈھڑکون سے منایا ہے کہ جی جانے ہے
اک پریزاد کے بیوجہ بگڑ جانے نے ایسا دیوانہ بنایا ہے کہ جی جانے ہے
کھوئے جاتے ہین ہم اب دیکھ کے اُسکی حرکات ہمنے محبوب وہ پایا ہے کہ جی جانے ہے
آنکھ اُس شوخ کی ہر اک سی لڑا کر جرأت ہمکو ستے یہ لڑایا ہے کہ جی جانے ہے

جی نکل جائے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھے منہ نہ دکھلائے تو میرا تو موا منہ دیکھے
بس چلے کچھ بھی جو تجھپر ترے عاشق کا تو بس سامنے اپنے تجھے پہرون بٹھا منہ دیکھے
ایسے عاشق کے کہان طالع بیدار جو آہ اُسکا سوتے مین دوپٹہ کو اوٹھا منہ دیکھے
کیا مزا ہے کہ وہ باتین کرے اغیار سے بیٹھ اور حسرت کوئی کمبخت کھڑا منہ دیکھے
کچھ نہ کچھ کیجئے ٹکڑے سے عنایت پیارے منتین کرکے کوئی تا بکجا منہ دیکھے
دیکھیے چوری سے جو دیکھے دل شرمندہ اُسے یہ تو کیا منہ ہے کہ منہ اپنا دیکھا منہ دیکھے
دخل کیا ہے جو ہم اور دل اُسی پھر دیکھ سکین وقت رخصت جو وہ تیوریکو چڑہا منہ دیکھے

ہو محل گلشن مین ہون ہم بزم جانان تو سہی خار ہوکر بھی نہ چھوڑون اسکا دامان تو سہی
تیری آمد سے چلا اے صبح دامن وہ چھڑا میری وحشت سی پھٹے تیرا گریبان تو سہی
تجھنے تو دل لے کے مجھسے کی خموشی اختیار جا بساؤن مین ابھی شہر خموشان تو سہی
امتحان عشق کرتا ہے تو قاتل کھینچ تیغ ذبح ہوکر ہی ترے ہو جاؤن قربان تو سہی
محو دیدار اپنا جیسا کر دیا تو نے مجھے مین بھی جرأت ہو کرون لیکن تجھکو حیران تو سہی

قتل سے کب قاتلان فتنہ گر خالی ہوئے بھر گیا شہر خموشان گھر کے گھر خالی ہوئے

www.urduchannel.in

غارت دل سے اٹھا ہاتھ نہ کے دستبرد   سینۂ عشاق اب ہے مفت بر خالی ہوئے
دیتو دونون مین نظر آتا نہین اک قطرہ خون   یہ فشار دست غم سے دل جگر خالی ہوئے
چھٹ گئے صیاد مرکر تھے جو مرغان اسیر   لے قفس تیرے اب اے بیداد گر خالی ہوئے
یاد مین ساقی کے جرأت ساغر کی طرح   گہہ ہوئے لبریز گاہے چشم تر خالی ہوئے

کر خون بہا دیا سب کیون جوش خونفشانی   کی دل کی چشم تر نے کیا خوب پاسبانی

اکدم مین نالۂ دل ہفت آسمان ہلادے   فرمایش فغان پر گر وہ زبان ہلادے

لوگ سب کہتے ہین اس بیمار غم کو کیا ہوا   جانتے ہم بھی نہین ہین پر کہ ہمکو کیا ہوا

محیط غم مین ہمکو آرزو سے یار لے ڈوبی   یہ خواہش زورق آرام بھی یکبار لے ڈوبی

کچھ داغ جوانی مین نہین عشق کا چمکا   طفلی مین بھی ہم کھیل جو کھیلے تو صنم کا

ہے شوخ کا مار زلف کالا کافر   حلقہ مارے ہے تہ بالا کافر

اس چشم پہ آنکھ پڑتے ہی ہمنے کہا   جادو برحق ہے کرنے والا کافر

حاصل نہ دلون کے آہ کچھ کام ہوئے   موقوف وہ دوستی کے پیغام ہوئے
اے شہرۂ حسن و عشق تیرا ہو برا   ہم دونون کے نام مفت بدنام ہوئے

دل سے جبتک عشق کا انکار کر سکتے نہین   پر وہ پوچھے ہے تو ہم اقرار کر سکتے نہین

مری اوقات کی کچھ اور ہی نقشے اب اس دن ہین   نہ وہ چرچا نہ وہ باتین نہ وہ راتین نہ وہ دن ہین

جو مہ عید سے بھی ہمکو بھلے لگتے ہین   عید کو بھی وہ کہان آکے گلے لگتی ہین

کئی دن بعد جاتے پر ذرا جس کو کہ الفت ہو   غضب ہے اسکا یہ کہنا کہ کتنے بے مروت ہو

شب ہجران نہین بلا ہے یہ   صبح ہوتی نہین ہے کیا ہے یہ
اسکی بے رحمی پہ آنسو جو مرے بہتے تھے   لوگ کہتے تھے کہ کیون ہم نہ تجھے کہتے تھے
کیون فلک یہ بھی نہ تو دیکھ سکا ہے ظالم   گو نہ ملتے تھے پر اک شہر مین تو رہتے تھے

شب فرقت کی حقیقت کوئی کیا جانے ہے   جس خرابی سے کٹی رات خدا جانے ہے

کسی مشتاق کا یہ خط ہے جسے کیون چھپاتا ہے   کہ جون جون اسکو تو کھولے ہے وہ لپٹا ہی جاتا ہے

حد سے افزون چشم نم کی خون فشانی ہو چکی   گر یہی رونا ہے تو بس زندگانی ہو چکی

www.urduchannel.in

تونے جو خبر لی نہ مرے حال زبون کی — کیا بات کسو نے یہ ترے کان مین پہونکی
اس شعلہ خو کے منہ کی کچھ بات پہ نادی — پیغامبر نے آکر اک آگ سی لگا دی

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہون گھبرایا ہوا — چنپئی رنگ اور بدن اُسکا وہ گدرایا ہوا
بات بھی اول تو وہ کرتا نہین مجسے کبھی — او جو بولے ہے کچھ منہ سے تو شرمایا ہوا
بے سبب جو مجسے ہے وہ شعلہ خو سرگرم جنگ — مین تو حیران ہون کہ یکسکا ہے بھڑکایا ہوا
نوک مژگان پہ دل پژمردہ ہے یون سرنگون — شاخ سے جھک آئے ہے جون پھول مرجھایا ہوا
حکم بار مجلس اب جرأت کو بھی ہو جاوے جی — یہ بچارا کب سے دروازے پہ ہے آیا ہوا

دیکھا جو کل اسنے میرے جی کا کھونا — اور کھینچ کے آہ سرد ہر دم رونا
منہ پھیر کے مسکرا کے چپکے سے کہا — آسان نہین کسی پہ عاشق ہونا

ہمکو نہ کوئی سنائے اوسکا جانا — ہے اپنی تو موت ہائے اوسکا جانا
آمد ہی پر جس کے جی چلا جاتا تھا — اب دیکھئے کیا دکھائے اُسکا جانا

جون برق ہے تو جگر جلا نیوالا — روتون کو ہے اور بھی رولا نیوالا
رہ جا رہ جا برس نہ اے ابر سیاہ — رہ جائے گا ورنہ کوئی آنے والا

قاصد سے پیام کچھ سنایا نگیا — یا خوف سے اوسکے پاس جایا نگیا
اک بات بنا کے یون ہی مجکو تا صبح — بے چین کیا نہ کوئی آیا نہ گیا

سمجھے نہ امیر انکو کوئی نہ وزیر — انگریزون کے ہاتھ اک قفس مین ہین اسیر
جو کچھ وہ پڑھائین سو یہ منہ سے بولین — بنگالے کی مینا ہیں یہ پورب کے امیر

افسوس کیا ہلاک الفت نے ہمین — کھویا دنیا سے اس محبت نے ہمین
بدنام اجل کو کیا کرین ہم جرأت — مارا ہے تعلق طبیعت نے ہمین

رفتار مین یہ کسی کی انداز کہان — باتون مین کسیکی ایسی آواز کہان
خوبی ہے تمہین پہ ختم محبوبی کی — یہ عشوہ کہان کسی مین یہ ناز کہان

ہم درد فراق سے جو گھبراتے ہین — گہہ روتے ہین گاہ سر کو ٹکراتے ہین
دم پا بہ رکاب ہے ہمارا پیارے — آنا ہے تو آؤ ورنہ ہم جاتے ہین

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب دیوان غضنفر شاگرد رشید جرأت

نزع مین بھی کچھ نہ تسنے کا اشارا کر گیا / صاف وہ بیدید آخر کو کنارا کر گیا
داغ دل اس حسن سے چمکا کہ جسکی رات کو / دور سے آکر زیارت ہر ستارا کر گیا
حال دل کہنے کی بھی طاقت نہین اب ہمکو / کیا کہین کیا حال وہ ظالم ہمارا کر گیا
ایک مجھسے ہوکے ناخوش اٹھگیا محفل سے وہ / اور جو تھے کچھ نہ کچھ سب سے مدارا کر گیا
کیا کہون کیا جی پہ گذری بعد رخصت جب وہ شوخ / جاتے جاتے اک نگہ مڑکر دوبارا کر گیا
جان بلب عاشق کو تنہا چھوڑکر ظالم گیا / اپنے بیچارے کا وہ کچھ بھی نہ چارا کر گیا
تھی مقرر اسکی آمد شد کبھی گھر مین ترے / یہ جو حسرت سے ترے در کا نظارا کر گیا
رات تک پردے مین تھا اپنا اور اسکا ارتباط / آج دن کو آکے سب مین آشکارا کر گیا
جی سے جو مایوس گذرا ہے اسی امید پر / قبر پر اسکی نہ تو گاہے گزارا کر گیا
نام سے جس مرنیوالے کے تمہین ابتک ہے ننگ / سچ تو یہ ہے نام وہ سب مین تمہارا کر گیا
تھی زبان بیمار کی تیرے جو وقت نزع بند / تو دم مردن کچھ آنکھون مین اشارا کر گیا
کچھ غضنفر کی نہ مانی بات اس بیدرد نے / منتین کیا کیا نہ آکر وہ بچارا کر گیا

دل لیکے ذرا تم بھی رکھو دھیان کسیکا / جاویگا نہین مفت مین جی جان کسیکا
آغاز محبت ہی مین دنیا سے اٹھے ہم / صد شکر اٹھایا نہ کچھ احسان کسیکا
حیرت ہے کہ اس ڈھب مین رہے سیکڑون ہشیار / لیکن ہنوا وہ بت نادان کسیکا
لطف اسکا نہ کچھ پوچھو کہ قائل ہوئے پہ رات / کیا قہر تھا ہونا وہ پشیمان کسیکا
اس خانہ نشینی کے عوض چرخ ستمگار / اے کاش کہ کرتا تمہین دربان کسیکا
جی تن سے ہزارون کے تری کوچے مین نکلے / پر دل سے نہ نکلا کوئی ارمان کسیکا
ہم گھر مین جو اک دم کے ہین مہمان غضنفر / شاید کہ ہو آج وہ مہمان کسیکا

ممکن ہی نہین وصال اسکا / بس چھوڑ دلا خیال اسکا

www.urduchannel.in

کیا قہر ہے جس سے لگ گیا دل
ملنا ہے بہت محال اُس کا

عیسیٰ نے دیا جواب تو کیا
تم رد نہ کرو سوال اُس کا

جس عشق کی ابتدا غضب ہے
دیکھین کیا ہو مآل اُس کا

کس حال مین ہے ترا غضنفر
ٹک تو بھی تو دیکھ حال اُسکا

قبر پر تم گہ و بے گاہ گزارا کرنا
بعد مرنے کے تو کہنا یہ ہمارا کرنا

چل بسا آج وہ، تھی جس سے رُکاوٹ تمکو
اب کھلے بندون ہر اک جا پہ سدھارا کرنا

دم رخصت وہ جو کچھ گذری سو گذری لیکن
قہر تھا مڑ کے نگہ اُس کا دوبارا کرنا

شب تنہائی مین رو رو کے تہین دل کے حضور
شام سے صبح تلک ذکر تمہارا کرنا

یاد کر لیجیو اُس اپنے بلا گردان کو
سر سے اپنے کبھی صدقہ جو اُتارا کرنا

دیکھنے کو ترے بیمار کے لوگ آئے ہین
ایسے مین آکے ذرا تو بھی نظارا کرنا

(ق)
اُس پری سے جو کہا بزم مین آنکھ بلا
کہ نظر مین ہے یہ ایما کو اشارا کرنا

تو کسی اور سے ہو کر وہ مخاطب بولا
ایسے دیوانے سے لازم ہے کنارا کرنا

(ق)
جاتے جاتے یہ تسلّی کو مری مڑ کے کہا
یون شب ہجر مین اوقات گزارا کرنا

بستر غم پہ پڑے منہ کو لپیٹے چپکے
کر کے بند آنکھون کو بس دھیان ہمارا کرنا

کل لگے کہنے غضنفر سے مجھے بدنام نہ کر
چھوڑ دے نام مرا لیکے پکارا کرنا

شکوا کرون آہ کیا کسیکا
کوئی نہین آشنا کسیکا

بگڑی جو نہی رات اُسکی جتون
کچھ حال عجب بنا کسیکا

ہے اپنی غرض اُسے مقدم
گو فوت ہو مدعا کسیکا

سو باتین لپیٹ مین وہ بولا
قاصد نے جو خط دیا کسیکا

کل اُن سے کسی نے اتفاقاً
مذکور جو نہی کیا کسیکا

تو بولے وہ کس ادا سے سُنکر
غم کھائے مری بلا کسیکا

پڑھ اور غزل وہ اے غضنفر
ہو جس مین کہ ماجرا کسیکا

مذکور جو رات تھا کسیکا
کچھ ہوش نہ تھا بجا کسیکا

www.urduchannel.in

جی تن سے جدا جو ہو تو ہووے
پر یار نہ ہو جدا کسیکا

افزون ہوئی اور بیقراری
غم آنے کا جو سنا کسیکا

وان ہووے گذر ترا تو پیغام
یہ کہیو تو اے صبا کسیکا

صدمے سے فراق کے تمہارے
ہے حال بہت برا کسیکا

اچھی نہین آہ اس قدر ہٹ
مانا بھی کرو کہا کسیکا

محتاج کسیکو اے غضنفر
ہرگز نہ کرے خدا کسیکا

شب کو تم پاس مناسب نہین رہنا میرا
دن کو بہتر ہے اگر مان لو کہنا میرا

رات تکرار سخن پر وہ عجب ناز کے ساتھ
مجھسے کہتا تھا تمہین مان لو کہنا میرا

کچھ سمجھکر وہ ہوا دل مین قیامت نادم
رائیگان تو نہ گیا ظلم کا سہنا میرا

تب خفا ہوکے مری دست درازی سے کہا
تو ہی اب گوندھ بھی توڑا ہے جو گہنا میرا

جس سے کی دوستی وہ دشمن جانی نکلا
اے غضنفر ہے عجب وضع کا لہنا میرا

تا دم زیست نہ اُس شوخ کا در چھوڑونگا
آخر اک روز مین اپنا اُسے کر چھوڑونگا

داغ فرقت دیئے جاتے ہو تو اچھا جاؤ
مین کلیجے سے لگا کر اُسے دھر چھوڑونگا

جب تلک اُسکے بھی دو چار نہ آنسو نکلین
آہ روزانہ مین اے دیدۂ تر چھوڑونگا

در پہ وحشت مری دیکھ اُسنے کہا ہوکے تنگ
اسکے ہاتھون سے مین اک روز یہ گھر چھوڑونگا

یون تو چھوڑونگا نہ مین آہ و فغان اے ناصح
کرکے عالم کے تئین زیر و زبر چھوڑونگا

دیکے دھوکا مجھے اب کے تو غضنفر وہ گیا
کیا مین نادان ہون جو یون بار دگر چھوڑونگا

بنگیا یار کے جاتے ہی یہ گھر کا نقشا
کہ نظر آگیا گھر بیٹھے سفر کا نقشا

بستر غم پہ گذر جائے ہے مرنے کا خیال
یاد آتا ہے جب اُس راہ گزر کا نقشا

جون چلا جائے کوئی آتش سوزان کے قریب
ہے یہ اب دلکی حرارت سے جگر کا نقشا

کیسے گھبرا کے وہ گھر جانے کو تیار ہوئے
دیکھا بیٹھے دل جو اس دیدۂ تر کا نقشا

فوج غم نے مرے دلکا کیا آتے ہی یہ رنگ
جو ہو مدت مین کسی راہگذر کا نقشا

دیکھ آئینہ مین منہ بولے وہ بیساختہ یون
آئے خوش کیونکر بھلا ہمکو قمر کا نقشا

www.urduchannel.in

آہ و نالے کا مرقع تو ہے الٹا بالکل
پر دکھائی نہ دیا کوئی اثر کا نقشا

غالبًا مرگ ہی آئی ہے اب اپنی کہ جو آہ
نظر آتا نہیں تصویر سحر کا نقشا

ضعف سے بیٹھے ہیں لاچار غضنفر حیران
ہے تصوّر میں جو اس راہگذر کا نقشا

بیٹھے ہیں عید کو سب یار بغل میں لیکر
بیٹھیں ہم کیا دل بیمار بغل میں لیکر

کشتۂ ناز فقط اس پہ ہیں نازاں جی میں
کہ نکلتا ہے وہ تلوار بغل میں لیکر

سو خرابی سے اُٹھا کر ترے بیمار کو آہ
سرنگون بیٹھے ہیں غمخوار بغل میں لیکر

روئے ہم اسکی تمنائے ہم آغوشی میں
دل مایوس کو ناچار بغل میں لیکر

بدگمانی سے ہیں بیٹھے اُٹھے تھے یہ سوچ
بیٹھے ہونگے اُسے اغیار بغل میں لیکر

مے اُلفت کی ترنگ آئی تو آیا دوڑا
شیشۂ مے کو وہ میخوار بغل میں لیکر

کوبکو خانہ نشینی کا ہوا اُسکی چرچا
بیٹھے جو مجھسا طرحدار بغل میں لیکر

شب تنہائی میں سو رہتے ہیں مشتاق ترے
یہ تصوّر تجھے ہر بار بغل میں لیکر

سنکے ہم محو چمن اسکو غضنفر آئے
دل پُر داغ سے گلزار بغل میں لیکر

جا نہیں سکتے کہیں اُس سے کنارا کھینچکر
کاش خنجر مارے اِک دلبر وہ پیارا کھینچکر

یون مصوّر سے کہا تصویر یوسف اُسنے دیکھ
خوب تم لائے ہو یہ نقشہ ہمارا کھینچکر

اُس سے اب کیا پاؤں پھیلاتی ہو جو بیٹھا ہی آہ
ہاتھ اپنی زندگانی سے بچارا کھینچکر

دل نے افشا کر دیا راز نہان یہ کیا کیا
بیخودی میں آہ سرد اک آشکارا کھینچکر

کھینچتا پھرتا تھا آہیں گرچہ گرد اُس گھر کی رات
سنگدل نے ایک پتھر بھی نہ مارا کھینچکر

دل کی حسرت بھی نکالو نوک سے تلوار کی
دمبدم کرتے ہو مجھپر کیا اشارا کھینچکر

واہ ری بیتابی دل میں تو قائل ہوں ترا
کیسے لے آئی اُسے گھر سے دوبارا کھینچکر

جنس دل وان یون گنوا کر آئے ہم حسرت زدہ
جیسے آوے کوئی سوداگر خسارا کھینچکر

کوئے قاتل میں قضا ہی اپنی لکھی تھی مگر
لائی ہے قسمت جو یان ہمکو قضارا کھینچکر

آج لو تم سب سے لا دعوی کہ روز حشر کو
ہو نہ فریادی کوئی دامن تمہارا کھینچکر

دیکھیے ہے کن حسرتوں سے منہ تری دربان کا
اپنے ہمچشموں میں ذلت اک بچارا کھینچکر

ہے غضنفر ایسا یہ عالم کہ جبین آئی ہے
بیٹھ رہتے سارے عالم سے کنارا کھینچکر

جیا نکالا کسی نے در سے جو گردن لگا لکر
ششدر سا رہ گیا مین کلیجہ سنبھالکر

مانگا جو مین نے کچھ تو کس انداز سے کہا
اس بات کا تو اور کسی سے سوال کر

ہمتو فراقِ یار مین سر پیٹتے ہین آہ
دلمین شبِ وصال کا ہر دم خیال کر

خوش طالعی اُنہون کی جو سوتے ہین چین سے
ہر رات ہاتھ یار کی گردن مین ڈال کر

خالی کہانی اُسکو غضنفر سنا نہ تو
قصے مین درج اپنے بھی حسبِ حال کر

دیکھکر اُسکو جو ہو جائے ہے مضطر عاشق
چھیڑتا ہے اُسے کیا کیا وہ سمجھکر عاشق

آہ جس بزم مین جاتا ہون تو حالت مری دیکھ
سب یہ کہتے ہین کہین ہے یہ مقرر عاشق

قلقِ دل سے کبھی یان ہے کبھی وان آ جائے
چین سے گھر مین نہ بیٹھے ہے نہ باہر عاشق

عشقبازی ہے دلا کچھ یہ ہنسی کھیل نہین
کیون عبث جان پہ کھیلے ہے تو ہو کر عاشق

شبکو اُس شوخ کے ابرو کا تصور جو بندھا
مر گیا چپکے سے اک مار کے خنجر عاشق

جو کہا مین نے کہ ہین چاہنے والے ناپید
کوئی پیدا تو کرو میرے برابر عاشق

تو وہ بولے کہ اجی کیجیے بس بس نہ گھمنڈ
ایڑیان رگڑے ہین یان تجسے بہتر عاشق

اور پُر درد غزل ایسی ہی پڑھ بزم مین تو
اشک بھر لائین غضنفر جسے سنکر عاشق

جون رقیب اب مجھے دیکھے ہے سمجھکر عاشق
آپ اپنے پہ ہوا کیا وہ ستمگر عاشق

ٹھنڈی سانسین جو بھرین مین نے تو بولے کیا گرم
یعنی سب جانین کہین ہے یہ معتبر عاشق

دو قدم چلیو برابر مرے تابوت کے تم
تھا تمہارا نہ کوئی میرے برابر عاشق

دم شماری ہے کوئی دم جو افاقہ ہو تو پھر
گننے لگتا ہے شبِ ہجر مین اختر عاشق

آتشِ شوق سے دل ہو جو طپان سینے مین
مثلِ سیماب رہے کیونکہ نہ مضطر عاشق

اپنے سائے سے جو جھجکے ہے دوانون کی طرح
ہے کسی رشکِ پری پر یہ غضنفر عاشق

جاتے ہین وہان سے گر کہین ہم
ہر پھر کے پھر آتے ہین وہین ہم

صد حیف کہ کنجِ بیکسی مین
کوئی نہین اور، ہین ہمین ہم

خاموشی کی مہر ہے دہن پر
ہین حلقۂ غم مین جون نگین ہم

www.urduchannel.in

کیا کیا کھنچین ہین آپ کو دور — ٹک بیٹھین جو یار کے قرین ہم
دیکھ آئینہ ہمسے پوچھتے تھے یون — سچ کہیو کہ کیسے ہین حسین ہم
آیا نہ وہ شوخ اور گئے آہ — حسرت ہی بھرے تہ زمین ہم
تکتے رہے جانب در اسے واے — مرتے کے بوقت واپسین ہم
قسمت مین تو یہ بھی ہے غضنفر — اب وہ ہے تو آپ مین نہین ہم

کیا کہین درد محبت کسی غمخوار سے ہم — سبھی کہتے ہین کہ مرتے ہین اس آزار سے ہم
اُسکے ہمسائے جو ملتا نہین رہنے کو مکان — کبھی آواز تو سنتے پس دیوار سے ہم
مرض عشق نے ہمسے کئی مارے ہمدم — آہ جانبر نہین ہونے کے اس آزار سے ہم
آئینہ دیکھکے کہتا ہے وہ مغرور یہ بات — واقعی خوب ہین ہر ایک طرحدار سے ہم
بات مطلب کی وہ فی الفور سمجھ جاتا ہے — گو کہ پردے مین کہین اُس بت عیار سے ہم
اسکے عاشق کو جو سولی لگے دینے تو کہا — ٹھہرو ٹک پوچھ لین کچھ اپنے گنہگار سے ہم
قصد جانے کا کیا یار نے جب بزم سے آہ — تکتے ہر ایک کا منھ رہ گئے ناچار سے ہم
کرکے آنے کا جو وعدہ وہ نہ آیا شب کو — صبح بدعہدی کے شاکی ہوئے اُس یار سے ہم
(ق)
وعدۂ وصل نئے سر سے وہ دیکر بولا — اب مکرنے کے نہین اپنے اس اقرار سے ہم
جی مین ہے اور غزل سنئے غضنفر تجھسے — بسکہ محظوظ ہوئے ہین ترے اشعار سے ہم

کہتے ہین بہر تسلی یہ دل زار سے ہم — لے ملا دیتے ہین اب تجھکو ترے یار سے ہم
کس پری کے یہ چھلاوے مین اب آئے ہین کہ آہ — چلتے ہین جھجکے ہوئے سایۂ دیوار سے ہم
کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے اب ایسا آزار — ہین تو چنگے بھلے پر لگتے ہین بیمار سے ہم
مرتے دم بھی نظر آئی کہ نہ وہ صورت ہے ہے — یونہین محروم چلے یار کے دیدار سے ہم
بوسہ مانگون تو سمجھکر مجھے سودائی سا — ہنسکے کہتی ہین منگا دینگے بازار سے ہم
بیٹھتا تھا وہ کبھی جس سے لگا کر تکیہ — سر کو ٹکراتے ہین پہرون اُسی دیوار سے ہم
صبح اس کوچے مین اک ہار پڑا تھا باسی — دیر تک آنکھ لگائے رہے اُس ہار سے ہم
(ق)
مے پلانے پہ مصر ہونے کا موجب جو کبھی — پوچھتے لگتے ہین اُس کیفی سرشار سے ہم

www.urduchannel.in

تو یہ کہتا ہے غرض اور تو کیا ہے ہم کو
پر بجید ہوتے ہین اب ایسی ہی تکرار سے ہم

ہجر کی رات بلا سی نظر آتی ہے اک آہ
دمبدم دیکھتے ہین جس رخ کو لاچار سے ہم (ق)

صبح محشر سے ورے اسکی نہ ہووے گی سحر
پہلے ہی سمجھے تھے اس رات کے آثار سے ہم

گر کا اپنے غضنفر نظر آوے تب روپ
پاوین فرصت جو زمانے کی ٹک افکار سے ہم

کچھ دم کا بھروسا نہین ہشیار رہو تم
اے بیخبران اس سے خبردار رہو تم

گر حضرت دل یار کی خرسندی ہے منظور
جب تک کہ جیو زیست سے بیزار رہو تم

ظاہر ہے دعا جینے کی مانگے ہین غمخوار
یعنی کہ اذیت مین گرفتار رہو تم

اس شوخ کے کوچے مین یہ پھرتی ہے منادی
اے بیگنہان مرنے کو تیار رہو تم

کچھ تو مرے غمخوارون کو اس رات ہی کھٹکا
آپس مین جو کہتے ہین کہ بیدار رہو تم

مین نے جو کہا گریہ کنان کوچے مین ہون ہم
اور چین سے سو بام پہ یون یار رہو تم (ق)

تو بولے وہ کیا ناز سے پروا نہین کیا ہے
بیزار سے روتے پس دیوار رہو تم

ہر چند عیادت کو نہ وہ آئے غضنفر
لیکن اسی امید مین بیمار رہو تم

بے توقع ہوئے از بسکہ ہر اک بات سے ہم
دست بردار ہین اب سبکی ملاقات سے ہم

جام خالی نہین دو غیر کو لبریز شراب
کیفیت پاوین سو کیا ایسی مدارات سے ہم

جو جو مذکور کیا کرتے ہین صاحب گھر مین
جان لیتے ہین وہ سب دل کی کرامات سے ہم

وہ ملاقات گلی کوچے کی بھی اب تو چھٹی
کیونکہ بیزار نہون موسم برسات سے ہم

دل و جان صبر و توان عقل و روان دین و ایمان
تھے منکر نہین ہونے کے کسی بات سے ہم

چہ نیندا سین کرین آپ سو ہے آپ کی نذر
تا بمقدور نہ چوکین گے ملاقات سے ہم

اب تو یون بیٹھے ہین خاموش غضنفر گویا
آشنا تھے ہی نہین حرف و حکایات سے ہم

تصور مین ہو اس سے دو بدو ہم
کیا کرتے ہین پہرون گفتگو ہم

شب ہجران مین بیتابی کے مارے
تڑپتے لوٹتے ہین چار سو ہم

گیا اب وہ گریبان ہی کہ جس کے
سدا رہتے تھے مشتاق رفو ہم

کبھی دیکھی جو کل تصویر مجنون
تو گویا بیٹھے تھے بس ہو بہو ہم

نہ آیا مرتے دم بھی وہ غضنفر
چلے دنیا سے کیا پُر آرزو ہم

نہ کاٹے کٹتین اور نہ مارے مرین
تمھین پہ یہ عاشق تمھارے مرین

مریضون کا تیرے سہے چارہ یہی
چھٹین دُکھ سے گر یہ بچارے مرین

الٰہی رہین مرتے دم چشم وا
جو فرقت مین ہم غم کے مارے مرین

کرتا ہو زبان بند بھی تو بھلا (ق)
کچھ آنکھون مین کر کے اشارے مرین

غضنفر کہا نزع مین اُسنے آپ
مرے سامنے سے کنارے مرین

کہا مین یار کے منھ سے ملا منھ
کہو تو لیلون بوسہ بولے کیا منھ

گھمنڈ اپنا کوئی اسوقت دیکھے
لگا دے یار جب ہمکو ذرا منھ

چلا جاونگا دوڑا مین دوانا
جدھر کو ایکی وحشت مین اُٹھا منھ

کھلے بندون وہ ڈیوڑھی مین کھڑا تھا
اور اُسکا اتفاقاً تھا کھلا منھ

نظر آیا جو مین اُسکو تو ہنسکر
دوپٹے مین لیا اُسنے چھپا منھ

غضنفر کہہ جواب اپنا تو آپ ہی
کہ تجھسا کہہ سکے کوئی سو کیا منھ

یہ وقت خواب وہ پہلے پھرا منھ
ابھی رکھئے تفاوت سے ذرا منھ

لڑے ہی بزم مین بھی اُسکی چتون
کہ تو نے اسطرف کو کیون کیا منھ

ابھی کھلجائینگے عقدے اپنے دل کے
تبسم مین جو ہو اُس گل کا وا منھ

مین اس بگڑی ہوئی چتون کے صدقے
بنا نا پھیر دو ہین ہو کر خفا منھ

جو بوسہ مانگا تو کہتے ہین اپنا
تم آئینے میں دیکھو تو ذرا منھ

کہا غیرون نے جو کچھ منھ مین آیا
ولیکن مین تمھارا کر گیا منھ

غضنفر قدر دان کوئی نہین ہے
نہیں پھر دے جواہر سے ترا منھ

مین نے مانا تو مجھسے کام نرکھ
پر مجھے عاشقون مین نام نرکھ

قاصدا جو کہا ہو سو کہدے
اُسکا باقی کوئی پیام نرکھ

ناتوانی سے اُس گلی مین جو مین
گر پڑون ہمنشین تو تھام نرکھ

قاتل اک اور وار کر مجھپر
کام میرا تو ناتمام نرکھ

www.urduchannel.in

وہ تو لڑکا ہے اس سے ہے مجبور — گر نہ نکلے تو اُسکو نام نہ رکھو
اُسپہ گھر والون کی ہے قید دلا — کہ قدم در پہ صبح و شام نہ رکھو
کام آتا نہین کسی کے کوئی — اے غضنفر کسی سے کام نہ رکھو

کرے کسی سے وہ کیا صلح جو ہوا سے لڑے — ہوا مین آئے وہ کافر تو پھر خدا سے لڑے
کھلا کسی پہ نہ احوال انکی رنجش کا — وہ روز وصل عجب شرم سے حیا سے لڑے
مین روٹھتا ہون جو اُن سے تو دل یہ کہتا ہے — وہ آشنا نہین جو اپنے آشنا سے لڑے
جو لڑکے مجھسے وہ ناحق جھکائے شرم سے آنکھ — یہ جنگجو ہے نظر اُسکی پشت پا سے لڑے
دلا تو لڑنے کو تیار کیون ہوا ہے تجھسے — ترے لیے تو ہم اُس شخص بیوفا سے لڑے
وہ لڑنے کو بھی جو آئے تو خواب مین آئے — مین ان کی کیا کہون عیاری کس دغا سے لڑے
(ق)
شب وصال مین رنجش جو آگئی باہم — قضا سے لگا، ہم اُس شوخ بیوفا سے لڑے
کسی نے اُس سے منانے کو جب کہا تو کہا — بلا سمانی ہے میری ۔ مری بلا سے لڑے
گلی سے اُسکی غضنفر سحر جو آئی نسیم — بھری دماغ مین یہ بو کہ ہم ہوا سے لڑے

محیط حسن جو اب دمبدم چڑھاؤ پہ ہے — چلا ہے گھر سے اکڑتا بڑے ہی تاؤ پہ ہے
مجھے بتا دے تو رہتا ہے کون اس گھر مین — کہ جسکے کوٹھے سے کوٹھا ترا لگاؤ پہ ہے
اُڑان گھائیان کیونکر ہمین نہ بتلا دے — کہ ہم مین اُسکے ہوا خواہ اور وہ باؤ پہ ہے
اُٹھا کے آنکھ کسے دیکھنے کی تاب ہے آہ — نشست یار اگرچہ پڑے دکھاؤ پہ ہے
ہم اُسکی بزم کی حسرت مین ہاتھ ملتے ہین — یہ جون جون سنتے ہین مجلس بڑے جماؤ پہ ہے
نہ پوچھ بحر محبت مین کچھ ہمارا حال — جو کچھ ہے آفت دریا سو اپنی ناؤ پہ ہے
غضنفر اس سے تو کر لیجو عرض حال اپنا — ابھی نہ بول کہ غصے مین ہے وہ تاؤ پہ ہے

سونا فراق یار مین خواب و خیال ہے — جب دل لگا تو نیند کا لگنا محال ہے
اپنا قلق تو تھا ہی پہ بیتابی سے تری — اے بیقرار دل ہمین ایذا کمال ہے
مجھ ناتوان و زار کی حالت نہ پوچھیے — جی کل سے بھی کچھ آج زیادہ نڈھال ہے
جو لیسے مرگ کو ترے ہے مرتے دم پہ غم — یعنی تجھے بھی مرگ کا اُس کے ملال ہے

www.urduchannel.in

میں اور فراق میں ترے جیتا رہوں غلط
اے بدگمان یہ کیا تجھے فاسد خیال ہے
عاشق کا خون عشق کی ملت میں واقعی
معشوق اگر کرے تو غضنفر حلال ہے

کیجو انکار ہی تو قتل کا قاتل میرے
حشر کے دن جو کریں تجھکو مقابل میرے
کھلی آواز سے سب اسکی مفصل خوبی
گو کہ پردے سے تھے کئی بیچ میں حائل میرے
دیکھکے مرتا تو یہ عاشق کے یہ پوچھے ہے وہ شوخ
سچ کہو تم ہوئے کس واسطے مائل میرے
گو تو بیدرد ہے لیکن میں بھی کو دیتا
ہوتے پہلو میں ہیاں لاکھ اگر دل میرے
میری ایذا کے جو رہتا ہے وہ درپے دن رات
کچھ تو اسکو بھی ستانے سے ہے حاصل میرے
بارے صد شکر ہوس نکلی مرے ہاتھوں کی
سو رہے ہوکے وہ اک روز جو شامل میرے
جیب و داماں سے سروکار نہ تھا صبح تلک
اسکی گردن میں جو تھے ہاتھ حمائل میرے
کہوں اک اور غزل ایسی غضنفر جس سے
سارے شاعر ہوں ادا بندی کے قائل میرے

پوچھے ہے سامنے منھ کرکے وہ قاتل میرے
کیوں بھی کچھ مرقع سے میں چہرے پہ ہیں تل میرے
میں نے سوتے میں جو چھیڑا تو یہ اٹھکر بولے
میں نہ سوؤں گا نہ تم سوؤگے شامل میرے
ہے یہ اکراہ کہ دن عید کے بدلی پوشاک
لگ گیا وہ جو گلے سے کہیں غافل میرے
دیکھکر آئینہ ماہ یہ کہتا ہے وہ شوخ
حق بجانب ہے انہوں کے جو ہیں مائل میرے
کرکے قائل انہیں پوچھے جو غضنفر کوئی
تو یہ کہتے ہیں کہ دشمن ہوئے قائل میرے

نالہ و شور و فغاں تھا آہ و زاری رات تھی
کنج تنہائی میں کیا کیا بیقراری رات تھی
بیکلی سے کل نہ تھی کل شام سے لے تا سحر
ایک سی حالت دل مضطر کی ساری رات تھی
فکر دنیا و غم دیں دونوں بھولے تھے اسے
اک فقط دلکو تمہاری یادگاری رات تھی
تار رونے کا نہ ٹوٹا جب تلک ٹوٹا نہ دم
شدت غم سے یہ حالت مجھپہ طاری رات تھی
بیٹھنا اٹھنا تڑپنا لوٹنا سر پیٹنا
اضطراب دل سے یہ حالت ہماری رات تھی
تیرے آنے کی توقع تھی جو دلکو بعد مرگ
ناامیدی میں عجب امیدواری رات تھی
اسکا اک شمہ بیاں مجھسے غضنفر نے کیا
جس مصیبت سے ابھی اس نے گزاری رات تھی

جسمیں تری طلب ہو اس جستجو کے صدقے
ہو جسمیں ذکر تیرا اس گفتگو کے صدقے

www.urduchannel.in

جا کیجئے واں تو کہیں کوچۂ دلبر والے
اضطرب را دیکھیں اور دل مضطر والے

جانب بام بحسرت نگراں ہے کوئی
نیچی نظروں سے ذرا دیکھئے اوپر والے

زیب و زینت سے مبرا ہے سدا مہر کا حسن
سادگی پر تری صدقے گئے زیور والے

دعویٰ دل کہیں کر بیٹھے نہ ہرجائی کوئی
کھول مت جوڑے کو او زلف معنبر والے

تم بھی لوگوں میں کہو مجھکو غضنفر میرا
جیسے کہتے ہیں تمہیں لوگ غضنفر والے

جس کے بن دیکھے نہیں زیست کا اسلوب کوئی
بد تو کیا اسکو کہوں ہے وہ غرض خوب کوئی

پاؤں پڑ پڑ کے ہر اک سے میں ہی پوچھوں ہوں
اسکے ملنے کا بتا دو مجھے اسلوب کوئی

ساتھ غیروں کے تماشے کو تو دریا میں نہ جا
وقت میں جائیگا اک روز میاں ڈوب کوئی

دیر آنے میں سفر سے جو لگی تھی تو بھلا
تم تسلی ہی کو لکھ بھیجتے مکتوب کوئی

دیکھوں گر پیار کی نظروں سے تو نظروں میں کیے
اپنا سمجھے نہ غضنفر نہیں محبوب کوئی

جو کہتے تھے کیوں ہم سے تم اکثر نہیں ملتے
اب انکے درست اپنے سے تیور نہیں ملتے

شکوہ جو نہ ملنے کا کیا میں تو وہ بولے
کیا ہم ہیں اجی آپ کے نوکر نہیں ملتے

انسان کو کچھ حفظ مراتب بھی ہے لازم
صاحب کس و ناکس سے برابر نہیں ملتے

مطلوب نہ ہاتھ آئے تو طالب کی ہے خامی
دیکھیں تو بھلا ہم سے وہ کیونکر نہیں ملتے

یوسف کے سے بھائی تو ہیں لاکھوں ہی جہاں میں
پر لاکھوں میں یوسف سے برادر نہیں ملتے

قاصد سے کہا پڑھ کے خطِ شوق ہمارا
مشتاق وہ کیسے ہیں کہ آکر نہیں ملتے

بے دید ہیں کیا ملک عدم کے بھی مسافر
جاتے ہیں تو برسوں میں پھر آکر نہیں ملتے

حالت مرے دل کی انہیں معلوم ہے بالکل
یہ ان کی ڈھٹائی ہے جو اسپر نہیں ملتے

ملنے کا جو میں عید کے دن انسے کیا قصد
کہنے لگے ہم تجھ سے غضنفر نہیں ملتے

قاصدا گر نہیں مشتاق وہ دلبر میرا
کیوں خطِ شوق پڑھا کرتا ہے اکثر میرا

پرسشِ حشر کی سوچ جو مری قتل پہ تم
میں تو کہہ دونگا کہ تھا جرم سراسر میرا

بارہا جیتے کسی ہمراز سے کہتے تھے وہ یہ
مجھسے آزردہ ہے کچھ آج غضنفر میرا

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب دیوان رضا

جس روز سے طالب ہون مین خوبان جہان کا
منظور ترا دید ہے نے دید بتان کا

ہے داغ مرے دل پہ تری عشق کا ہر دم
عاشق نہین زنہار مین ان لالہ رخان کا

جو گل ہے سو ہے عشق مین تیرے وہ قبا چاک
بلبل کے بھی موجب ہے یہی آہ و فغان کا

گر چاشنی درد تری بخشے نہ لذت
ہو ذائقہ شیرین نہ لب و کام و دہان کا

ہر خستہ جگر کو ہے مدد ذات سے تیری
ہے مونس و غمخوار تو ہی غمزدگان کا

چھپا ہے رضا ایک فقط نام کو تیرے
ورنہ جسے دیکھا سو وہ جویا ہے نشان کا

جسے دل کے لینے کا ارمان لیا
کیا مین نے تجھ پر سے قربان لیجا

لگا بیٹھا ہنستے ہوئے تیر قاتل
کہا مین نے آ اپنا پیکان لیجا

وہین ناز سے آ کے ٹھوکر لگائی
کہا دیکھ جی مین نہ ارمان لیجا

بھلا اب چلا ہے جہان سے رضا تو
دم واپسین بھی یہ احسان لیجا

گر اُس گلی مین ہووے قاصد گزار تیرا
کہیو کہ جان بلب ہے اک بیقرار تیرا

پتھر تلک نہ پایا جو داغ سے تو خالی
ہر سنگ کے ہے دل مین مخفی شرار تیرا

سو بار اپنے جی کو تجھ پر نثار کر دے
آتا رضا کے گھر ہو گر ایک بار تیرا

تنہا نہ جلوہ گر ہے انسان مین نور تیرا
سب صورتون مین ہمنے پایا ظہور تیرا

بلبل کو خون گل مین نالون سے مین لٹا دون
اے رشک گل ہو گر پاس حضور تیرا

اک روز ڈرتے ڈرتے مین نے کہا کہ ظالم
لیویگا جی کو میرے آخر غرور تیرا

کہنے لگا کرم کی ہم پاس کیا کمی ہے
مہر و وفا مین شاید ہوگا قصور تیرا

کب ہے تیرا سا دہن غنچہ بستانی کا
رنگ تجھ لب سا کہان لعل بدخشانی کا

ملے آہ ترا کر کے فلک پر سے نظارا
جھپکے ہے پڑا آنکھ کو ہر ایک ستارا

www.urduchannel.in

انتخاب دیوان رقت ۹۴

آہ میری ہے نمونہ بسم اللہ کا
بس ہے اس شیرازۂ دیوان کو رشتہ آہ کا
واے بے برگی نہیں ہمراہ زاد و راحلہ
اور سفر درپیش آ پہونچا عدم کی راہ کا
جو گدا اسکی گلی کا ہووے اوسنے خاکسار
کیا تعجب گر کرے پیدا وہ رتبہ شاہ کا
ہم گداؤن سے ملے اگر کوئی کس واسطے
جبکو دیکھا ہمنے سو طالب ہے مال و جاہ کا
جمع مین رکھتے تھے اک دل سو تو نکو دیچکے
اب جو رقت پاس ڈھونڈو نام ہے اللہ کا

جو شیرازہ خلق محمد نہ ہوتا
تو دیوان عالم مجلد نہ ہوتا
احد کو نہ پہچانتا کوئی ہرگز
اگر درمیان میم احمد نہ ہوتا

اُسطرف یہ ہاتھ سے دامن چھڑا جانے لگا
اِسطرف چاک گریبان پانون پھیلانے لگا
آج اُسکی بزم مین کچھ اور شاید گل کھلا
دلکا غنچہ جو مرے سینے مین مرجھانے لگا
بن بلائے لاکھ باری آپ آتا تھا جہان
کیا غضب ہے اب وہ ہمکو راہ دکھلانے لگا
ہوش کی اپنی خبر لے تجھکو رقت کیا ہوا
اُسکے جاتے ہی تجھے کیون غش پہ غش آنے لگا

یہ ہے فرقت مین تیری زور جھپرنا توانی کا
کہ پہلو مارے ہے پیری سے اب عالم جوانی کا
بہر صورت اُسے ہم داستان اپنی سنا دیتے
نہین ہے شوق پر اُسکو کسی قصے کہانی کا
مجھے تو اے ستمگر وعدہ فردا پہ مارے ہے
بھروسا یان نہین ہے آج کی بھی زندگانی کا
مصور نے ازل کے کلک سے کھینچا ترا نقشہ
تری تصویر کھینچے یہ کہان مقدور مانی کا
بغیر از شمع ہے ہے دل جلون کی قبر پہ آکر
کرے ہے کون رو رو کر ارادہ گل فشانی کا

ہاتھ اکدن اسکے سینہ مین از راہ نسیان رکھدیا
بدگمان لوگون نے کیا کیا عجب بہتان کہدیا

بعد مدت کے ہوا ہے یان گزارا یار کا
اشک تھم جائین تو ہم کرلین نظارا یار کا
ہوکے حیران مین نے دیکھا اُسطرف اور اُسطرف
بزم مین سے نام کوئی جب پکارا یار کا
مرتے مرتے اپنی آنکھین دمبدم جھپکا گیا
نزع مین یاد آیا رقت کو اشارا یار کا

جدائی مین تمہاری دل کی وحشت نے جو گھبرایا
کبھی صحرا مین جا نکلا کبھی گلیون مین پھر آیا

www.urduchannel.in

لگا کہنے وہ میرے دیکھ کر کل اشک گلگوں کو
ذرا دیکھو یہ دیوانہ تو اور ہی رنگ کچھ لایا

پپیہا آج یہ کہتا پھرے ہے چار سو پی پی
مگر کیا یہ بھی پانی چشمۂ الفت سے پی آیا

یہ رقت کا سخن کہہ دیجیو اس آئینہ رو کو
کہ ہمسے خاکساروں نے بھی ظالم تجھکو چمکایا

اکیلا کیا کروں مجھکو نہیں وہ مہ جبیں ملتا
جو اتنا اس سے کہہ دوں چاہنے والا نہیں ملتا

نہ لگتی پیٹھ اپنی قبر سے روز قیامت تک
قیامت ہم پہ تھی گر وہ نہ وقت واپسیں ملتا

ملایا خاک میں فرقت نے تیری حیف رقت کو
بھلا اے سنگدل تو کیلئے اس سے نہیں ملتا

سو لپٹ کر تو ٹک اسے خانہ خراب آجکی رات
بات رہ جائیگی ہو جائیگی خواب آجکی رات

صبح گھر جائیو کیا اتنی ہے جلدی صاحب
دم مرے سینے میں ہے پا بر رکاب آجکی رات

مان لو کہنے کو رقت کے نہیں آخر کار
بات رہ جائیگی ہو جائیگی خواب آجکی رات

بلبل کو ہے گل سے کیا خلش آج
ہر خار کرے ہے سرزنش آج

دامن نہیں آستیں کھینچوں
نکلے جو وہ سیر زا منش آج

بے خزاں ہے بہار فیض آباد
بہتر از گل ہے خار فیض آباد

لالہ ساں دل پہ داغ ہے میرے
کہ چھٹا گلعذار فیض آباد

یہ وصیت ہے جب مرے رقت
گاڑیو تم کنار فیض آباد

اٹھونگا تیرے کوچے سے دامن کو جھاڑ کر
بیٹھونگا جا کہیں میں گریباں کو پھاڑ کر

جاتا ہے میکشوں کی گلی میں تو زاہدا
ایسا نہو پلا دے کوئی مے پچھاڑ کر

رقت نہ جمع کیجیو اسباب دنیوی
کیا فائدہ ہے جائیگا سب چھوڑ چھاڑ کر

آتا ہے جی میں بیٹھئے سارے جہانکو چھوڑ
اٹھئے نہ مرتے دم تئیں اس آستانکو چھوڑ

اس مرغ پر عیاں ہے ترا ظلم باغباں
فصل بہار میں جو گیا آشیانکو چھوڑ

آہ و فغاں سے تیرے سبھی ہوگئے ہیں تنگ
رقت خدا کے واسطے آہ و فغانکو چھوڑ

یا تو وہ دن تھے کہ ہم وہ بیٹھتے تھے پاس پاس
یا اب اس گھر کے نہیں پاتے ہیں پھرنے آس پاس

مجھکو دکھلاتا نہ کافر ابروِ خمدار کاش
اسکے بدلے اک لگا لیتا مجھے تلوار کاش

آخر اٹھواتا وہی جسنے کیا تھا مجھکو قتل
لاش اٹھوانے مری آئے نہ ہوتے یار کاش

بعد مرنے کے مرے آیا تو یون بولا وہ شوخ　　آج کے دن اور بھی مرتا نہ بیمار کاش
چھڑکیان کیونکر اُٹھاؤن، اب وہ بد خو ہو گیا　　پہلے رقت کو کیا ہوتا نہ تجھسے پیار کاش

ذکر گھمنڈ رقیب اُس سے گر ہوا اخلاص　　کسی زمانے مین ہمسے بھی یونہی تھا اخلاص
نہین کہو تو کوئی کس سلوک پر دل دے　　یہ پیار اور یہ محبت یہ آپ کا اخلاص
تمام خلق سے ہو ویگی دشمنی مجکو　　کرینگے آپ اگر یونہین جا بجا اخلاص

دیا اِک بوسہ نہان اُسنے ہکو رات دیکر دل　　سو ہم بھی یہ سمجھتے ہین حساب دوستان در دل
جو کل بیٹھے بیٹھے جی مین آئی میرے اسے رقت (ق)　　کہ مل آوین ذرا چلکر گیا مجھسے نہ مل کر دل
گیا جو کوچۂ دلبر مین وان اور ہی تماشا تھا　　پڑے تھے سیکڑون اُس جا پہ خاک و خون مین تل پر دل
لگا کرنے تجسس مین تو دیکھا ایک گوشے مین　　پڑا ہیگا بصد غربت مرا بھی زار و مضطر دل
لگا حسرت سے مجھکو دیکھنے وہ اور مین اُسکو　　دل ما گریہ بر ما کرد و ما ہم گریہ با بر دل

تیری بیتابی سے اے دل مجکو آسائش نہین　　بس مرے سینے مین بھائی تری گنجائش نہین
ایک دل رکھتا تھا مین سو نذر تیری کر چکا　　دل کی کچھ سینے مین میرے روز پیدائش نہین
سینہ پر داغ سے یہ گھر تماشاگاہ ہے　　دستۂ گل سے مری محفل کی زیبائش نہین

دوستو قصۂ دل مجھسے کہا جاوے کہان　　مین تو کہہ بھی سکون پر تمسے سنا جاوے کہان

کہیو قاصد کہ اُس مین حال نہین　　الٰہی سے کے تئین زوال نہین

جنازے والو نہ چپکے قدم اُٹھائے چلو　　گلی ہے اُسکی ذرا کرتے ہائے ہائے چلو
سکے تھا قیس کہاں اے محرمانِ محمل یار　　خدا کے واسطے ناقے کو ٹک بڑھائے چلو
کہین ہین آج مرے پاؤن پڑ کے حضرتِ دل　　گلی مین اُسکی اگر سر تلک بھی جائے چلو
کہون مین کیونکہ اب اُس شہسوار کو یارب　　کہ ناتوان ہون نہ تازی کو یون اُڑائے چلو
تمام رات نہین وعدے پہ بیقرار رہا　　نہین مین بولتا تمسے بھلے تم آئے چلو
کہے ہے جو کوئی جھوٹھون کہ چلتے ہو اُس پاس　　تو منہ سے نکلے ہے بے اختیار ہائے چلو
جو عزم قتل ہے رقت کا آج سنگدل لو　　تو اپنی تیغ کو تم سنگ ہی چٹائے چلو

یہی آتا ہے جی مین پھاڑ کر اپنے گریبان کو　　بہار آوے نہ آوے ہم نکلجائین بیابان کو

دلِ نالان جو لب پر لیکے اب فریاد آتا ہے — خدا جانے کہ کون اسوقت اسکو یاد آیا ہے

خدا کے واسطے کوئی یہ اُس سے جا کے اب کہدے — ترے کوچے مین کوئی خانمان برباد آیا ہے

جو کچھ ہوتی ہو سو ہو دے اُسی دل دیگر سے رقت — جو دل لینے کی خاطر وہ ستم ایجاد آیا ہے

کہان گل اور کہان وہ اے صبا یہ بادبندی ہے — جو بلبل اُسپہ عاشق ہے تو اُسکی خود پسندی ہے

نظر جس آن کوئی بے سروسامان آتا ہے — سبھے یاد اپنا دل بے اختیار اُس آن آتا ہے

جدائی مین تمہاری کیا کہین کیا کیا الم دیکھے — غرض تھی زندگی اپنی جو پھر آ یہ قدم دیکھے

دلا تو ساتھ اپنے لیگیا صبر و شکیبائی — بیابان مین پڑا ہون اکیلا ہے واے تنہائی

ہوا مسمار میرا خانۂ دل تیرے رونے سے — کھلی اے چشم تو نے اس برس برسات بھلائی

بقولِ مصرعِ جرأت ترے بن دیکھ رقت کو — کوئی کہتا ہے وحشی کوئی خبطی کوئی سودائی

انتخاب دیوان رضوی

تم جو دن عید کے غیروں کے گلے یار لگے — ہم پچھاڑے روتے ہر اک کی در و دیوار سے لگے

مین ترے تیغ تلے سر کو دہرے ہون قاتل — اور تو چاہے ہے کہ جلاد کی تلوار سے لگے

وقتِ سرگوشیِ اغیار جو مین آ پہنچون — تو بنانے وہین کچھ بات وہ عیار سے لگے

پردۂ شرم کو کر دور ذرا مڑ کر دیکھ — پیچھے پھرتے ہین ترے طالب دیدار لگے

رنج راحت ہے اب اور درد ہے درمان میرا — کیون نہ کافور مجھے مرہم زنگار سے لگے

کر سپرد انکو بھی تو دستِ جنون کے ناصح — ہین گریبان مین ثابت جو کبھی تار سے لگے

اک غزل اور بھی پُر درد سی کہیے رضوی — اپنے تو جی کو نہ یہ آپکے اشعار [illegible]

منع مت کیجیو جب سے مجھے وہ قاتل لپٹے — اس بہانے تو گلے [illegible] بسمل لپٹے

ہے بجا سے کہیے اگر عقدِ ثریا ان کو — [illegible] ہم ترے رخسار پہ تل لپٹے

چہرے سے نقاب دور کیجے — یہ شرم و حجاب دور کیجے

کھیلو کی اُسکے گھر مین جو تنہائی بھری گئی — شاید کہ اُسکے آج دیوالی بھری گئی

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب دیوان محنت شاگرد جرأت

اپنا تو دردِ عشق سے بس کام ہو چکا
گر غم یہی ہے تو ہمیں آرام ہو چکا

کیا کیا مزے سے ربط ہوں باہم خدا کرے
سمجھے وہ یہ کہ اب تو میں بدنام ہو چکا

ناصح تو نصیحت نہ سنا میں نہیں سنتا
بک بک کے مرا مغز نہ کھا میں نہیں سنتا

کچھ ذکر میں ذکر اپنا میں لایا تو وہ بولا
بس بات کو اتنا نہ بڑھا میں نہیں سنتا

احوال مرا دھیان سے سنتا تھا وہ لیکن
کچھ بات جو سمجھا تو کہا میں نہیں سنتا

شکوے سے بھی کرتا ہے جو کوئی اُس سے مراد کر
تو کہتا ہے ہر اک کا گلا میں نہیں سنتا

تو کس سے یہ کہتا ہے کہ گھر جاؤنگا میں آج
پیارے مرے جی کو نہ کڑھا میں نہیں سنتا

اُس بت نے جو غیروں پہ کیا لطف تو یارو
مجھ سے یہ کہو بہرِ خدا میں نہیں سنتا

بیماریِ غم سے کوئی جیتا ہے طبیبو
کیوں مجھکو بتاتے ہو دوا میں نہیں سنتا

تیرے تو نہیں ہوش ٹھکانے، تری باتیں
کیا خاک سنوں دھیان لگا میں نہیں سنتا

کیوں پہلے نہ آنے کی خبر اُس نے سنا دی
پیغامبر اب کچھ نہ سنا میں نہیں سنتا

محنت کو ہے یہ ضعف کہ کچھ اپنی حقیقت
کہتا ہے وہ مجھ سے، تو ذرا میں نہیں سنتا

کیا قہر ہے یہ تیرا مجھکو رُلا کے ہنسنا
پھر تس پہ اے ستمگر یوں کھلکھلا کے ہنسنا

در سے اُٹھایا مجھکو اور میں ہنسا تو بولا
ہے سخت بیحیائی خفت اُٹھا کے ہنسنا

مر حال دیکھ مجھکو غیروں سے یہ کہے ہے
ٹک واسطے خدا کے اسکو رُلا کے ہنسنا

ہنسی کی اُنکی حد سے تعریف کی میں تب سے
اُسنے کیا مقرر مکھڑا چھپا کے ہنسنا

کیا وصل میں مزے تھے اُس شوخ کے کہ مجھکو
کچھ آ کے چھیڑ جانا پھر بھاگ جا کے ہنسنا

کیا ظلم ہے یہ گلرو مجھکو دکھا دکھا کر
غیروں کے ساتھ تیرا آنکھیں ملا کے ہنسنا

جوں شمع غمزدوں کو شادی و غم ہے یکساں
جب مر گئے تو انکو آنسو بہا کے ہنسنا

ہنستا اگر وہ دیکھے گلرو کو میرے محنت
تو گل کو بھول جاوے پھر کھلکھلا کے ہنسنا

www.urduchannel.in

کیا حرف یا رب اُسکے دہن سے نکل گیا — سنتے ہی جسکے جی مرا تن سے نکل گیا
چھوڑا قفس سے تب ہمین صیاد نے تو آہ — جب موسم بہار چمن سے نکل گیا
نکہت جو اُسکی زلف کی وان لیگئی صبا — شرمندہ ہو کے مشک ختن سے نکل گیا
تیرے جلے بلے کو رکھین خاک قبر مین — شعلہ سا ایک تھا سو کفن سے نکل گیا
محنت جو خط تراشی کی اُس ماہرو نے آہ — صد شکر ہے کہ چاند گہن سے نکلگیا

مت اپنا سنا غم دل افگار تڑپھ کر — مرجائینگے ورنہ ابھی دو چار تڑپھ کر
چھاتی سے لگایا تو کہون کیا کس ادا سے — آغوش سے نکلا وہ طرحدار تڑپھ کر
دریا جو بہا اشک کا تو صورت ماہی — اُچھلا دل بیتاب بھی اک بار تڑپھ کر
سینے سے مرے تیر کا پیکان جو گذرا — پکڑا دل مجروح نے سوفار تڑپھ کر
کیون جان لیا چاہے ہے دم لینے دے اے دل — مارا مجھے تونے تو ستمگار تڑپھ کر
پاؤن پہ مرے گر پڑی بیتاب ہو بجلی — کھینچی جو مین اک آہ شرربار تڑپھ کر
ہے درد جدائی دے اسے شربت دیدار — مرجائے نہ یہ محنت بیمار تڑپھ کر

آگیا جو یاد مجھے سیر گلستان دیکھکر — خوب سا رویا مین گل کی شکل خندان دیکھکر
سیر گل کو وہ کبھی آیا تھا ہوا مجھکو یقین — ٹکڑے ٹکڑے باغ مین گل کا گریبان دیکھکر
ماہ چھپتا تھا بزیر پردۂ ابر سیاہ — رات مکھڑے پہ تری زلف پریشان دیکھکر
ایسی ہی سج دھج سے کل محفل مین وہ آیا کہ بس — رہگئے آئینہ رو سب اُسکو حیران دیکھکر
لے بت کافر ترے بن اب یہ ہے محنت کا حال — کانپ اُٹھے اُسکو سب گبر و مسلمان دیکھکر

قبر پر اُسکی چڑھا اپنے بھی ٹک ہار کے پھول — آج اے رشک چمن ہین ترے بیمار کے پھول
آگیا غش مین وہ افراط نزاکت کے سبب — سخت محجوب ہوئے ہم تو اُسے مار کے پھول
باغبان کتنے ترے باغ کے توڑے گل سرخ — ہین یہ دامن مین مرے دیدۂ خونبار کے پھول
تحت دلکی مرے یون نوک مژہ پر ہے بہار — نوک پہ سرخ پروئے کوئی جون خار کے پھول
رب تلک بو سے مرا انکی معطر ہے دماغ — ہو گیا کے تھے جو بالے مین شب اُس یار کے پھول
زخم کیا گل سے کھلے ہین ترے مجروح کے واہ — پھول تو ہوتا ہے یہ دیکھے کوئی تلوار کے پھول

www.urduchannel.in

میری قبر پا د یہ وہ غنچہ دہن ہنسنے لگا　　واہ کیا خوب کھلے آ و سرِ مزار کے پھول
ہم تو بس مر ہی گئے ہائے تڑپ کر محسنؔ　　دیکھکر کانوں پہ اُس شوخ طرحدار کے پھول

دل وہ اگلا سا ترا اے بت بیباک نہیں　　ہمکو تو وہی محبت ہے تجھے خاک نہیں

شوق دیدار ترا دل سے بھلا جائے کہاں　　تھامئے دلکو تو آنکھوں سے رہا جائے کہاں
سارے دن کیوں نہ پھرے گھر میں وہ گھبرایا سا　　آدھی راتوں کا تڑپنا یہ مرا جائے کہاں

کان میں غیر کے جو تونے کہا سمجھا میں　　لے نہ گھبرا تری محفل سے اُٹھا، سمجھا میں

دے گیا وہ زبان مجھ سے دل افگار کے منھ میں　　ڈر ہے یہ پڑے بات نہ دو چار کے منھ میں
ایسا تھا وہ بیکس کہ کسی نے دم آخر　　پانی نہ چوایا ترے بیمار کے منھ میں
کیا جانے لہو کسکا پیا تیر نے تیرے　　ہو جو یہ سرخی نہیں سوفار کے منھ میں

اس سے یہ روٹھا میرا سمجھ لائے کہیں　　کہ دل اُس یار کا اغیار سے ملجائے کہیں
آئینہ دیکھے ترے ہاتھوں میں اے غیرت گل　　پر یہ ڈر ہے کہ نہ تو ہاتھ پہ گل کھائے کہیں
سج بنا کر جو وہ بیٹھے ہے تو یہ سوچے ہے　　کہ لپٹ جائے کوئی آ کے نہ اب ہائے کہیں
ہونٹھ سی ہونٹھ ملانے کا انکا ہی میں کھیل　　ہے مزا اسپہ جو دل اُسکا بھی آ جائے کہیں
نشۂ مے ہے نہ دیکھو آئینہ لیکر پیارے　　غرۂ حسن تجھے اور نہ بہکائے کہیں
ٹکٹکی اُسکی طرف اسلیئے میں باندھے ہوں　　کہ دم نزع مری آنکھ نہ پھر جائے کہیں
دم کسی شکل ٹھہرتا نہیں اب اے محسن　　ٹھہرے سینے کی جو ٹھنڈی کی وہ ٹھہرائے کہیں

دیکھا ہی نہیں تیرا دیدار کئی دن سے　　حالت ہے عجب اپنی اے یار کئی دن سے
ظاہر میں نہیں کچھ غم حیران ہوں میں اے ہمدم　　کیوں رہتی ہیں یہ آنکھیں خونبار کئی دن سے
کیا اُسکی کہوں حالت، دشوار ہے اب صحت　　خاموش ہے کچھ تیرا بیمار کئی دن سے
جب ہمکو نکلوایا تب چین انھیں آیا　　اس بات کے درپے تھے اغیار کئی دن سے
ہے سخت غم فرقت مر جایئے اے محسن　　آتا ہے یہی جی میں سو بار کئی دن سے

ہو رقیبوں سے ملاقات اُس بت گمراہ کی　　اور ترستے ہم رہیں قدرت ہے یہ اللہ کی

الفت ہوئی ہے اُس بت مغرور سے مجھے　　پھیرے ہے منھ جو دیکھتے ہی دور سے مجھے

www.urduchannel.in

کیا حرف یا رب اُسکے دہن سے نکل گیا / سنتے ہی جسکے جی مرا تن سے نکل گیا
چھوڑا قفس سے تب ہمین صیاد تونے آہ / جب موسم بہار چمن سے نکل گیا
نکہت جو اُسکی زلف کی وان لیگئی صبا / شرمندہ ہو کے مشک ختن سے نکل گیا
تیرے جلے بلے کو رکھین خاک قبر مین / شعلہ سا ایک تھا سو کفن سے نکل گیا
محنت جو خط تراشی کی اُس ماہرو نے آہ / صد شکر ہے کہ چاند گہن سے نکلگیا

مت اپنا سنا غم دل اُڑ گا تڑپھ کر / مرجائینگے ورنہ ابھی دو چار تڑپھ کر
چھاتی سے لگایا تو کہون کیا کس ادا سے / آغوش سے نکلا وہ طرحدار تڑپھ کر
دریا جو بہا اشک کا تو صورت ماہی / اُچھلا دل بیتاب بھی اک بار تڑپھ کر
سینے سے مرے تیر کا پیکان جو گذرا / پکڑا دل مجروح نے سوفار تڑپھ کر
کیون جان لیا چاہے ہے دم لینے دے اے دل / مارا مجھے تونے تو ستمگار تڑپھ کر
پاؤن پہ مرے گر پڑی بیتاب ہو بجلی / کھینچی جو مین اک آہ شرربار تڑپھ کر
ہے درد جدائی دے اسے شربت دیدار / مرجائے نہ یہ محنت بیمار تڑپھ کر

آگیا جو یاد کچھ سیر گلستان دیکھکر / خوب سا رویا مین گل کی شکل خندان دیکھکر
سیر گل کو وہ بھی آیا تھا ہوا سب کو یقین / ٹکڑے ٹکڑے باغ مین گل کا گریبان دیکھکر
ماہ چھپتا تھا بزیر پردۂ ابر سیاہ / رات کوٹھے پر تری زلف پریشان دیکھکر
ایسی ہی سج دھج سے کل محفل مین وہ آیا کہ بس / رہگئے آئینہ رو سب اُسکو حیران دیکھکر
لے بت کافر ترے بن اب یہ ہے محنت کا حال / کانپ اُٹھے اُسکو سب گبر و مسلمان دیکھکر

قبر پر اُسکی چڑھا اپنے بھی ٹک ہار کے پھول / آج اے رشک چمن ہین ترے بیمار کے پھول
آگیا غش مین وہ افراط نزاکت کے سبب / سخت محجوب ہوئے ہم تو اُسے مار کے پھول
باغبان کتنے ترے باغ کے توڑے گل سرخ / ہین یہ دامن مین مرے دیدۂ خونبار کے پھول
لخت دلکی مرے یون نوک مژہ پر ہے بہار / نوک پر سرخ پڑے کوئی جون خار کے پھول
اب تلک بو سے مرا انکی معطر ہے دماغ / مرتیا کے تھے جو بالے مین شب اُس یار کے پھول
زخم کیا گل سے کھلے ہین ترے مجروح کے وا / پھل تو ہوتا ہے یہ دیکھے کوئی تلوار کے پھول

www.urduchannel.in

میری تقریر پہ وہ غنچہ دہن ہنسنے لگا
واہ کیا خوب کھلے آج شکر بار کے پھول

ہم تو بس مر ہی گئے ہاے تڑپ کر محنت
دیکھکر کانون پہ اُس شوخ طرحدار کے پھول

دل وہ اگلا سا ترا اے بت بیباک نہین
ہمکو تو وہ ہی محبت ہے تجھے خاک نہین

شوق دیدار ترا دل سے بھلا جائے کہان
تھامئے دلکو تو آنکھون سے رہا جائے کہان

سارے دن کیون نہ پھرے گھر مین وہ گھبرایا سا
آدھی راتون کا تڑپنا یہ مرا جائے کہان

کان مین غیر کے جو تونے کہا سمجھا مین
لے نہ گھبرا تری محفل سے اُٹھا، سمجھا مین

دے گیا وہ زبان مجھ سے دل اغیار کے منھ مین
ڈر ہے یہ پڑے بات نہ دو چار کے منھ مین

ایسا تھا وہ بیکس کہ کسی نے دم آخر
پانی نہ چوایا ترے بیمار کے منھ مین

کیا جانے لہو کسکا پیا تیر نے تیرے
بیوجہ یہ سرخی نہین سوفار کے منھ مین

اس سے یہ روٹھنا میرا ستم لائے کہین
کہ دل اُس یار کا اغیار سے ملجائے کہین

آئینہ دیکھو ترے ہاتھون مین اے غیرت گل
پر یہ ڈر ہے کہ نہ تو ہاتھ پہ گل کھائے کہین

سج بنا کر جو وہ بیٹھے ہے تو یہ سوچے ہے
کہ لپٹ جائے کوئی آکے نہ اب ہائے کہین

ہونٹھ سے ہونٹھ ملانے کا انکا لاہی مین کھیل
بے مزا اسپہ جو دل اُسکا بھی آجائے کہین

فتنۂ ہی ہے نہ دیکھو آئینہ لیکن پیارے
غرۂ حسن تجھے اور نہ بہکائے کہین

ٹکٹکی اُسکی طرف اسلئے مین باندھے ہون
کہ دم نزع مری آنکھ نہ پھر جائے کہین

دم کسی شکل ٹھہرتا نہین اب اے محنت
ٹھہرے جینے کی جو ملنے کی وہ ٹھہرائے کہین

دیکھا ہو نہین تیرا دیدار کئی دن سے
حالت ہے عجب اپنی اے یار کئی دن سے

ظاہر مین نہین کچھ غم حیران ہون مین اے ہمدم
کیون رہتی ہین یہ آنکھین خونبار کئی دن سے

کیا اُسکی کہون حالت، دشوار ہے اب صحت
خاموش ہے کچھ تیرا بیمار کئی دن سے

جب ہمکو نکلوایا تب چین اُنھین آیا
اس بات کے درپے تھے اغیار کئی دن سے

ہے سخت غم فرقت مرجائیے اے محنت
آتا ہے یہی جی مین سو بار کئی دن سے

ہو رقیبون سے ملاقات اُس بت گمراہ کی
اور ترستے ہم رہین قدرت ہے یہ اللہ کی

الفت ہوئی ہے اُس بت مغرور سے مجھے
پھیرے ہے منھ جو دیکھتے ہی دور سے مجھے

تیرے گلے کا اشک ہوا ہار کس لیے
عاشق نہیں تو چشم ہے دُر بار کس لیے

درد نہاں ہے اشک و رخ زرد سے عیاں
کرتا نہیں تو منہ سے پھر اظہار کس لیے

جوں غنچہ تو خموش ہے کس گل کیواسطے
ہے بیکلی سے تجھکو سر و کار کس لیے

نرگس کی طرح کس کا تجھے انتظار ہے
رہتی ہیں انکھڑیاں تری بیدار کس لیے

گرمی خدانکردہ یہ پہنچی ہے دلکو کیا
جوں شمع آہ کھینچے ہے ہر بار کس لیے

کھینچا نہیں شراب محبت کا گر خمار
سرخی ہے انکھڑیوں میں نمودار کس لیے

وحشت نہیں مزاج میں پیدا ہوئی تو آپ
دے بیٹھے گالیاں مجھے دو چار کس لئے

لگتا نہیں ہے بزم میں کس کے بغیر جی
تنہائی ڈھونڈتے ہو تم اے یار کس لیے

میرے کراہنے پہ تو کہتے تھے تم یہ بات
لوگ اپنے کو بناتے ہیں بیمار کس لیے

کیوں درد دلسی اوڑتی ہیں منھ پر ہوائیاں
پیارے تمہیں ہوا ہے یہ آزار کس لیے

عاشق نہیں ہوئے ہو تو پھر تم لگا کے دھیان
محنت کے بیٹھے سنتے ہو اشعار کس لیے

ہے انکھڑیوں میں نیند تو اُٹھ کام کیجیے
یہ بھی تو گھر ہے آپکا آرام کیجیے

یہ ضعف ہے کہ پہنچیں نہ تا صبح رخ تلک
گر زلف پر نگاہ سر شام کیجیے

کل میں جو یہ کہا کہ کسی کے الم سے آہ
مرجائیے بس اور نہ کچھ کام کیجیے (ق)

تو وہ سنا کے مجھکو یہ کہتا ہے ایک سے
کیا لطف ہے کسیکو جو بدنام کیجیے

اس زندگی سے کھینچیے محنت گر اپنا ہاتھ
پھیلا کے پاؤں ذوق سے آرام کیجیے

اُسکے جانے سے جو آگہ مجھے کر دیتا ہے
میرے مرجانے کی گویا وہ خبر دیتا ہے

چشم کم سے نہ مرے دیدۂ تر کو دیکھو
موتیوں سے ابھی داماں یہ بھر دیتا ہے

میں نے کب پاؤں پہ سر اُسکے دھرا محفل میں
اک نہ اک بات نئی مجھپہ وہ دھر دیتا ہے

وائے قسمت کہ بجز لخت دل و قطرۂ اشک
کون دنیا میں مجھے لعل و گہر دیتا ہے

جسکے ہاتھ آؤں میں خاتم کی طرح اے محنت
ایک پتھر مری چھاتی پہ وہ دھر دیتا ہے

مت اُٹھا انکو جو ہیں ظلم اُٹھانے والے
جیتے جی در سے ترے ہم نہیں جانے والے

کل شب وصل میں کیا جلد کٹی تھیں گھڑیاں
آج کیا مر گئے گھڑیال بجانے والے

فقط

www.urduchannel.in

۵ ۷۶

انتخاب دیوان نصرت شاگرد جرأت

نے حور و ملک اور نہ انسان میں دیکھا — جو نور ترے چہرۂ رخشان میں دیکھا
ہر برگ شجر کو ہے مرے نام کی تسبیح — ہر رنگ میں عالم کو ترے دھیان میں دیکھا
اول تو تجھے کعبہ و بتخانے میں ڈھونڈھا — دیکھا تو پھر آخر دل حیران میں دیکھا
ظلمات میں سنتے تھے کہ ہے چشمۂ حیوان — سو ہمنے ترے چاہ زنخدان میں دیکھا
تشبیہ میں اُس حسن کی دوں کس سے کہ نصرت — ایسا کوئی کم عالم امکان میں دیکھا

ہوس کسیکو جو دیکھنے کی ہو موج بزانتہائے دریا — تو آکے چشمونکو دیکھے میری کہ یان سے ہے ابتدائے دریا
حباب انکو نہ سمجھو یارو یہ اُٹھتے پانی میں ہیں جو ہر دم — میں کھلا جو کسیکا دیکھا کھلے ہیں یہ دیدہ ہائے دریا
درون گرداب ایسے جاکر پھنسی ہے کشتی ہماری یارب — سرشک یاس اب یہی ہیں آنکھوں سے کیا کہیں ہائے جدا دریا
سرشک چشم اور آہ سوزان نے میرے ایسے ہوا ایک پل میں — بہت سے جنگل کے ہیں سرسبز اور کتنے سکھائے دریا
اُٹھائیگا جب تلک نہ نصرت تو ورطۂ عشق کی مشقت — تو ہاتھ آویگا کیونکہ تیرے وہ گوہر بہائے دریا

کل کسی نے جو ترے آنے کا مذکور کیا — بات کہتے دل غمدیدہ کو مسرور کیا
بات وہ حق کے سوا اور نہ کچھ کہتا تھا — کیوں سر دار پہ ناحق سے منصور کیا
دیدوا دید جو رہتی تھی سو وہ دن نہ رہے — ہے ہمیں اب شرم و حیا نے اُسے مستور کیا
اپنے بیمار کی آیا نہ عیادت کو کبھی — غرۂ حسن نے ایسا اُسے مغرور کیا
کوئی اُسکا نہیں ثانی ہے جہاں میں نصرت — جرأت اللہ نے جس تخلص کو مشہور کیا

اُٹھ گیا آغوش سے میرے جو وہ دلبر کہیں — چین ہی پاتا نہیں ہے یہ دل مضطر کہیں
بن ترے آسے پریشان ہیں سبھی سامان عیش — ہے کہیں مطرب کہیں ساقی کہیں ساغر کہیں
رنج گر کیجے مجھے خوش ہوں ولی غم ہے کہ آہ — خوار ہاتھ میرے تمہارا ہووے دامن تر کہیں
اپنے کشتے کی خبر لے اتنا ہی قاتل کہ ہے — سر کہیں اور تن کہیں بالیں کہیں بستر کہیں
کاروان عشق سے بچھڑا ہوں اب جاؤں کدھر — گم ہوا اس رنگ سے اور چل سکے رہبر کہیں
بت تراشی چھوڑ دے اور بت سا بن بیٹھے وہ آپ — دیکھ پاوے گر نقشہ ترا آذر کہیں
یا تو وہ گرمی تھی صحبت کی کہ ہمکو روز و شب — پاس سے اپنے جدا کرتے نہ تھے دم بھر کہیں

www.urduchannel.in

یا یہ حالت ہے کہ ٹک در پہ قدم رکھیں تو آہ ۔۔۔ کہتے ہو تم چل بے چل جلدی نکل باہر کہیں
ٹک دمِ آخر تو ل نصرت سے اے جانان کہ تو ۔۔۔ کوئی عاشق اُس سے پاؤ گا نہیں بہتر کہیں

ہو صبر کو کیا قرار دل میں ۔۔۔ ہے ہم سے خفا وہ یار دل میں
کیا خواہشِ باغ ہو کہ مجھکو ۔۔۔ داغوں سے ہے لالہ زار دل میں
حسرت غم عشق گلرخان آہ ۔۔۔ کھٹکے ہے برنگِ خار دل میں (ق)
جون گل کریں چاک ہم گریبان ۔۔۔ آتا ہے ہزار بار دل میں
بوسے کی جو میں نے کی طلب آہ ۔۔۔ گزرا اُسے ناگوار دل میں
دیتا تھا وہ سینکڑوں ہی دشنام ۔۔۔ ہوتا تھا میں شرمسار دل میں (ق)
نصرت جو ہے تجھ پہ مشکل عشق ۔۔۔ کر فکر نہ زینہار دل میں

جسکو غم عشق گلرخان ہو ۔۔۔ کب اُسکو ہوائے بوستان ہو
وہ دوست جو مہربان ہو کیا غم ۔۔۔ گو دشمن جان مرا جہان ہو
مشاطہ کی کیا ہے اسکو حاجت ۔۔۔ جس شخص کا حسن جاودان ہو

ہیں اُس صنم سے جدا جو کئی مہینے سے ۔۔۔ خدا ہی جانے ہے جیسے ہیں تنگ جینے سے
نہیں جو پاس وہ تھا جس سے خواب و خور کا مزا ۔۔۔ تو دور بھاگے ہے دل اپنا کھانے پینے سے
بہار روئے بتان اور خط سے ہو اس رنگ ۔۔۔ بڑھی ہے حسن طلا جیسے سبز مینے سے
ہزار حیف کہ ہم دور سے کھڑے دیکھیں ۔۔۔ بٹھائے پاس تو اغیار کو قرینے سے
عتاب و جور تو نصرت شعار خوبان ہے ۔۔۔ اُٹھائے کیونکہ وہ پھر ہاتھ اپنے کینے سے

فرقت میں جو ہم بیٹھے ہیں دلگیر کسی کی ۔۔۔ قسمت کی ہے خوبی نہیں تقصیر کسی کی
جیب غنچے ہوئے گل نے کیا چاک گریبان ۔۔۔ کی پیک صبا نے جو ہیں تقریر کسی کی
سمجھاتے ہیں گر حال مرا اُسکے تئین لوگ ۔۔۔ سنتا ہی نہیں وہ بت بے پیر کسی کی
اور کوئی منت جو کیے اُس سے تو بولے ۔۔۔ (ق) واللہ نہ بخشوں گا میں تقصیر کسی کی

دنیا میں تو یوں اور بھی محبوب ہیں نصرت
اُس حسن کے آگے نہیں توقیر کسی کی

www.urduchannel.in

جو یار و اسکی اٹکھیلی دم رفتار دیکھو گے — تو ہر اک چال مین اسکی نئے اطوار دیکھو گے
خم ابرو کو اسکے تک رہا جب مین تو وہ قاتل — لگا کہنے کھینچیگی ایکدن تلوار دیکھو گے
طبیبون نے بود کیا نبض کو میری تو یہ بولے — یہ جاویگا تمہارے جی کے ساتھ آزار دیکھو گے
ابھی تو حال دل نہان ہے اور سب مجھپہ روتے ہین — عجب احوال ہوویگا دم اظہار دیکھو گے
صنم کھولیگا جسدم طرۂ عنبر فشان یارو — تو پھر لٹکیگا کیا کیا کوچہ و بازار دیکھو گے
نہ دوگے شربت دیدار گر بیمار کو اپنے — تو جی دیگا تمہارا طالب دیدار دیکھو گے

خدا کے واسطے نصرت کہا یہ سوز کا مانو
لگا کر دلکو پیکا بہت آزار دیکھو گے"

انتخاب دیوان خان بہادر خان مرحوم مصروف نبیرہ حافظ رحمت خان

قصد کرتا ہون ترے گھر سے جو مین جانے کا — دل یہ کہتا ہے کہ تو چل مین نہین آنے کا
شمع گو تجھکو بھی ہے سوز محبت کی لگن — لیک قائل ہون مین پروانے کے جل جانیکا
ناصحا دست جنون ہے یہ سلامت جب تک — چھوڑ سکتا ہون مین دامن کہین ویرانے کا
نہین معلوم مزا کیا ہے تجھے اے مصروف — خون دل پینے کا اور لخت جگر کھانے کا

یارہی جسکا عزیز ودرپئے آزار ہو — زندگی اپنی سے کیونکر پھر نہ وہ بیزار ہو

ہے مثل حباب زندگانی — اک نقش برآب زندگانی
جیتا ہون جو ہجر مین تو ہمدم — کرتی ہے عتاب زندگانی
مصروف جہان کے میکدے مین — کی ہمنے خراب زندگانی ؛

مجھسے کیا پوچھے ہے ہمدم تو کہان رہتا ہے — کہین ایک جا بھی فقیرون کا مکان رہتا ہے
دل ہے غش یار کی اس طرز فراموشی پر — جب ملون ہون تو وہ پوچھے ہے کہان رہتا ہے

احوال درد دل کوئی اظہار کیا کرے — ہمیرہو طبیب تو بیمار کیا کرے
مرہم تمہارے لطف کا ہے غیر کے لیے — فرمایئے کہ یہ جگر افگار کیا کرے

مصروف ایک بوسے پہ دل دیکے چپ ہا
قیمت جو خوب پاوے سو تکرار کیا کرے

www.urduchannel.in

انتخاب دیوان محبت خان محبت

دل مری جان کا وبال ہوا — آہ جینا مجھے محال ہوا
اپنی ہستی سے جب گذر گئے ہم — تب تری ذات سے وصال ہوا
عشق میں تیرے جی دیا ہمنے — تجھکو کچھ بھی کبھی ملال ہوا
تو جو پہلو سے اٹھ گیا میرے — کیا کہوں میں جو دلکا حال ہوا
ہم میں اور زیست میں جو تھا پیوند — تیغ سے تیری انفصال ہوا
غیر کے گھر قدم رکھا تو نے — دل محبت کا پائمال ہوا

خانۂ دلمیں وہ جسدم جلوہ فرمانے لگا — غنچۂ تصویر بھی خجلت سے مرجھانے لگا
کیا سکیگا خاک واں جاکر مرے پیغام کو — تو تو قاصد نام اسکا سنکے گھبرانے لگا
غم میں ہوتا ہے تسلی بخش جی کا طفل اشک — یہ خدائی ہے کہ لڑکا ہمکو بہلانے لگا
داغ داغ اس جسم کو سرو چراغاں کر دیا — مجھکو عشق اپنا تماشا آپ دکھلانے لگا
کیوں محبت ہم نہ کہتے تھے کہ آگے ہی سے ہم — دیکے دل اس بت کو اب کاہیکو پچھتانے لگا

تجھے تھا کون جو لعنت کا طلبگار نہ تھا — میں ہی پیارے کچھ اکیلا تو گنہگار نہ تھا
کیا کہوں ناوک مژگاں کی حقیقت تیری — کونسا تیر تھا جو دل کے مرے پار نہ تھا
اب تو جز جور و جفا اور نہیں کام ترا — آگے اے شوخ تو اتنا تو ستمگار نہ تھا
آہ دے آتا میں بازار بتاں میں دلکو — ایک اس جنس کا واں کوئی خریدار نہ تھا
سچ ہے کل اسنے محبت جو کیا تھا وعدہ — دلبری کی ادا تھی وہ کچھ اقرار نہ تھا

جو یہ دل یونہی نالہ و بکا کرے گا — تو ہمکو اب نہ تب رہا کرے گا
مجھے آرام آویگا اسی دم — ترا جب تیر دل میں جا کرے گا
یہ دور ہے جو طفل اشک نکلا — تو دل کے راز کو افشا کرے گا
نہ پوچھیگا نہ جی لیوے گا آخر — مرا تو اور اسے غم کیا کرے گا
محبت گو عدو در پے ہے میرے — وہی ہوگا جو کچھ مولا کرے گا

ناصحا میں کیونکہ ہوں اس یار جانی سے خفا — کب کوئی ہوتا ہے اپنی زندگانی سے خفا

ناصحا میں کیونکہ ہوں اُس یار جانی سے خفا
کب کوئی ہوتا ہے اپنی زندگانی سے خفا

کچھ تو کم ہو ہرزہ گردی وحشتیں کچھ تو گھٹیں
جلد آ پیری کہ میں ہوں اِس جوانی سے خفا

دونوں یکساں ہیں مجھے اے یار میں اب خوش نہیں
مہربانی سے، نہ کچھ نامہربانی سے خفا

کیا عجب قصہ جو وہ سنکر ترا ناخوش ہوا
میں بھی اے دل ہو گیا تیری کہانی سے خفا

کس توقع پر محبت خط میں حال دل لکھیں
اُسکو جو ہوتا ہے پیغام زبانی سے خفا

کوئی بھی ڈھب سمجھتے آتا ہے وفاداری کا
یا کہ سیکھا ہے یہی شیوہ ستمگاری کا

اسکے کاکل میں تو جاتا ہے دلا بے وسواس
پر شبِ تار میں ہے کام خبرداری کا

عشق کا جسکو ہے آزار شفا ہے دشوار
گو مسیحا ہو معالج مری بیماری کا

ایک ہی جھڑکی میں اے یار نہ کوئی ٹھہرا
کیا ہی اغیار کو دعوے تھا تری یاری کا

قید ہوتے ہی ہوا دونوں جہاں سے آزاد
میں تو بندہ ہوں محبت کی گرفتاری کا

یاں کسکو قتل کا ڈھب ہے یاد اِسطرح کا
ہے تو ہی اک جہاں میں جلاد اِسطرح کا

کرتا ہے تنگ مجھپر چاک قفس بھی ظالم
مجھ کو ملا ہے بلبل صیاد اِسطرح کا

شادی کے نام سے بھی واقف نہیں جو یارو
رکھتا ہوں ایک دل میں ناشاد اِسطرح کا

اب شاعری کے فن میں تنہا ہے تو محبت
میں ایک بھی نہ دیکھا اُستاد اِسطرح کا

جدا جس میں تو سرو قامت ہوا
نہ دن مجھپہ روزِ قیامت ہوا

بلاؤں سے محفوظ تھا میں و لے
وہ پیدا مرے جی کو آفت ہوا

میں حیران ہوں مجھسے تو کس لیے
خفا اے خداوند غیرت ہوا

محبت جتائی نہ میں نے کبھی
نہ کچھ اور کار قباحت ہوا

مگر اس سے مجبور ہوں کیا کروں
کہ خود نام میرا محبت ہوا

ہمنے اُس بن ادھر اودھر دیکھا
کچھ نہ آیا نظر جدھر دیکھا

خاک ہونا جا نہیں ہے اکسیر
مثل سیماب ہمنے مر دیکھا

ہمنے اُسکو بھی باخبر پایا
عشق میں جسکو بیخبر دیکھا

در پیر مغاں سے اُٹھتے ہی
آپ کو ہمنے دربدر دیکھا

www.urduchannel.in

عاشقی کے ہنر سوا ہمنے ۔۔۔ اس محبت کو بے ہنر دیکھا

صیاد مرے دلپہ لگا تیر اثر کا ۔۔۔ مدت سے ہے مشتاق یہ نخچیر اثر کا

حیران رہا صورت بت دیکھ اُسے عالم ۔۔۔ کیا رکھتی ہے عالم تری تصویر اثر کا

ہوتا ہے دوانا اُسے سن ہر کوئی دانا ۔۔۔ کیا شور رکھے ہے مری زنجیر اثر کا

رو دے وہ تجھے دیکھ کے اک نامہ بر ابکی ۔۔۔ ایسا میں کروں خط اُسے تحریر اثر کا

بے پردہ اُسے دن کتنے کھینچ کے لایا ۔۔۔ تھا بسکہ مرا نالۂ شبگیر اثر کا

کسطرح محبت کا نہو شعر اثر بخش ۔۔۔ ہووے سخن صاحب تاثیر اثر کا

گلا کس سے کریں آہ آئے ہوگا دھیان ادہر کسکا ۔۔۔ ہمارا کیا سنے گا حال ہے وہ بے خبر کس کا

ہنیں میں دیکھ سکتا گو بھی تو دیکھ ٹک مجکو ۔۔۔ مجھے تو خوف ہے تیرا بھلا ہے تجکو ڈر کس کا

مجھے آتی ہے حیرت دیکھکر شہر خموشان کو ۔۔۔ کہ ہو آبادیاں ویران بسے ہے یہ نگر کس کا

گزر جبکا ہوا اس جادہ اپنی جان سے گزرا ۔۔۔ مجھے بتلاؤ تو یارو کہ ہے یہ رہ گذر کس کا

محبت ہو گیا ہے کیوں سراپا صورت حیرت ۔۔۔ خدا جانے تصور ہے اُسے آٹھوں پہر کس کا

چھپا نظروں سے عالم کے جو گوشہ تیرے داماں کا ۔۔۔ عجب نقشہ جنوں نے کر دیا لاکھوں گریباں کا

نظر پڑتے ہی جھٹ پٹ جی گیا تن ہی خدا جانے ۔۔۔ کہ یہ بجلی گری ناگاہ یا اُس شوخ نے جھانکا

جگر پر عشق کے داغوں کا تب سے باغ پھولا تھا ۔۔۔ لڑکپن میں سبق پڑھتا تھا جب سے تو گلستاں کا

تماشا میری مرگ و زیست کا جبدم لگا کرنے ۔۔۔ کبھی پردے سے منھ کو اُسنے کھولا اور کبھی ڈھانکا

محبت اس زمیں میں قافئے ہیں مستعد اتنے ۔۔۔ اگر اوراق پہ لکھئے بندھے شیرازہ دیوان کا

آسماں تک تو گیا اشک کا طوفاں میرا ۔۔۔ دیکھئے کیا کرے اب دیدۂ گریاں میرا

دیر سے مجکو نہ کچھ کام نہ کعبے سے غرض ۔۔۔ کیوں گلا کرتے ہو اے گبر و مسلماں میرا

بلبلوں سے پھر اٹھا شور چمن میں شاید ۔۔۔ سیر کو آج گیا وہ گل خنداں میرا

قتل کرنے کو تو عالم ہے محبت لیکن ۔۔۔ کیا کروں آہ کہ رہتا ہے وہ خواہاں میرا

تری چتون سے تھا میں خون میں تو جب سے لڑکا تھا ۔۔۔ ہوا آخر ظہور اُس بات کا جو مجکو دھڑکا تھا

کہوں اُس شعلہ رو کے شب زری پوشی کا کیا عالم ۔۔۔ بھبھوکا تھا کہ سر سے پاؤں تک اک شعلہ بھڑکا تھا

www.urduchannel.in

بہت لوگوں کے ای دل خرمن ہستی ہوئے ضائع   ترا نالہ جو ملکر آہ سے بجلی سا کڑکا تھا
قدم میں اپنی در سے اٹھکے در تک ہی نہیں رکھا   یونہیں شب سوتے سوتے آپ کچھ وحشی وہ بھڑکا تھا
سحر بولا کہ لاؤ کھینچ اس دزد محبت کو   کہ دروازے کا میرے رات کچھ تختہ سا کھڑکا تھا

کل ترے کوچے میں دل چلنے سے ہارا گر پڑا   ناتوان تھا تھک گیا آخر بچارا گر پڑا
اُسکے جانے سے عجب اک مجھپہ غش طاری ہوا   وہ خوشی سے اٹھ چلا میں غم کا مارا گر پڑا
چاند تارے کا دوپٹا اوڑھ آ بیٹھا ہے تو   یا فلک سے میرے بر میں چاند تارا گر پڑا
زخمی تیر کمان رہتا ہے قائم کوئی دم   تونے پر تیر نگہ سے جسکو مارا گر پڑا
کوئی جانے سے ترے شاید کھڑا بیٹھا رہے   پر محبت کا ہے یقین، جب تو سدھارا گر پڑا

گو ہوئی ظاہر محبت اشکباری کے سبب   پر جو ہم رسوا ہوئے سو تیری یاری کے سبب
نیند کھونے سے مجھے ہمسایوں کے کیا کام تھا   کیا کروں کرتا ہوں نالے بیقراری کے سبب
مت خفا ہو مجھسے تو واللہ میرا ہاتھ یار   جا پڑا تیرے گلے بے اختیاری کے سبب
فصل گل آئی نہیں تقصیر میری ناصحا   ہو گیا مجھکو جنون باد بہاری کے سبب
حال دل ظاہر ہوا مجھکو کہ آنکھوں سے سدا   خون جو بہتا ہے محبت زخم کاری کے سبب

کسطرح اُس سے بنے ہمکو ملاقات کا ڈھب   جس سے ہرگز نہ ملا آہ کبھی بات کا ڈھب
خانۂ غیر میں کرتے ہو مری مہمانی   واہ واز دریہ سیکھے ہو مدارات کا ڈھب
گرچہ بیٹھے ہو مرے پاس و لے غیروں سے   میں نے دیکھا جو تمہارا ہے اشارات کا ڈھب

خوش وجہ و خوش اندام و خوش اسلوب ہے محبوب   دیکھو تو مرا حسن میں کیا خوب ہے محبوب
ڈھونڈھوں کسے محبوب ہی اب ہیں دو جہاں میں   طالب کا تو کونین میں مطلوب ہے محبوب
زلف و رخ محبوب جو یاد آئے ہے مجھکو   ہر شام و سحر نعرۂ محبوب ہے محبوب
محبوب و محبت کی تو نسبت نہیں مخفی   ظاہر ہے محبت ہی سے منسوب ہے محبوب

دشمن مرا صریح اُسے جانتے ہیں آپ   اسیر سخن کو غیر کے پھر مانتے ہیں آپ

تیرے بغیر تھی یہ دلکو بیقراری رات   کہ کل پڑی کسی پہلو نہ مجھکو ساری رات
شب فراق ہے یا آسمان غم ٹوٹا   الٰہی ہو گئی یہ آج کیسی بھاری رات

www.urduchannel.in

تری جدائی میں آئے آفتاب صبح امید
کٹی تمام مجھے کہتے آہ و زاری رات

میں اپنے سر کو جو ٹپکا تھا ہجر میں تیرے
لہو ہر اک در و دیوار سے تھا جاری رات

شب وصال میں بھی مجھپہ اک بلا ٹوٹی
محبت اُسنے جو کاکل کو دی سنواری رات

نہیں بتاتا ہے تو مجھسے بت خود کام کس باعث
تو ملتا تھا تو پھر محبکو کیا بدنام کس باعث

نہیں لیتیں اگر تیرے ارادہ قتل کا میرے
نکالی ہے میان سے تیغ خون آشام کس باعث

ہوا ہوگا جو عاشق اُسپہ اے دل تو ہوا ہو گا
خدا کے واسطے لیتا ہے میرا نام کس باعث

دل بیمار نے اسکے نہیں گرچہ دیا یا رو
محبت سے کے تئیں آج آگیا آرام کس باعث

پھیر آنا بھی بتا کار ستم کیا باعث
ہر گھڑی تیغ جو کرتا ہے علم کیا باعث

قاصدا مجھکو اسی سر کی قسم سچ کہیو
خط جو اُس نے نہ کیا ہمکو رقم کیا باعث

ایسے بتخانے کے تئیں چھوڑ کے سن اے زاہد
پھر تو جا کر جو بھلا دیر و حرم کیا باعث

آگے روتے ہی گذرتا تھا شب و روز اُسے
اب جو باقی نہیں اس چشم میں نم کیا باعث

اے محبت میں نہ سمجھا یہ خدا شاہد ہے
گھیرے رہتے ہیں تجھے درد و الم کیا باعث

صورت کا اُس پری کی میں دیکھا ہے نور آج
کافر ہوں میں جو مجھکو خوش آتی ہو حور آج

کل تک تو اپنے سامنے بیہوش تھا وہ طفل
پیدا کہاں سے ہو گیا ایسا شعور آج

ہر چند دیکھنا بہت اشکال تھا وسے
جس طرح ہو سکا اسے ہم آئے گھور آج

لاتا ہے آہ رونا کا ناظر میں کب وہ حسن
اپنے تئیں بہت ہی وہ کھینچے ہے دور آج

مدت سے خوب غوطے دیئے خم میں شیخ جی
دیکھا کرامتوں کا تمہاری ظہور آج

وہ جوش قدیم محبت سنی تھی میت
دور فلک سے اُس نے کیا ہے ظہور آج

(ق)

جیسے کہ کل گذر گئی مجھپر شب سمور
ویسی ہی اب گذرتی ہے لیل تنور آج

آنے انہیں دیتا جو مجھے کھٹکے کے برابر
کب اُسنے سلایا ہمیں کروٹ کے برابر

کیا قدرت سنبل کو کہ سو سنبل پیچاں
پہنچیں نہ ترے بالوں کی اک لٹ کے برابر

گلشن ہے تو تمنا دکھو سو طرح سے چھپاتا
ہرگز نہ ہوا قد سے ترے جھٹکے برابر

یہ حلقۂ چشم اپنا ہے اک زور ہی چھپلا
رکھ لے تو اُسے پانوں کے انوٹ کے برابر

فقط

www.urduchannel.in

انتخاب دیوان شائق شاگرد جرأت

زخم بھر سکتا ہے مرہم سے جو ہو تلوار کا لیک چنگا ہو نہ زخمی ابروِ خمدار کا
گہہ لبون پہ جان گہہ آنکھون مین دم آتا ہے یار دمبدم کچھ اور نقشا ہے ترے بیمار کا
غیر مستی کیا خوش آوے بیخودانِ عشق کو آپ مین آوین تو پھر ہے دھیان چشمِ یار کا
لاؤن کن باتون سے شائق اسکو بھلا اپنے گھر مین فقط شاعر ہون وہ شائق نہین اشعار کا

زیبندہ یونتو زیور ہر اک ہے اُس پری کا پر قہر ہے لٹکنا سینے پہ دھکدھکی کا
اُس غنچہ لب نے مجھپر پھبتی جو کل کہی کچھ مارے ہنسی کے چھٹ سے منہ کھل گیا کلی کا
رہتی ہے ہاتھ مین جو اُس خوبرو کے ہر دم کیا جانئے ارادا اب کیا ہے آرسی کا

ہمکو اجاس جہان سے وہ دلِ زار ملا آہ جس جنس کا کوئی نہ خریدار ملا
گر کسی کے وہ ملائے نہین ملتا مجھ سے تو گلے سے مرے دیوے کوئی تلوار ملا
کیا ہی غل کرتے ہوئے منع کو دوڑے درباں جھانکنے کو جو نہین ٹک رخنۂ دیوار ملا

سنگدل تجھ سے وہ لگاوے دل اپنا پتھر کا جو بناوے دل
پاسبان ایسے دزد کا ہو کون جو کہ نظرون ہی مین چرا لے دل
اپنی بھی زیست اُسکو ہے منظور روبرو اسکے کیونکہ جاوے دل
چشم ابرو نگاہ سب ظالم آہ کس کس سے جی بچاوے دل
تیرے اب جا بجا کے کھونے کو کوئی شائق کہان سے لاوے دل

کل در پہ ان کے جاکر پوچھا مین آپ گھر ہین تو ہنسکے آپ ہی بولا کیا جانئے کدھر ہین
کھولا درِ قفس کو صیاد نے تو ہمکو کیا فائدہ اب اپنے نہ بال ہین نہ پر ہین
مر جائین ہم تو دم مین بے یار اے عزیزو جیتے ہین جو کہ برسون انکے بڑے جگر ہین
برباد کرنے والے ہین آپ یک جہان کے تنہا نہ ہم تمہارے ہاتھون سے نوحہ گر ہین
کیا نفع مجھکو ہوگا خوبون کی دوستی سے عاشق کے یہ تو شائق جو ہیں سو مضر ہین

یہ اُلٹی بات ہے کچھ سوچکر حیرت مین جاتا ہون کہ جسنے دل چرایا اُس سے مین آنکھیں چراتا ہون
تصور اُسکی شوخی کا جو دل کو گدگداتا ہے تو عین جوش گریہ مین بھی کیا کیا مسکراتا ہون

www.urduchannel.in

کہا جاکر کسی نے مت ستا شائق کو تو بولا — نہیں کیا کون ہو تم شوق میرا میں ستاتا ہوں
کسی کو نہ جانے نہ کچھ بات مانے — ملا یا ہے کس بت سے ہمکو خدا نے
نظر آمد برق آئی جو اس بن — تو دل ہین کیا کیا لگا تلملانے
گیا چوری چوری بھی مین وقت خفتن — یہ وہ پانون مشکل ہی سے تھے ہاتھ آنے
نہ اس بن کرو کچھ علاج اے طبیبو — مجھے مار ڈالا تمہاری دوا نے
جہان پاؤ شائق کو جیتا نہ چھوڑو — کیا ہے یہ اب حکم اُس میرزا نے

بزیر دورِ فلک جب تلک زمانہ رہے — ہمارے سجدے کو یارب وہ آستانہ رہے
لگا گیا ہے وہ منھ پہ یہ مہر خاموشی — کہ ہوش اپنے کسی وقت بھی بجا نہ رہے
بڑا مزا ہو جو کہدے وہ مجھسے اے شائق — کہ آج شب کو کوئی یان ترے سوا نہ رہے

اک تنگ سی گلی مین آتا تھا وہ اودہر سے — کیا ہی سمٹ کے نکلا پہنچا جو مین ادہر سے
دیکھا کرین ہین پہرون ہوکر کھڑے بحسرت — ہم اپنے بام پر سے وہ اپنے بام پر سے

ماہرو زلفون مین کیون مکھڑا چھپایا آپنے — روز روشن کو ہمین شب کر دکھایا آپ نے
کل نہ تم یان تھے نہ اپنے گھر تھے کہئے کیا سبب — ٹھکانا شاید نیا کوئی بنایا آپ نے
مین تو بس غش کر گیا یہ ذو فنونی دیکھکر — کس سلیقے سے دوطرفہ حظ اُٹھایا آپنے
آنکھ دکھلا سامنے غیرون کے پھر بوسہ دیا — مار بھی ڈالا مجھے اور پھر جلایا آپ نے
بات نہین کرتا کسی سے یہ کیا پیدا غرور — ان دنون شائق کو جو ٹک منھ لگایا آپنے

عجب شیوہ ہے آنکھون کا دن کو اشکباری ہے — جو دن کو اشکباری ہے تو شب اختر شماری ہے
کبھی مانگا جو مین نے ایک بوسہ اُس سے کر منت — تو منھ نزدیک لا بولا کہ لو خاطر تمہاری ہے
(ق) جو ہین مین مقصد لینے کا کیا پھر ہٹا کر منھکو — لگا کہنے کہ بچ جانا تھا یہ شوخی ہماری ہے
سوا اُسکے جو خواہان ہو کوئی حوران جنت کا — مرے نزدیک تو شائق وہ بیشک مرداری ہے

کہون کیا شوخیان اسکی غضب وہ یار جانی ہے — قد و قامت فقط جسکا قیامت کی نشانی ہے
صبا گر کوچۂ صیاد مین ہووے گزر تیرا — تو ٹک کہدیجیو میرا یہ پیغام زبانی ہے
کہ یہ کیا ظلم ہے ظالم جو مجھ سے صید لاغر کو — رکھا ایسے قفس مین جسمین دانا ہے نہ پانی ہے

فقط

www.urduchannel.in

انتخاب دیوان نساخ

جلوۂ شمع طور نے مارا — دل خاکی کو نور نے مارا
میں عدم میں تھا زندۂ جاوید — مجکو میرے ظہور نے مارا
کہتے ہیں جائینگے ضرور ضرور — مجکو اون کے ضرور نے مارا
نہ کیا صبر عشق میں آخر — اس دل ناصبور نے مارا
روتے ہیں قبر پر وہ کہہ کہہ کے — مرگ عبدالغفور نے مارا

عشق کا راز کیا چھپا ہوگا — اُن کو معلوم ہو گیا ہوگا
وہ شب وصل کہتے تھے ہنس کر — دیکھ لے گا کوئی تو کیا ہوگا
در و دیوار پر ہے اک رونق — جلوہ فرما وہ مہ لقا ہوگا
تیری چالوں سے میرے نالوں سے — حشر برپا جدا جدا ہوگا
نالوں سے فائدہ نہیں نساخ — اور غصہ وہ پر جفا ہوگا

جنے تری بیباک ادا کو نہیں دیکھا — واللہ کہ آنکھوں سے قضا کو نہیں دیکھا
معلوم نہیں تمکو وفا کہتے ہیں کسکو — تمنے ابھی ارباب وفا کو نہیں دیکھا
نازاں نہوں کیوں خضر بھلا عمر پہ اپنی — حضرت نے تری زلف رسا کو نہیں دیکھا

سوز دروں کو آخر ہجراں میں کیا ہوا تھا — آہوں نے کیوں کمی کی گر نالہ نارسا تھا
اب سوچتا ہوں میں نے دل اُسکو کیا دیا تھا — مشہور وہ جہاں میں پھر بیوفا تھا
نے تاب ہے نہ طاقت ہے ضعف و ناتوانی — اے جان دیکھ مجکو اب کیا ہوں اور کیا تھا
رشک عدو سے نکلا میں بزم دلربا سے — جو میرا مدعا تھا غیروں کا مدعا تھا
تھا دیدنی سامعیں کو نساخ بزم میں شب — زخمی بدل زن اشعار اپنے جو پڑھ رہا تھا

پیری میں شوق حوصلہ فرسا نہیں رہا — وہ دل نہیں رہا وہ زمانہ نہیں رہا
عشاق و بوالہوس میں نہیں کرتے وہ تمیز — واں امتیاز نیک و بد اصلا نہیں رہا
مستی میں رات وہ نہ کھلے مجھسے ہمنشین — کچھ اعتبار نشۂ صہبا نہیں رہا
کیوں جائیں پھر کے کعبے سے نساخ دیر کو — وہ سر نہیں رہا ہے وہ سودا نہیں رہا

www.urduchannel.in

نہ کہہ رازداں جھوٹ دل سے بناکر
وہ کب لیگئے مجکو گھر سے مناکر

مرے رونے کا حال ہے اک تماشا
وہ سنتے ہی ہنس دیتے ہین کھل کھلاکر

عدو قاصدون کو بنایا ہے آخر
رہ کوچۂ یار مین نے بتا کر

مگر میرے آنے سے شرما گئے ہین
وہ محفل مین بیٹھے ہین کیون سر جھکا کر

وہ ہون بیوفا لیک ناسخ شیدا
وفا کر وفا کر وفا کر

قتل کے بعد وہ روتے ہین پشیمان ہوکر
جان پائی ہے یہ ناسخ نے بیجان ہوکر

نزع مین یار کے آنے کا گمان ہوتا ہے
کام دشوار ہوا جاتا ہے آسان ہوکر

ساتھ ہین صبر نہ ہوش و خرد و تاب و توان
نکلے کوچے سے ترے بے سر و سامان ہوکر

پھاڑکے غیر کا دامن وہ مگر نادم ہین
بزم مین بیٹھے ہین کیون سر بگریبان ہوکر

نہ بچا راہ مین اُس دشمن دین سے ایمان
کعبے کو جاتے تھے ناسخ مسلمان ہوکر

ظاہرا موت ہے قضائے عشق
پر حقیقت مین جانفزا ہے عشق

عشق ہی عشق ہے جدھر دیکھو
کفر و ایمان کا مدعا ہے عشق

دیکھ ناسخ گر نہ ہوتا کفر
کہتے بے شبہہ ہم خدا ہے عشق

جان سے اپنی گذر جائینگے ہم
عاشقون مین نام کر جائینگے ہم

دختر رز کو لگائین گے نہ منہ
میکدے مین بھی اگر جائینگے ہم

کیا عدو روکے گا بزم یار مین
جائینگے ناسخ پر جائینگے ہم

بچگیا ابکی وبا مین گر عدو
ہے یقین ناسخ مر جائینگے ہم

فرق ناسخ اگر ان کی محبت مین نہین
کیون مزا نام کو بھی حرف شکایت مین نہین

تیری ہر بات یہ ہے محو دل پیر و جوان
ہے ادا کونسی داخل جو کرامت مین نہین

دلربائی مین وہ اُستاد ہین بیشک ناسخ
کونسی بات محبت کی عداوت مین نہین

اُن سکے آنے کا احتمال نہین
میری تقدیر مین وصال نہین

مجکو دشوار غیر کو آسان
گذر اُس کوچے مین محال نہین

خوش ہین وہ بزم غیر مین افسوس
میرے مرنے کا کچھ ملال نہین

گر اثر نالہ و فغان مین نہین — کوئی ذی روح کیون جہان مین نہین
چلتی ہے عاشقون پہ تیغ پہ تیغ — کچھ اثر شور الامان مین نہین
خضر کی طرح کیا جئین تنہا — کچھ مزہ عمر جاودان مین نہین
مجھسے دل وہ بہانے کرتا ہے — خو بیدیون سکے جو گمان مین نہین
کون سا طرزِ سحر پردازی
کلکِ عبد الغفور حسان مین نہین

یار کا جلوہ ہے گل مین خار مین — دشت مین کہسار مین گلزار مین
جی مین ہے اب باندھئے سر سے کفن — حسرت آرایش دستار مین
دھوپ کی شدت کا حیلہ کرکے ہم — ٹھہرے اُن کے سایۂ دیوار مین
ہچکیان بیتابیان جانکاہیان — کیا مزے ہین مردن دشوار مین
نالہ کیون جاتا ہے ای ناسخ اُدہر — کیا دھرا ہے گنبدِ دوار مین

پیری مین ہمکو شوق مے ارغوان کہان — ساقی کہان ہے حضرتِ پیر مغان کہان
کیا عیش جاودان کا بھلا ذکر ہم نشین — میرے نصیب مین ہے غمِ جاودان کہان
کچھ مے کی بات کہنے ہی کو تھا کہ پی گیا — واعظ سے میکدے مین جو پوچھا یہان کہان
کچھ لطف زندگی کا نہین ہے بغیر عشق — پیری مین ہاے دلکی وہ بیتابیان کہان
لرزان تھے جسکے خوف سے نہ پایۂ فلک — ناسخ اب وہ نالۂ و آہ و فغان کہان

دل کا کیا کام اگر کوئی خریدار نہ ہو — جنس بے کار ہے گر رونق بازار نہو
سنگ زیب سر سودا زدہ زنہار نہو — مجکو گر حسرت آرایش دستار نہو
دل نے جس طرح ستایا ہے ستاؤن اُسکو — ایسے محبوب کو چاہون کہ وفادار نہو
وصل مین غمزۂ محبوب سے ہو عیش سوا — لطف کیا گر طلب بوسہ پہ انکار نہو
وہ نہ آئے کبھی ناسخ جو تاریکی مین — وعدہ کی رات برنگِ دل اغیار نہو

سارے جہان کو ربط ہے اُس فتنہ گر کیساتھ — کیونکر نہ دشمنی ہو مجھے ہر بشر کے ساتھ
کیا اصل جسم زار کی روتا ہے گر یہی — ڈوبے گا اک جہان مری چشم تر کے ساتھ

اب مین ہون اور خانۂ صیاد و ہمصفیر | دل سے گئی ہواے چمن بال و پر کے ساتھ
کیا کشمکش مین جان ہے دونون کی دیکھیے | اولجھی ہوئی ہے آہ ہماری اثر کے ساتھ
نساخ دہیان زلف کا دل سے نہ جائیگا | جبتک ہے جان تن مین یہ سودا ہی سر کے ساتھ

جلوہ یکرنگیٔ وحدت کا گل و خار مین ہے | ایک ہی تار عیان سبحۂ و زنار مین ہے
مستی و میکشی و رندی و توبہ شکنی | اور کیا اسکے سوا خانۂ خمار مین ہے
نوک خنجر مین ہے نے نوک سنان مین نساخ | بات چبھتی ہوئی جو یار کے انکار مین ہے

وہ مرا حال زار کیا جانے | وہ غم روزگار کیا جانے
زاہد خشک اپنے گوشے مین | لطف ابر بہار کیا جانے
ایک ہو وصل مین جبھی شب و روز | دور لیل و نہار کیا جانے
گردش چشم یار کے غمزے | گردش روزگار کیا جانے
گہر افشانیٔ مژہ نساخ | رگ ابر بہار کیا جانے

کر نہ عشق اے دل ناکام برا ہوتا ہے | کہ بد آغاز کا انجام برا ہوتا ہے
مجھسے کیونکر وہ ملین خوف ہے رسوائی کا | کہتے ہین عاشق بدنام برا ہوتا ہے

باغ مین پہول دیئے غیر کو اور خار مجھے | یار نے دیدۂ دشمن مین کیا خوار مجھے
جھوٹ ہے پر ہے عجب راست نما لطف ترا | اسکے قاصد نے دیا مژدۂ دیدار مجھے
ان سے پنہان نہین حال دل ناکام کا راز | خلوت خاص مین کیا حاجت اظہار مجھے
حال دونون کا برا ہے شب تنہائی مین | مین دل زار کو بہلاؤن دل زار مجھے
نہین معلوم کہ کون ہون کیا ہون نساخ | نہ جگہ دیتے نہین کافر و دیندار مجھے

کوچے مین ترے یار کوئی خاک بسر ہے | دل سوختہ کوئی ہے کوئی تفتہ جگر ہے
ناکام ہین وہ جو ہین فن عشق مین استاد | بے شبہہ فلک دشمن ارباب ہنر ہے
ممکن ہے کہ ہو بال سے باریک ولیکن | کہتے ہین نہین اسکی کمر اسمین نظر ہے
نساخ اوڑاتا ہے تو کیون خاک بیابان | گھر مین ترے مہمان ہے وہ کچھ تجکو خبر ہے

ہجر کی رات کو دم بھر بھی نہ آرام لیا | بات کچھ دل نے اگر کی تو ترا نام لیا

فقط

www.urduchannel.in

انتخاب دیوان رضا علی وحشت

آئینہ خیال تھا عکس پذیر راز کا
پایہ بہت کیا بلند اُسنے حریم ناز کا
خستگی کلیم نے نکتہ عجیب سمجھا دیا
شوق ترا ہے موجزن ذوق ترا بہانہ جو
آہ و فغاں کے ساتھ ساتھ چھا گئی ایک بیخودی
خاک مین مل گئے وہ سنے آنکھ اُٹھی نہ شرم سے
مطرب خلد کیا سنائے وحشت خستہ کیا سنے

طور شہید ہو گیا جلوہ دلنواز کا
تا نہ پہنچ سکے غبار رہگزر نیاز کا
ورنہ حریف مین بھی تھا اُس شب دراز کا
کھول نہ دین بھرم کہین پردگیان راز کا
قطع زبان ضرور تھا شمع زبان دراز کا
ہمسے ہوا نہ حق ادا اُسکی نگاہ ناز کا
معتقد قدیم ہے زمزمۂ حجاز کا

چلا تھا کوئے جانان کو جنونِ عشق رہبر تھا
ہمارے صبر سے پیدا تھا اک عنوان بیتابی
ہمین بیتاب رکھتی تھی ہوا سے آستان بوسی
تری مستانہ رفتاری سے ظاہر موج دریا تھی
ابتک دل رہا وحشت خراب بادۂ الفت

فدائے رونق آشفتہ دستاری مرا سر تھا
کبھی سر کی بھی لیتا تھا خبر جو ہاتھ دل پر تھا
ہماری وحشت خاطر کا مقصد کوئے دل بر تھا
تری ہنگامہ آرائی سے پیدا شور محشر تھا
ازل سے ہین گرفتارِ شفیع روزِ محشر تھا

دیر تک شور تبسّم نمک افشان نہ رہا
کون جانے کہ یہ کافر نظری کس کی ہے
جانِ من سے مجھے دادِ وفا تھی مطلوب
نبگیا مین ہمہ تن شیوۂ عجز و تسلیم
مل گئی وحشت دیوانہ کو تھوڑی سی زمین!

ستم کو دل سے ندامت ہے کہ پیمان نہ رہا
خبر اتنی ہے کہ ثابت مرا ایمان نہ رہا
بیوفا چار گھڑی بھی تو پشیمان نہ رہا
مجھکو اندیشۂ بیمہریِ جانان نہ رہا
اب وہ ہنگامہ سیر کوچۂ جانان نہ رہا

حریف دیدۂ دیدار جو کیا ہو حجاب اُسکا
مجسّم مہر ہے ہر چند مہر اُسکی بلا نکلے
ہے ارزان اسقدر دیدار جانان ہم نہ مانگینگے
کرم کی ہے نظر افتادگانِ خاک پر دائم
کلام عرفی شیراز سے تقلید کے قائل

نگاہ آشنا ہے مجھکو ہر تار نقاب اُس کا
تری چشم حیا پرور کہ عالم ہے خراب اُس کا
زلیخا کیا سناتی ہے خیال اُسکا ہے خواب اُسکا
محافظ ہے دلوں کا طرۂ پُر پیچ و تاب اُسکا
ہمارے نسخے مین دیکھ لے وحشت جواب اُسکا

www.urduchannel.in

ناوک مزاجیوں میں کچھ اُن سے میں کم نہ تھا / وہ لطف ہی نہ تھا کہ جو مجھکو ستم نہ تھا
ہاں حسرتِ ستم کی خلش بھی کوئی تو تھی / تیرے ستم کشیدہ کے سینے میں دم نہ تھا
چلتا رہا ہمیشہ میں اک طرزِ خاص پر / یعنی فریب خوردۂ دیر و حرم نہ تھا
تیرے ہی ذوقِ جلوہ سے وا ہو گئی ہے چشم / ہاں ورنہ امتیازِ وجود و عدم نہ تھا
کیا کیا مجھے تغافلِ ساقی کا تھا گلہ / دیکھا تو میں ہی درخورِ لطف و کرم نہ تھا
تو مجھسے آشنا ہوا اگر تو کیا ہوا / تیرا خیال میری تسلی کو کم نہ تھا
اس حسنِ امتیاز کے قربان جائیے / تھا اک جہاں سے پرے اُسے وحشت سے رم نہ تھا

زمیں روئی ہمارے حال پر اور آسماں رویا / ہماری بیکسی کو دیکھکر سارا جہاں رویا
مرے آنسو تری بیداد کا پردہ نہ کھولینگے / عبث یہ بدگمانی ہے میں کب رویا کہاں رویا
عدو خوش ہوں تو ہوں اے بیمروت تیری محفل میں / مرا تو حال یہ ہے جب کبھی آیا یہاں رویا
ستم ہے شوکتِ اسلام کا برباد ہو جانا / سنی جسنے یہ اندوہ و الم کی داستاں رویا
جفائے دشمناں اور بیوفائیہائے یاراں سے / بہت غمدیدہ ہو کر وحشتِ آزردہ جاں رویا

سنگِ طفلاں فدائے سر نہ ہوا / آج اُس کوچے میں گزر نہ ہوا
بیکسی پردہ دارِ درد ہوئی / خیر گذری کہ اپنا گھر نہ ہوا
سر جھکائے جو آتے ہو وحشت / مگر اُس بزم میں گزر نہ ہوا

گھر کے آنے ہی سے ہے ابر کا یاراں ہونا / جمع ہونا ہی ہے خاطر کا پریشاں ہونا
اللہ اللہ یہ کافر نظری کا عالم / زیب دیتا ہے تجھے دشمنِ ایماں ہونا
دلکو مرغوب ہدف تیر کا تیرے بننا / سر کو منظور تری تیغ کے قرباں ہونا
مشغلہ آہ کا، نشترِ رگِ جاں کرنا / کام نالے کا، جگر میں شرر افشاں ہونا
تیرے اندازِ سخن سے ہے یہ ظاہر وحشت / کہ مقدر ہے ترا غالبِ دوراں ہونا

دل رفتہ رفتہ خوگرِ آزار ہو گیا / غم تھا بہت مجھی وہی غمخوار ہو گیا
تھا شوقِ پائبوس بھی ہنگامہ آفریں / وہ شوخ خوابِ ناز سے بیدار ہو گیا
جانِ حزیں نکل ہی گئی کشمکش کیساتھ / سختی کشِ فراق سبکبار ہو گیا

www.urduchannel.in

نے چشمِ التفات ہے نے خنجرِ عتاب
جینا تمہارے عشق میں دشوار ہو گیا

اب عام ہے وہ لطف کہ تھا خاص میرے ساتھ
جو دل نواز تھا وہ دل آزار ہو گیا

تھا حسن خود فروش کچھ ایسا ہی دلفریب
میں جی کو بیچکر جو خریدار ہو گیا

میں سادہ لوح واقفِ رسمِ بتاں نہ تھا
اقرارِ عشق کر کے گنہگار ہو گیا

وہ دل کہ تھا حریفِ ستمہائے روزگار
آخر کو پائمالِ غمِ یار ہو گیا

وحشت درازدستیِ زلفِ صنم نہ تھی
میں آپ بیخودانہ گرفتار ہو گیا

———

نہ میں خواہاں ہوں دولت کا نہ میں جویا ہوں شہرت کا
میسر ہو تو ہاں طالب ہوں اک تھوڑی سی راحت کا

تری گفتار کرتی ہے لبوں سے شوخیاں کیا کیا
ہے تیرا ناز خود مقتول اس اندازِ لکنت کا

چمن سے جبکہ نکلی وہ یوسفِ گل پیرہن نکلا
چلا بیتاب ہو کر کارواں پیچھے ان کی نکہت کا

ہزاروں آرزوئیں میری نظروں سے ٹپکتی ہیں
کہوں کیا کسقدر مشتاق ہوں میں تیری صورت کا

تو پوچھے یا نہ پوچھے مجھکو یہ سودا مبارک ہو
یہ کیا کم ہے کہ دم بھرتا ہوں میں تیری محبت کا

ہمارے سامنے وہ آنکھ دشمن سے لڑاتے ہیں
وفا سرپیٹتی ہے خون ہوتا ہے مروت کا

جو جوشِ بے خلل منظور ہے وحشت محبت میں
نہ کرنا یار کے آگے کبھی اظہار الفت کا

———

عبث تھی یہ مدعا طرازی نہ تھا جو مقصود جستجو کا
ہوا ہوں مجروحِ ناامیدی خراب ہو خانہ آرزو کا

نگاہ کہتی ہے بیکسانہ ٹپک رہی ہے بلا کی حسرت
صدا ہے گویا مری خموشی شہید ہوں شوقِ گفتگو کا

دل و جگر خون کر رہی ہے سرورِ عشرت کی ناتمامی
شرابخانہ میں تیرے ساقی ہے کام کیا ساغر و سبو کا

نہ بے کا ذوقِ عطا خود اسکا مگر یہ آشنا نوازی
طلب کی خاطر دراز کرنا ضرور کیا دستِ آرزو کا

دماغ میخانہ بیخودی کا، نگاہ آئینہ تحیّر
عجیب کیفیتیں ہیں وحشت فریب خوردہ ہوں رنگ و بو کا

———

اُس شوخ بذلہ سنج کے فقروں کا کیا جواب
ہر نکتہ انتخاب ہے ہر بات لاجواب

پنہاں ہے کچھ سوال کسی کی نگاہ میں
کیا ہو جو دے تو اے نگہِ آشنا جواب

ناکام اشتیاق کوئی مر ہی کیوں نہ جائے
خاموشی ہی سے دینگے وہ ہر بات کا جواب

———

گدائے میکدہ ہوں سر میں ہے ہوائے قدح
مجھے نصیب نہ یا رب ہو کچھ سوائے قدح

شگفتگی ہے عیاں مثلِ خندۂ ساقی
نشاط خیز ہے کیا روئے خوشنمائے قدح

www.urduchannel.in

مراد ہے کہ صبوحی سے مجھے ملے دائم
وظیفہ سحری ہے مرا دعاے قدح

مین خاکپاے سبو باتیان ہون اے ساقی
زہے نصیب اگر مرے لب ہون آشناے قدح

نسیم کوے طرب، بوے مشکساے شراب
جمال روے صنم طرزِ دلرباے قدح

قدیم خادمِ بزمِ شراب ہون وحشت
نثار شیشہ ہے دل اور سر فداے قدح

ازل مین درد محبت کی جب پڑی بنیاد
ہمارے قلب نے آواز دی مبارکباد

نگارخانۂ امید اس سے روشن ہے
تجلی رخ جانان ہے مجھکو صبح مراد

دل شکستہ نہین اب بقید محسوسات
نہ شکر لطف ہے مجھکو نہ شکوۂ بیداد

نسیم دشمن و گل دشمن و چمن دشمن
بھلا ہوا کہ مرا آشیان ہوا برباد

نبھے گی خوب کہ جدت پسند ہون خود بھی
سنا ہے مین نے کہ وہ شوخ ہے ستم ایجاد

بقول میر عجب صید ہم بھی ہین وحشت
کشش نہ دام کی دیکھی نہ کوششِ صیاد

اٹھ نہ سکا قدم مرا خانۂ یار دیکھکر
رہ گئی چشمِ آرزو نقش و نگار دیکھکر

رشک کہان حسد کسے اور مجھی خوشی ہوئی
غم مین ترے رقیب کو سینہ فگار دیکھکر

خوب نہین یہ اختلاط کھیل نہین ہے دوستی
اے غم یار سوچکر آ دل زار دیکھکر

حال چمن خزان مین بھی ایسا کبھی ہوا نہ تھا
اپنا جو حال ہو گیا رنگ بہار دیکھکر

اُنسے امید کیا رکھون رحم نہ آسکے جب اُنھین
سینے کو چاک دیکھکر دلکو فگار دیکھکر

بیٹھے اداشناس بھی ہو گئے مست بے پیے
ساقی بزم ناز کو بادہ گسار دیکھکر

وحشت خستہ جان سنا مجھکو وہ تمس کی عرض
رونے لگے وہ زار زار سوے مزار دیکھکر

کسی صورت سے اُس محفل مین جاکر
مقدر ہم بھی دیکھین آزما کر

ترے گلشن مین پہونچی کاش اک دن
نسیم آشنائی راہ پا کر

خوشی اُن کو مبارک ہو الٰہی
وہ خوش ہین خاک مین مجھکو ملا کر

گناہ اپنے مجھے یاد آے وحشت
خجل سا رہ گیا مین ہاتھ اٹھا کر

تو ہے آفریدۂ بہرِ طرب مرے غم سے چشم کو تر نہ کر
مری خستگی سے حزین نہو مری بیکسی پہ نظر نہ کر

مرا حال اے خروش سحرگہی غم تیرہ شب تو اثر نہ کر
ہے دل اُسکا نازک و بیخبر اُسے میرے دلکی خبر نہ کر

www.urduchannel.in

ہے یہی خلش مری زندگی کہیں مٹ نہ جائے چارہ گر
مری زیست کا جو خیال ہو تو علاجِ زخمِ جگر نہ کر

نہیں پائمالیٔ عاشقاں بجز اک نظر کا معاملہ
تری اختیار کی بات ہے جو کرے یہ کام، مگر نہ کر

ہے تغافل ایک ادا و لے یہ سکھایا کس نے بھلا تجھے
کہ کسی کشمکشِ شوق پر کبھی بھول کر بھی نظر نہ کر

خلشِ امید ہے جانگزا کوئی کہدے وحشتِ خستہ سے
کہ یہ شام شامِ فراق ہے عبث آرزوئے سحر نہ کر

چمن سے کون نکلا پائمالِ باغباں ہو کر
کہ بوئے گل چلی ہے کاروانِ درد کا رواں ہو کر

مرقع درد کا بنکر، الم کی داستاں ہو کر
رہا گلچیں میں بھی عبرتِ صاحبدلاں ہو کر

میں اس آتش نفس صیاد کے ہاتھوں سے کیا چھوٹوں
نگاہ اُسکی جو پڑتی ہے تو برقِ آشیاں ہو کر

انھیں کچھ ربط غیروں سے نہ تھا پر اب کیا پیدا
بگاڑا آپ میں نے کام اپنا بدگماں ہو کر

مجھے یہ مصرعۂ اکمل پسند آیا بہت وحشت
"ستم کرنا نہ دو دن کے لیے تم مہرباں ہو کر"

دور از چمن ہوں بادہ فروشِ چمن ہنوز
لطفِ وطن ہے شاملِ یادِ وطن ہنوز

دلدادہ ہوں میں شعر میں طرزِ قدیم کا
قائم ہے سر میں نشۂ جامِ کہن ہنوز

چلا جاتا ہے کاروانِ نفس
نہ بانگِ درا ہے نہ صورتِ جرس

نہ وہ پوچھتے ہیں نہ کہتا ہوں میں
رہی جاتی ہے دل کی دل میں ہوس

ستم ہیں یہ وحشت تری غفلتیں
تجھے کاش ہوتا شمارِ نفس

نوائے بلبلاں ہے یا ہوئی ہے لالہ کار آتش
گل آتش غنچہ آتش گلستاں آتش بہار آتش

اگر دریائے اشک آنکھوں سے بہتے بہتے رک جائے
لگا دے پیکرِ عشاق میں روئے نگار آتش

ستم کرنا کسی پر باعثِ اندوہِ خاطر ہے
سپندِ مضطرب کے درد سے ہے بیقرار آتش

نہ پہنچائے طراوت قطرۂ شبنم اگر گل کو
گلستاں میں لگا دے تابشِ رخسارِ یار آتش

وہ شوخِ سنگدل اظہارِ یاری مجھسے کرتا ہے
ہوئی پروانۂ آتش بجاں کی غمگسار آتش

نہیں بیجا ہے وحشت شکوہ اُسکی بد دماغی کا
کہ ہوں عاشق بہت پیدا ہو گر خوئے یار آتش

دلِ خستہ ذوقِ الم سے خوش غمِ یار اپنے اثر سے خوش
جو یہ غیر کے ہے ضرر سے خوش تو وہ آپ اپنے ضرر سے خوش

نہ خیال ذوقِ وصال کا نہ دماغ بزمِ نشاط کا
وہی مجھکو عیشِ دوام ہے جو کری تو ایک نظر سے خوش

جو ہے ربطِ چشم کو اشک سے تو لگاؤ دلکو ہے زخم سے
یہ صدف ہے اپنے گہر سے خوش یہ شجر ہے اپنے ثمر سے خوش

www.urduchannel.in

وہی ایک ذوقِ خیال ہے نہ الم ہے کچھ نہ ملال ہے — یہ کمال شانِ جمال ہے دل و جان ہے جسکے اثر سے مدہوش
دل و جان وحشت مبتلا ہے شہیدِ لذتِ شعر کا — کوئی خوش ہوا یا ہوا اسکو کیا وہ ہے آپ اپنے ہنر سے خموش

پیدا ہے شورِ نالہ و فریاد ہر طرف — ہوتی ہے تیرے عہد میں بیداد ہر طرف
نالاں ہیں دردِ عشق سے بیمار چار سو — پھیلی ہے بوئے خاطرِ ناشاد ہر طرف
بھولا ہوا ہے گو کوئی اپنے وجود کو — طوفاں اٹھا رہی ہے تری یاد ہر طرف
تو نے جو غیر کو نہ ستایا بھلا کیا — جاتی تری شکایتِ بیداد ہر طرف
تیری خموشیوں نے کلیجے کئے ہیں خون — برپا ہے ایک محشرِ فریاد ہر طرف
ہے بوئے عشق رہبرِ ہر موجۂ نسیم — عاشق کی خاک بسکہ ہے برباد ہر طرف
وحشت مچی ہے دھوم ہمارے کلام کی — کرتے ہیں ذکرِ طبعِ خداداد ہر طرف

شوقِ بہار میں دیکھے کوئی بہارِ شوق — دیوانہ ہوں چمن کا نہ ہے کاروبارِ شوق
مانا کہ جامِ وصل ہے لبریزِ صد نشاط — رکتا ہے کوئی گریۂ بے اختیارِ شوق
تجھکو قسم وفا کی نہ رکھنا قدم دریغ — اٹھّے جو کوئے عشق سے ظالم غبارِ شوق
بیتابیاں بگاڑ نہ دیں میرے کام کو — رعبِ جمال کا نہ جھکے ہو پردہ دارِ شوق
وحشت لگا کے چھوڑیگا یہ جسم کو بھی آگ — دل پھونک کر رہیگا یونہیں شرارِ شوق

وہی ہے بانکپن اُسکا وہی اپنا تکلف بھی — رقم ہوتا ہے مکتوبِ محبت زر نگار اب تک

یا جانے کہاں سے دلِ مضطر میں لگی آگ — کس گھر سے اُٹھی آگ کہ اس گھر میں لگی آگ
کیفیت ہے ساقی کی تجلی کا کرشمہ — گر آتشِ تر سے خم و ساغر میں لگی آگ
رخسار ہے شعلہ تو دھواں ہے وہ خطِ سبز — آئینے سے آئینے کے جوہر میں لگی آگ
کس نوگلِ خنداں نے کیا خون وفا کا — کس سوختہ ساماں کے مقدر میں لگی آگ
کاغذ متحمل نہیں وحشت کے سخن کا — اشعار تھے یہ گرم کہ دفتر میں لگی آگ

قسمت میں نا امیدی و حسرت ہے کیا کروں — اُس بیوفا سے مجھکو محبت ہے کیا کروں
کسکو خبر نہیں ہے کہ دیتا ہے وہ فریب — یاں تو فریب کھانے کی عادت ہے کیا کروں
میں بے مروت اُسکو کہوں گا نہ زینہار — یہ اقتضائے رسمِ مروت ہے کیا کروں

www.urduchannel.in

بگڑے جو اپنی بات تو قسمت سے کیا بنے — آئے کسی پہ دل تو طبیعت سے کیا کرون
وحشت مجھے غلامی دربان قبول ہے — تنہائی فراق سے وحشت ہے کیا کرون

ہے جستجوے مرگ جوابِ ہجرِ یار مین — کیا آگ لگ گئی دلِ اُمیدوار مین
مطلب ہے سیر باغ سے افزائشِ جنون — ورنہ دھرا ہی کیا ہے نسیم بہار مین
تنگ آ گئے تغافلِ صبر آزما سے ہم — چٹکی ہی کاش لیتے وہ دل بیقرار مین
ہون گلفروشِ جلوۂ صبحِ وطن ہنوز — بے لطف کیون ہو شامِ غریبی بہار مین
وحشت نہ پوچھ مستی جیب و جنون دست — وحشت نے گل کھلائے ہین جوشِ بہار مین

خیال وصل سے تسکین ہو کیا بیتاب فرقت مین — کہ مجھ کمبخت پر روشن ہے جو لکھا ہے قسمت مین
قیامت کا وہ قائل ہی نہین ہوتا قیامت ہے — مین کیونکر اُسکو سمجھا دون کہ سمجھونگا قیامت مین
نگاہ لطف ایسی کیا جو دشمن پر بھی پڑتی ہو — ستم ہی لکھ دیا ہوتا الٰہی میری قسمت مین
کسی عنوان سے ہو پر ذکر تو ہے شاہدِ مے کا — مزہ آتا ہے اے واعظ مجھے تیری نصیحت مین
مین اُسکے لطف کا محتاج اور وہ مجھسے مستغنی — محبت کا برا ہو ڈال رکھا ہے کس آفت مین

تلخی کشِ نومیدیٔ دیدار بہت ہین — اُس نرگسِ بیمار کے بیمار بہت ہین
عالم پہ ہے چھایا ہوا اِک یاس کا عالم — یعنی کہ تمنا کے گرفتار بہت ہین
محنت ہو مصیبت ہو ستم ہو تو مزا ہے — ملنا ترا آسان ہے طلبگار بہت ہین
عشاق کی پروا نہین خود تجھکو وگرنہ — جی تجھپہ فدا کرنے کو تیار بہت ہین
وحشت سخن و لطفِ سخن اور ہی شے ہے — دیوان مین یارون کے تو اشعار بہت ہین

بنایا کسکی چشم سرمگین کا رازدان مجھکو — کہ خود دینے لگی تعلیم خاموشی زبان مجھکو
اسیری ہے نصیبون مین اسی دن سے مین سمجھا تھا — کہ محوِ بیخودی کرنے لگا ذوقِ فغان مجھکو
گلستان کر دیا ہے دامنِ دلکو تصور نے — ہو اُسکے شوق مین حاصل ہے عیشِ جاودان مجھکو
بہت سی ٹھوکرین کھائی ہین جب پہنچا ہون اِس حد تک — کہان پہنچائے دیکھون خدمتِ پیرِ مغان مجھکو
غلام معتقد ہون وحشت اُس صاحب مروت کا — نصیبون سے ملا ہے آج شمسِ نکتہ دان مجھکو

ترا خیال شریکِ بلاکشان کیون ہو — وصال کا الم ہجر پہ گمان کیون ہو

www.urduchannel.in

ہے آشیانہ کہاں، برق کی بلا کو غرض   حریفِ یکدو خس و خار گلستاں کیوں ہو
فغاں ہے شیوۂ آزردہ خاطراں اے دل   اثر نہیں نہ سہی چپ تری زباں کیوں ہو
کہاں گئی تری غیرت، کدھر ہے تیرا غرور   ترا ستمزدہ پامالِ آسماں کیوں ہو
قدم لیے جو تمہارے سبکسری تھی مری   خدا کیواسطے تم اتنے سرگراں کیوں ہو
مشاعرے میں غزل اپنی کیوں پڑھی وحشت   جنوں کا رازِ سرِ بزم یوں عیاں کیوں ہو

مبارک اور گلچیں ہو کوئی تیرے گلستاں کو   کہ ہم تو یاں سے چنکر لے چلے گلہائے حرماں کو
مرا تو اُسکے نظارے سے ایماں تازہ ہوتا ہے   خدا رکھے سلامت اُس عدوئے دین و ایماں کو
مجھے بیتاب رکھتا ہے یہاں خود ذوقِ بربادی   تمہیں سمجھائیے کچھ اپنی نگاہِ فتنہ ساماں کو
یہی مطلب کی دشواری ہے خود تمہید آسانی   صباحِ وصل کی ہے جستجو شبہائے ہجراں کو
یہ حسنِ دلنواز اُسپر یہ طرزِ میرزایانہ   کوئی دیکھے ذرا اُس بادشاہ کجکلاہاں کو
حریفِ نالہ ہو گر نغمۂ نے تیری محفل میں   شرارِ آہ سے میں پھونکدوں سارے گلستاں کو
کہوں کیا سجدہ ہائے شوق کی ہنگامہ آرائی   وہ طوفاں یاد ہے ابتک زمینِ کوئے جاناں کو
قیامت ہے ہمارے کلبۂ احزاں کی تاریکی   جمالِ یار نے روشن کیا کیسے شبستاں کو
کلامِ میر پڑھ پڑھ کر ہوا ہوں نکتہ ور وحشت   تلمذ ہے اُسی اُستاد سے طبعِ سخنداں کو

سرور افزا ہوئی آخر شراب آہستہ آہستہ   ہوا وہ بزم میں بے حجاب آہستہ آہستہ
رُخِ روشن سے یوں اُٹھی نقاب آہستہ آہستہ   کہ جیسے ہو طلوع آفتاب آہستہ آہستہ
بڑھا ہنگامۂ شوق اس قدر بزمِ حریفاں میں   کہ رخصت ہو گیا اُنکا حجاب آہستہ آہستہ
ملا ہیں زاہدانِ شہر وحشت مے پرستی میں   ہوا میں اُنکی صحبت میں خراب آہستہ آہستہ

چھوڑ جائے خون میں غلطاں یہ دل قاتل میں ہے   وائے وہ اک آرزو جو خاطرِ بسمل میں ہے
گرد پھر پھر کر فدا ہوتا ہے یہ کس کا غبار   بند کس دل کی تمنا پردۂ محمل میں ہے
اک قیامت کا سماں آگے ترے کوچے میں تھا   اب وہی ہنگامۂ محشر تری محفل میں ہے
قحطِ اربابِ سخن ہے یا ہجومِ ناکساں   وحشتِ آتش زباں خاموش کیوں محفل میں ہے

مجھپر ہے وہی لطف جو اوروں پہ رہا ہے   ناقدر شناسی نہیں صاحب تو یہ کیا ہے

www.urduchannel.in

کیون مجکو زخود رفتہ کئے دیتی ہے یارب
وہ بوسئہ دل آویز کہ ہمدوش صبا ہے

اتنا ہی نہین یاد کہ ہے کس کی مجھے یاد
اے بیخودئ شوق یہ کیا رنگ ترا ہے

ہان ذوقِ ستم مژدہ کہ وہ بے سبب آزار
سرگرم دلآزاری اربابِ وفا ہے

محفل مین ہے بے لطف نوا سنجئ یاران
ہان نغمہ سرا وحشتِ آشفتہ نوا ہے

جان اُسکی اداؤن پہ نکلتی ہی رہے گی
یہ چھیڑ جو چلتی ہے سو چلتی ہی رہے گی

دل رشک عدو سے ہے سپندِ سرِ آتش
یہ شمع تری بزم مین جلتی ہی رہے گی

اِک آن مین وہ کچھ ہین تو اک آن مین کچھ مین
گردش مری تقدیر بدلتی ہی رہے گی

انداز مین شوخی مین شرارت مین حیا مین
وان ایک نہ اک بات نکلتی ہی رہے گی

وحشت کو رہا اُنس جو یاران فن سخن سے
یہ شاخ ہنر پھولتی پھلتی ہی رہے گی

دیکھکر مجکو جو وہ حال مرا جان گئے
جی کے ارمان دل بیتاب کے قربان گئے

بدگمانی کی سزا مین نے یہ اچھی پائی
ضد یہ آنا تھا کہ پھر وہ کہین مہمان گئے

تابِ گفتار تمنا کا پہنچنا معلوم
ہم ترے جورِ تغافل کی روش جان گئے

ربطِ اغیار سے تیرا کسے آتا تھا یقین
ہم تو کب ماننے والے تھے مگر مان گئے

شومئ عشق کہ ہم ہوگئے رسوائے جہان
خوبئ حسن کہ سب آپ کو پہچان گئے

وحشتِ مبتلا خدا کے لیے
جان دیتا ہے کیون وفا کے لیے

آشنا سب ہوئے ہین بیگانے
ایک بیگانہ آشنا کے لیے

غالب آئی فراموشی اُس کی
وعدہ ترا پا کیا وفا کے لیے

جستجو ننگِ آرزو نکلی
درد رسوا ہوا دوا کے لیے

ہے خموشی مجھے زبان وحشت
شکر کیا عرضِ مدعا کے لیے

رہے جاری کہانتک اشک خونین دیدۂ تر سے
لہو پانی ہوا جاتا ہو جب ظالم ترے ڈر سے

تہِ لب تشنگانِ شوق مرکر بھی رہے پیاسے
کوئی صورت کشادِ کار کی نکلی نہ خنجر سے

گدائے میکدہ ہون کوئی مجھ بس ہے تسلی کو
غرض یہ مجکو شیشے سے نہ مطلب مجکو ساغر سے

مگر جذبِ محبت دے اُنہین توفیق پرسش کی
کھڑے تین دور دو اپنی مریض غم کے بستر سے

www.urduchannel.in

بنے چشم و چراغ رہ نوردان بلا وحشت
کرے دشت جنون گر کسب ویرانی مری گھر سے

حاجت شراب کی ہے نہ چنگ و رباب کی
بدمستیان غضب ہین شب ماہتاب کی

فارغ ہوئے مطالعۂ گلستان سے ہم
اب شرح لکھ رہے ہین محبت کے باب کی

پردہ کھلا نہ حضرت واعظ کی چال کا
تسلیم ہمکو بھی ہے بزرگی جناب کی

تیری ادا کے بے ادبون کی ادیب ہے
تعلیم دے رہی ہے مجھے اضطراب کی

مجبور ہم ہین اور فرشتون کو دیکھئے
فہرست لکھ رہے ہین عذاب و ثواب کی

اے رستخیز اٹھ کہ تماشے کا وقت ہے
اُس شوخ نے بنائی ہے صورت عتاب کی

کیا کیا بگڑ رہے ہین وہ اہل نظارہ پر
تقریب ہے کشودن بند نقاب کی

اے نوبہار تازہ کسی دن تو یاد کر
افسردگی کو اس دل ناکامیاب کی

وحشت وہ عیش مجھکو نہ بھولے گا عمر بھر
کرتی تھی بیحجاب اُسے مستی شراب کی

یہ تھی انتہا غم عشق کی مرے دلکو بیخبری رہی
نہ وہ آہ نیم شبی رہی نہ وہ زاری سحری رہی

وہ حجاب تبسم ناز تھا کہ صبا کو بھی عرق آگیا
نہ تو گل مین رنگ ادا رہا نہ چمن کی جلوہ گری رہی

کہون کیا مصیبت اہل دنی کہ امن بھی وفا کی بو
مری خاک وادی عشق مین رہی محو دربدری رہی

ہے یہ حال وحشت خستہ کا ستم جہالت عام سے
کہ نہ شوق شعر و سخن رہا نہ ہوائے نکتہ وری رہی

کوئی نظر مرے دلبر بھی یار ہو جائے
تری بلا سے اگر بیقرار ہو جائے

سبب نہ پوچھ مرے دل کی بیقراری کا
یہ چاہتا ہے کہ تجھ پر نثار ہو جائے

غرور حسن اگر ہے نہ دیکھ آئینہ
ترا حریف نہ تجھ سے دوچار ہو جائے

ترا وصال کہان، دلکو ہے یہی بہتر
کہ خوگر الم انتظار ہو جائے

نہ رکھ نظارے کی اُس کم نصیب پر تہمت
جو تجھ کو دیکھ کے بے اختیار ہو جائے

نہ میسر آئی اک دن مجھے قلب کی حضوری
ہے سرور وصل ہی کچھ نہ خمار رنج دوری

نہین کام کا سلیقہ ہے وسیلہ ہوائے خدمت
نہ کہین سبک بنائے مجھے میری بے شعوری

مین غرور ہون مجسم کہ ہے ناز خاکساری
مین قصور ہون سراپا کہ ہے زعم بے قصوری

ترے گھر تک آتے آتے کہین یہ نہ ہو کہ قاصد
مری جان پر بنا دے مرے دل کی ناصبوری

فقط

www.urduchannel.in

ہر چند کہ ہیں سیکڑوں دنیا میں حسیں
لیکن حق یہ ہے ایک بھی تجھ سا نہیں
ٹک دیکھیو انصاف کو اللہ اللہ
کافر ہوں جو انکھڑیاں یہ دیکھی ہوں کہیں

اِک سمت چلا تھا کل میں دل کے ہمراہ
جوں ہی نظر آیا اُسکا کوچہ ناگاہ
دل مڑکے اُدھر کو یوں لگا کہنے سے
تیری یہ راہ اور میری یہ راہ

اب گھر سے وہ اپنے کب صنم نکلے ہے
اور نکلے ہے تو بہت ہی کم نکلے ہے
اُسکی تو وہ چال اور اپنا یہ حال
اکدم جو نہ دیکھئے تو دم نکلے ہے

افسوس کہ جو نکالدے گھر سے مجھے
در پہ بیٹھوں تو وے اٹھا در سے مجھے
میں دیکھوں جب اُسکو تب یہی کہتا ہوں
صدقے کر ڈالے کوئی اس پر سے مجھے

وہ ناز و ادا سے اُسکا آنا ہے ہے
اور آکے کسیکو چھیڑ جانا ہے ہے
نتھنوں کی پھڑک دکھاکے تیوری کو چڑھا
دانتوں کے تلے ہونٹ دبانا ہے ہے

ایسی مرے دلکو بیقراری کب تھی
خوبی تجھے وصل میں میسر سب تھی
کہتا تھا کچھ اُس سے اور کچھ سنتا تھا
دو دن کی ہے بات ایک وہ بھی شب تھی

عبارتِ خاتمہ دیوان (طبع اول)

کلیاتِ جرأت ایک عرصہ سے کمیاب ہو رہا تھا اسکی اشاعت کا قصد راقم حروف کو بہت دن سے تھا لیکن مصداق کل امر مرہون باوقاتہا اس سے قبل اسکے پورے ہونے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکی کلیات جرأت کا ایک انتخاب مطبع نظامی میں [illegible] میں چھپا تھا اسکے بعد [illegible] میں پورا کلیات بڑی تقطیع پر مطبع اخبار کارنامہ فرنگی محل میں طبع ہوا ان دونوں نسخوں کے علاوہ ایک اور قلمی نسخہ مولوی سید فخر الحسن صاحب فطرت موہانی کے کتبخانے سے دستیاب ہوا موجودہ انتخاب بتمامہ کلیات جرأت مطبوعہ مطبع کارنامہ سے ماخوذ ہے صرف دس یا بارہ غزلیں جو قلمی نسخے میں زیادہ تھیں وہ اور بڑھا دی گئیں حسب معمول اس دیوان میں بھی انتخاب باسطور پر کیا گیا ہے کہ باوجود اختصار دیوان کی صورت قائم ہے یعنی اگرچہ منتخب غزلوں میں اصلی غزلوں سے اشعار کم ہیں لیکن غزل کی حیثیت بجنسہٖ باقی رکھی گئی ہے۔

ممکن ہے کہ بعض غزلوں میں مطلع اور بعض میں مقطع سست رہگیا ہو لیکن اس سے دو فائدے حاصل ہونگے اول یہ کہ غزل کی صورت مکمل رہیگی دوسرے یہ کہ شاعر کے کمزور کلام کا بھی کچھ نہ کچھ نمونہ انتخاب میں موجود رہیگا اور ناظرین کو شاعر کے اصلی رتبۂ شاعری کی دریافت میں مدد مل سکے گی۔ فقط حسرت موہانی

www.urduchannel.in

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ ۔ **رسالہ اُردوئے معلّٰی کانپور** نمونہ فی پرچہ ۳ر

یعنی حسرت موہانی کا وہ مشہور ماہوار رسالہ جو علیگڈھ سے ۱۳ سال یعنی سنہ ۱۹۰۳ء سے سنہ ۱۹۱۳ء تک نکلتا رہا اور جس نے دنیا کے ادب و سیاست میں انقلاب پیدا کر دیا اب جنوری سنہ ۲۵ء سے دوبارہ کانپور سے نکلنا شروع ہوا ہے حجم ۲ جز قیمت سالانہ عہ نمونہ ۳ر

جلد رسالہ اردوئے معلّٰی کانپور مکمل بابت سنہ ۲۵ء عہ بابت سنہ ۱۹۲۶ء عہ بابت سنہ ۲۷ء عہ ۔

دیوان غالب اردو مع شرح حسرت موہانی	دیوان غالب کی مشہور شرح جسکا پانچواں اڈیشن حال ہی میں چھپکر تیار ہوا ہے ۔ مع مقدمہ مفید مشتمل بر حالات غالب و تنقید کلام غالب قیمت مجلد عہ
انتخاب دیوان حسرت معہ ترجمہ انگریزی و مقدمہ	یعنی حسرت موہانی کے دواوین حصہ اول و دوم و سوم و چہارم کا بہترین انتخاب ہر اردو غزل کے بعد اسکا انگریزی ترجمہ بھی دیکھنے کی چیز ہے مترجمہ چودھری رحم علی ہاشمی بی اے سابق اڈیٹر انڈی پنڈنٹ چھاپا گیا ہے عہ
کلیات حسرت موہانی	یعنی مجموعہ دواوین حسرت از حصہ اول تا حصہ دہم مکمل و مجلد ۳ ر
دیوان حسرت حصہ اول	یعنی دیوان حسرت حصہ اول و دوم و سوم و چہارم کا انتخاب ۸ر
دیوان حسرت حصہ دوم	یعنی دیوان حسرت حصہ پنجم ششم ہفتم ہشتم نہم و دہم کا انتخاب ۶ر
یادگار وفا	انتخاب دیوان حکیم عبدالہادی خاں مرحوم رامپوری قیمت ۵ر
دیوان گستاخ	کرامت اللہ خاں صاحب مرحوم گستاخ رامپوری ۲ر
دیوان میر حسن	صاحب مثنوی مشہور مرتبہ حسرت موہانی ۵ر دیوان شاہ حاتم مرتبہ حسرت موہانی ۶ر
دیوان جرأت	۵ر دیوان قائم چاندپوری ۴ر

مجموعہ یعنی مثنوی سراپا سوز اختر۔ اسرار محبت نواب محبت خاں مثنوی طلعت الشمس شمس لکھنوی معہ حالات اختر و محبت و شمس ۴ر

مولود مصطفوی از مولوی سید آل حسن مرحوم موہانی ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۴ر

شہادت نامہ سید الشہدا ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

رسالہ وحدت وجود ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

رسالہ تنقیح العبادت معہ حالات مصنف ۶ر

انوار العیون فی اسرار المکنون ملفوظات و حالات مخدوم احمد عبدالحق ردولوی ۸ر

نوٹ :۔ تاجروں کیساتھ رعایت یعنی ۲۳ فیصدی کمیشن علاوہ محصول ڈاک ۔

المشتہر :۔ منیجر رسالہ اردوئے معلّٰی بذریعہ حسرت موہانی کانپور